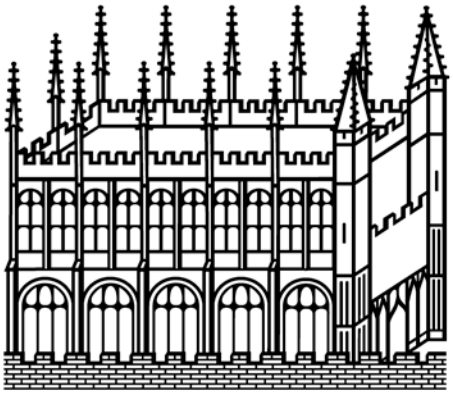


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

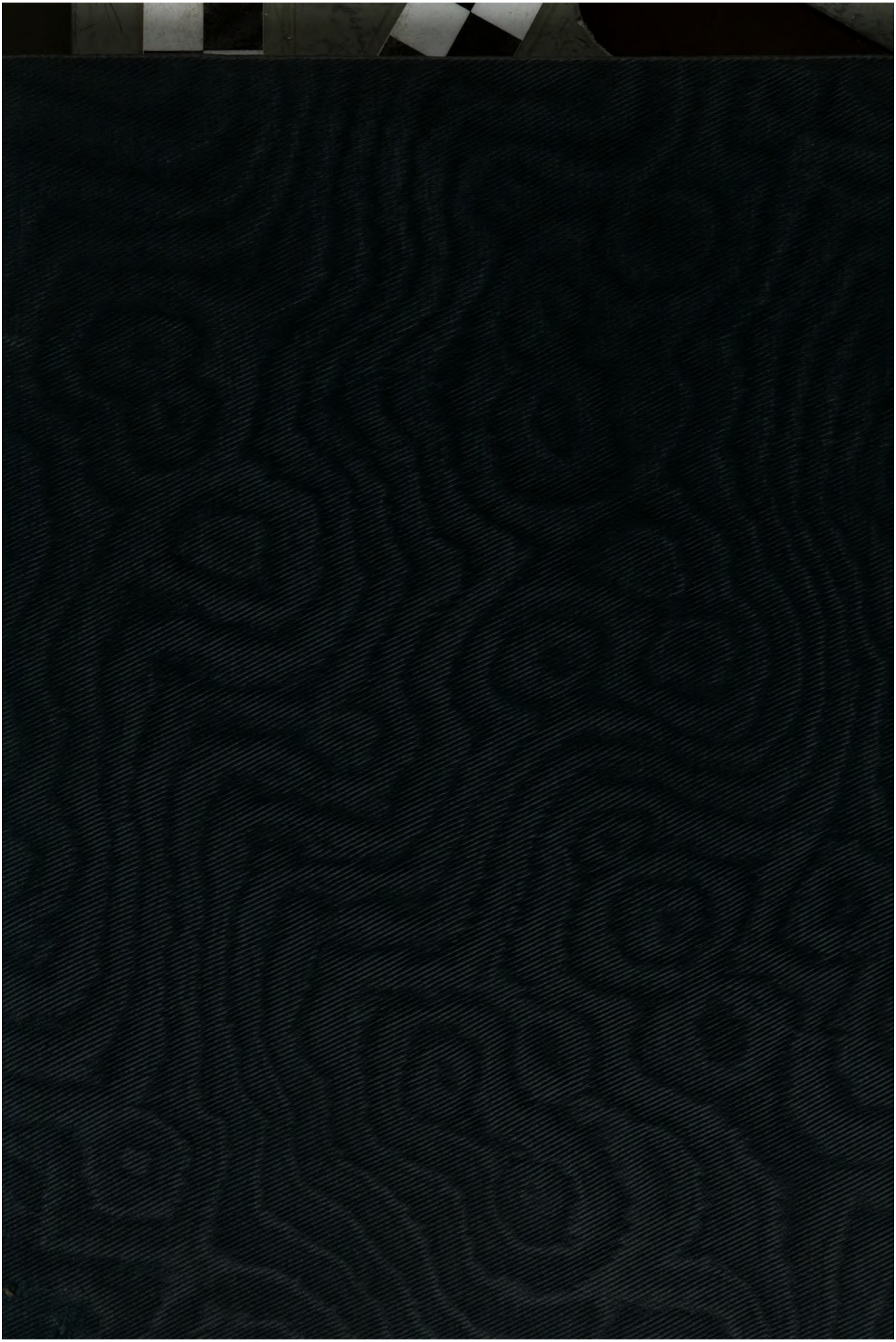
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



16.X.58.

16 D 58

منصرم باکمال لالہ بشیشر دیال سے بماہ نومبر ۱۸۷۶ء کے
مطبوع طبائع خاص و عام ہوا ✤ ✤
پسندیدہ انام ہوا ✤

INSTITUTE INDIAN

تاریخ طبع نتیجہ طبع باوقار منشی مدن موہن لال صاحب شاد

ہو الرحیم

راجپوتانہ سوانح عمری یہ نسخہ انادنون
صحت الفاظ و تنقیح مطالب سے چھپا
بسعی و اہتمام منشی مدن موہن لال صاحب شاد
بخط منشی کاشی ناتھ صاحب

نمبر	مطالب	صفحہ
۳۵	راج پرستی کے کاتب کی سہو پر افسوس۔	۴۲
۳۶	شاہ جہان کا واسطہ انہدام قلعہ چیتور کے سعد اللہ خان کو بھیجنا۔	۴۳
۳۹	راج پرستی مین اکثر واقعات آگے پیچھے لکھے ہین۔	۴۴
۳۸	رانا راج سنگھ نے جن جن مقامون پر تاخت و تاراج کی اونکی شرح۔	۴۵
۳۹	اون مقامون مین جس جس راجہ کی عملداری ہے اونکے نام۔	۴۶
۴۰	اس امر کی بحث کہ رانا راج سنگھ نے جب بادشاہی ملکون مین دستبرد کی	۴
۰۰	اوسوقت سلطنت دہلی کی کیا حالت تھی۔	
۴۱	کنور لعل سنگھ کا اورنگ زیب کے پاس جانا۔	۴۷
۴۲	پرتشٹھا کے معنے۔	۵۰
۴۳	سپ شاشتر۔	۵۲
۴۴	سمبتھونکا تفاوت۔	۵۵
۴۵	برت وبھی سدھ ہے پرایچیت اور پرو کشنا کی شرح۔	۵۹

خاتمۃ الطبع

اول ستایش پرستی اور نیایش سرستی ہے بعدہ خدمت عالی درجت شایقین باتمکین مین یہ التماس سرد ستی ہے کہ اندنون نسخہ یادگار ہستی تاریخ راج پرستی کارنامہ رانایان راجپوتانہ تصنیف رنچھوڑ بھٹ مورخ یگانہ جسے کنور بھیم سنگھ نے سمبت ۱۸۳۲ مین راج سمند تالاب کے طاق پر کندہ کرایا اور جادو راے برہمن عالم فن کی کوشش سے حسب خواہش مہر این بروس صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ سابق ہاڈوٹی اور کپتان جی جے بلیر صاحب اسسٹنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سنسکرت زبان سے انگریزی زبان مین درآیا اور جامع ہرگونہ استعداد منشی دیبی پرشاد صاحب نے انگریزی سے اردو سلیس خاطر انیس کا پیرایہ دیا ہر طرح سے صحت مضامین مین اہتمام کیا۔ مطبع نامی وگرامی جناب فیضمآب منشی نول کشور صاحب واقع کانپور مین اہتمام

نمبر	مطالب	صفحہ
۲۰	کونبھا رانا کا اور اوسکے جانشینون کا بیان ۔	۲۴ و ۲۵
۲۱	سانگا رانا کی لڑائیان ۔	۲۶ و ۲۷
۲۲	رانا رتن سی بکرماجیت بن بیرا ودی سنگہ کے حالات مین اور اکبر کی چڑہائی ۔	۲۸ و ۲۹
۲۳	راجہ مان سنگہ کچھواہہ کی میواڑ پر چڑہائی اور رانا پرتاب سنگہ سے مقابلہ ہونا ۔	۳۰
۲۴	بابت تحقیقات آنے اکبر کے اور امر سنگہ کا پکڑ لیجانا قبایل خانخانان کو اور شاہزادہ سلیم کا متعجب ہونا ۔	۳۱
۲۵	شہباز خان کا میواڑ پر یورش کرنا اور رانا پرتاب سنگہ کا پہاڑون مین چھپنا	۳۲
۲۶	رانا پرتاب سنگہ کی وفات بموجب اکبر نامہ کے اور امر سنگہ کا مسند نشین ہونا راجہ مان سنگہ اور شاہزادہ سلیم کی چڑہائی ۔	۳۳
۲۷	اکبر کا انتقال جہانگیر کا بادشاہ ہونا اور اوسکی فوجون کی میواڑ پر یورشین اور آخرمین خود جہانگیر کا اجمیر مین آنا اور شاہزادہ خرم کو رانا کی مہم پر بھیجنا اوس کی فتوحات اور رانا امر سنگہ کی مصالحت کا بیان ۔	ایضاً
۲۸	پرتاب سنگہ کی وفات راج پرستی کی رو سے جہانگیر کے عہد مین ہونا اور اوسکے صحیح و غلط ہونے پر مولف کی تحقیقات اور سنہ ہجری و سمبت کا تفاوت نکال کر اکبر نامہ کے تحریر کو صحیح رکھنا اور بہت سے واقعات کی سنون کی مطابقت ۔	۳۴ و ۳۵
۲۹	مولف کی راے بابت جنگ سیرم چیتہ کے ۔	۳۶
۳۰	رانا امر سنگہ کا شاہزادہ خرم سے ملاقات کرنا اور کنور کرن سنگہ کا اجمیر مین جہانگیر کے پاس جانا	۳۷
۳۱	بابت پناہ گیری شاہزادہ خرم کے رانا کے یہان جب کہ وہ باپ سے باغی تہا ۔	۳۸
۳۲	شاہزادہ خرم اور رانا کرن سنگہ کی ملاقات ۔	ایضاً
۳۳	بابت شادی و ختران خاندان رانا کے ۔	۳۹ و ۴۰
۳۴	بھوگ کرنا جگت سنگہ کا ۔	۴۰

حاشیہ کے مطالب کی فہرست

نمبر	مطالب	صفحہ
۱	بھٹ ایک قسم برہمنون کی ہے	۳
۲	راج سمندر کی تعمیر کا سمبت اور لگے رکھیشرون کی شرح	۴
۳	بابو پران مین لکھے ہوئے نامون کی شرح	۵
۴	بابت صحت فہرست کے	۶
۵	بابت اختتام کار راجہ بپہ بل کے	۱۰
۶	بابت اختتام سورج بنس کے راجہ سومتر کے بعد	۱۱ و ۱۲
۷	بچے راج کے راجدہانی اور اوسکی نئی ریاست قایم کرنی کی تحقیقات مین سمبت کے	۱۳ و ۱۴
۸	گوہا کے حالات اور نوشیروان کی چڑہائی کی تحقیقات مین	۱۵ تا ۱۶
۹	باپا راول کی سرگذشت کا خلاصہ بموجب تواریخ کے	۱۷
۱۰	باپا راول کا برہم رکھیشر سے فیض پانا	۱۷ و ۱۸
۱۱	باپا راول کے سنون کی تحقیقات مین	۱۸
۱۲	باپا راول کا چتور مین جانا اور محمد قاسم سے لڑکر فتح پانا اور چتور مین قبضہ کرنا	″
۱۳	راج پرستی اور بہارت برشی کی فہرست کا مختلف ہونا	۱۹ و ۲۰
۱۴	بھارت برشی کی فہرست اور کہمان راول کا ذکر	۲۰ و ۲۱
۱۵	راول سمر سنگہ کے جلوس مین از روی تواریخ کے ایکسو پینتیس ۱۳۵ سن کا تفاوت	۲۱
۱۶	دونگر پور	″
۱۷	بھارت برشی کی بقیہ فہرست	۲۲
۱۸	ارسی اور اجی سنگہ رانا لکھم سنگہ کے جانشینون کے اختلاف مین	″
۱۹	علاو الدین کی چتور پر چڑہائی رانی پدماوت کے واسطے اور ہمیر وغیرہ کا حال	۲۲ و ۲۳

فہرست مطالب راج پرستی

نمبر		صفحہ
	دیباچہ	۱
۲	پہلا سرگ رانا راج سنگہ کے خاندان کی تعریف اور بابو پران کی پیشین گوئی بنسبت بپا راول کے	۳
۳	دوسرا سرگ خاندان اودے پور کا نسب نامہ بجے راج تک	۵
۴	تیسرا سرگ بجے راج کے بعد سے راول کرن تک نسب نامہ	۱۴
۵	چوتھا سرگ راہپ رانا سے رانا پرتاب سنگہ تک کا حال	۲۲
۶	پانچوان سرگ رانا امر سنگہ اور رانا جگت سنگہ کی سوانح عمری	۳۶
۷	چھٹا سرگ رانا راج سنگہ کے حالات مین	۴۱
۸	ساتوان سرگ رانا راج سنگہ کے فتوحات مین	۴۴
۹	آٹھوان سرگ دونگر پور بانسواڑہ دیولیہ وغیرہ کی فرمان پذیری مین	۴۷
۱۰	نوان سرگ راج سمندر تالاب کی شروعات مین	۵۱
۱۱	دسوان سرگ رانا راج سنگہ کی اور تعمیرات کا ذکر	۵۳
۱۲	گیارہوان سرگ راج سمندر تالاب کے عمارت وغیرہ کا بیان	۵۵
۱۳	بارہوان سرگ	〃
۱۴	تیرہوان سرگ راج سمندر تالاب کی پرتشٹھا کا ذکر	۵۶
۱۵	چودہوان سرگ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	۵۸
۱۶	پندرہوان سرگ ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً	۶۰
۱۷	سولہوان سرگ راج سمندر کی پرکشنا کا ذکر	۶۱
۱۸	خاتمہ مشتمل اوپر چند تمونون کے	۶۳
۱۹	پہلا تتمہ رانا راج سنگہ کا بقیہ بیان	〃
۲۰	دوسرا تتمہ رانا راج سنگہ کے جانشینون کا بیان حال کے مہارانا صاحب تک	۶۶
۲۱	تیسرا تتمہ مہارانا کے خاندان کی فہرست	۷۴
۲۲	خاتمہ مشعر عذر مولف کے	۷۹

خاتمہ

لاکھ لاکھ شکر ہے اوس خداوند حقیقی کا کہ جسکی فضل و کرم سے راج پرستی کا ترجمہ معہ تتمون اور حواشی کے اختتام کو پہونچا اسکی تکمیل اور ترتیب جس طرح اس ہیچمدان کے پیش نہاد خاطر تھی اوسی طرح ظہور مین آئی۔

اب صاحبان علم ہنر و خاندان فضل و کرم سے امید ہے کہ اسمین جہان کہین غلطی دیکھین قلم اصلاح سے درست فرماوین اور حق تو یون ہے کہ اس ہیچمدان نے کتاب ہذا کی صحت اور اوسکے مطالب کی تحقیقات اور تاریخی کتابون سے مطابقت کرنے مین کمال محنت کی ہے اور ہندی فارسی انگریزی سنون کے ملانے اور اونکے اختلافات کو دور کرنے مین نہایت خون جگر کھایا ہے جو لوگ کہ تصنیف تالیف اور تحقیقات علمی کے مشکلات اور نشیب و فراز کو جانتے ہین وہی اس ہیچمدان کے محنت اور مشقت کو سمجھین گے یا صاحبان انگریز مہادرام اقبالہم جو اہل علم کے قدردان اور نکتہ نواز ہین اس کارد ستہ کی داد دین گے فقط مرقوم ۱۶ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۹ع العبد

بندہ ویبی پرساد

نمبر	نام ٹھکانا	نام رئیس	ولدیت یعنے کس رانا کا بیٹا تھا	اوس رانا کی مسند نشینی کے سمبت	کیفیت
۱۷	باگور	مہاراج ناتھجی	رانا امر سنگھ	سمبت ۱۷۵۶	مہاراج ناتھ کے پوتے سردار سنگھ سرپنچ بسبب لاولدی مہارانا جوان سنگھ کے اودے پور مین مسند نشین ہوئے۔
۱۸	سیوتی	ارجن سنگھ	ایضاً	ایضاً	موجود ہے۔
۱۹	کرجالی	باگھجی	ایضاً	ایضاً	ایضاً

مہارانا سمر سنگھ سے لے کر مہارانا امر سنگھ تک جیہ سو باون یا پانسو باون مین اس خاندان عالیشان سے اونیس ٹھکانے برآمد ہوئے اور ان اونیسون ٹھکانون سے جنہین کئی کئی بڑی یا تین تین مین اس قدر ٹھکانے ہوگئے ہین کہ اونکا کچھ شمار نہین — غرض الجملہ اس خاندان سے بڑھ کر ہندوستان مین راجپوتون کا کوئی خاندان اسس قدر بڑھا ہوا نہین کہ جو دکھن اور پچھم مین پھیلا ہوا اور جسمین بے شمار سردار ہون —

* اس اختلاف کا سبب وہی ہے جو راول سمر سنگھ کی مسند نشینی کے سنون مین واقع ہو رہا ہے —

۱۲	کالوتھیا	ارسی	راناجگت سنگھ	۱۶۸۴	ابتک بدستور برقرار ہے۔
۱۳	بھیڑہ	راجہ بھیم سنگھ	رانا راج سنگھ	۱۷۱۰	یہ محکمہ اب خالصہ میں ہے۔
۱۴	بھونیاس	ناہر سنگھ	ایضاً	۱۷۱۰	ابتک موجود ہے۔
۱۵	کاردیہی	اُمید سنگھ	راناجی سنگھ	۱۷۳۸	ایضاً
۱۶	باولیاداس	پرتاب سنگھ ۱۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً

تقدیر راج پرستی

تعلقہ راج پیپلی

نمبر	نام ریاست یا ٹھکانہ	نام رئیس یا سردار	ولدیت یعنے کس رانا کا بیٹا تھا	دوران کس سمت مین مسند نشین ہوا	کیفیت
۶	کانوڑ	اجاجی	سمارانا لاکھاجی	سمت ۱۴۴۹	اجاجی کی اولاد کانوڑ مین ہے۔
۷	دیولیا	کھیم کرن	رانا موکلجی	سمت ۱۴۶۴	دیولیہ والون نے اپنے جاگیر کو وسعت دیکر جداگانہ ریاست قرار دی اور صدر مقام اسکا پرتاب گڈھ ہے۔
۸	دھرادو	سہس مل	رانا پرتاب سنگھ	سمت ۱۶۲۰	ابتک سہس مل کی اولاد کے قبضہ مین ہے۔
۹	کھنڈولکا دہ	پوراجی	ایضاً	ایضاً	اس ٹھکانہ سے مگروپ وغیرہ ٹھکانہ دار ہوگئے۔
۱۰	شاہپورہ	سورجمل	رانا امرسنگھ	سمت ۱۶۵۳	شاہپورہ اب جداگانہ ریاست اجنٹی ہاڈوتی کے تعلق ہے۔
۱۱	کالوکرشیہ	غریب داس	رانا کرن سنگھ	سمت ۱۶۷۰	ابتک بدستور ہے۔

۲	ڈونگرپور	باپ جی	مہاراول کرن سنگھ	سمبت ۱۱۶۵ +	یہ ڈونگرپور ضلع بہاکر مین بابین گجرات اور میواڑ کے واقع ہی باپ کے جانشینون نے تلوار کے زور سے بھیلون کو مطیع کرکے اپنے علاقہ کو بہت وسعت دی یہانتک چار پانچ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست اونکی پاس ہوگئی اور وہ مہارانا کی اطاعت سے نکل گئے ۔
۳	رام پورہ	چندرو جی	مہاراناجگون سنگھ	سمبت ۱۳۱۹	رام پورہ کو چندرو جی کی اولاد سے سمبت ۱۳۱۹ کو اوایل مین مہاراجہ ملہار راؤ ہلکر نے چھین لیا چنانچہ اب تک ہلکہ وہ تبض مین ہے ۔
۴	ستارہ	سدن سنگھ	مہاراناجی سنگھ	سمبت ۱۳۰۵	سدن سنگھ کی اولاد ابتک ستارہ مین راج کرتی ہے سیواجی اور سنبھاجی مرہٹہ جو بڑے اولوالعزم اور نامی ہوگئے ہین اونمین سے تھے ۔
۵	سلومر	چونڈاجی	مہاراناکھاجی	سمبت ۱۳۴۹	سلومر والون کی بہت نسل بڑہی چنانچہ دو پشت کے بعد دیوگڈہ کا ٹھکانا اور تین پشت کے بعد آمیہ کا ٹھکانا چار پشت کے بعد بینگون کا ٹھکانا ہوا انکے بعد کوڑا بہبود رہو کنڈ بان وغیرہ کا ٹھکانا ہوا یہ سب چونڈاوت کہلاتے ہین ۔ انکا سر پشت سلومر کا ربوجی ہے جو ریاست مین قدیم سے سپہ سالار کا دعوا رکہتا ہے ۔

+ سمبت ۱۱۶۵ اس حساب سے ساڑہے سات سو برس کی غلطی رہتی ہے اور یہ بھی اختلاف جی پور کے راجون کی فہرست مین بھی ہے ۔

++ باربجی کی بارہوین پشت مین راہل اودے سنگھ تھا اوسکے دو بیٹے ہوئے بڑا تو ڈونگر پور کا رئیس ہوا اور چھوٹا جسکا نام جگمل تہا بانسواڑہ کا مالک ہوا ۔ سنہ ۱۱۷۱ اسکے جانشینون نے اپنی محنت اور زور سے بانسواڑہ کو وسعت دیکر ایک جدا ریاست مقرر کرلی ۔

تیسرا تتمہ

اسمین ضلع میواڑ کے سردارون کی جو مہارانا کے خاندان سے ہین بقید سال سمبت کے فہرست ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فلانا سردار فلان رانا کی نسل سے ہے

نمبر	نام ریاست یا ٹھکانا	نام رئیس یا سردار	ولدیت یعنے کس رانا کا بیٹا تھا	وہ کس سنہ مین مسند نشین ہوا	کیفیت
۱	نیپال	کوم کرن	مہاراول سمر سنگہ	سمبت ۱۱۰۶	مہاراول سمر سنگہ کے دو بیٹے تھے بڑا کرن سنگہ چھوٹا کوم کرن کرن سنگہ چیتور مین مسند نشین ہوا اسی طرح چیتور کے ہر مسند نشین کے لیے سمجھ لینا چاہیے کہ بڑا بھائی تو باپ کی جگہ بیٹھا اور چھوٹے کو دوسرے علاقہ مین نشست ملی۔ کوم کرن نے نیپال مین راج کیا چنانچہ اب تک اسکی اولاد نیپال مین خود مختار راج کرتی ہے

* راج پرستی مین لکھا ہے کہ راول سمر سی پرتھی راج کی رفاقت مین شہاب الدین غوری سے لڑ کر مارا گیا یہہ واقعہ سمبت ۱۲۴۶ یا سمبت ۱۲۴۹ مین ہوا تھا اور اس فہرست مین راول سمر سی کے مسند نشینی کے سمت ۱۱۰۶ لکھے ہین پھر یہہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ایکسو تینتیس ۱۳۳ برس قبل از جنگ مسند نشین ہوا اس صورت مین اگر اوسکی مسند نشینی کے سمت ۱۳۰۶ ہون تو عجب نہین

نہ جانے دیا چنانچہ اینک سیکڑون آدمی اوسکے احسان کے ممنون اور شکور ہین
غدر ۱۸۵۷ء مین اپنے ریاست کا ایسا انتظام کیا کہ کسی قسم کا فتنہ اور فساد نہونے
پایا صاحبان انگریز بہادر اوس سے بہت خوش رہے مگر اوس ہنگامہ مین اوس نے
کپتان شور صاحب اجنٹ کے مشورت سے علاقہ نیما ہیڑہ متعلقہ ریاست ٹونک
کو دبا لیا تھا سو دو تین برس بعد ۱۸۵۹ء کے دربار مین لارڈ کیننگ صاحب بہادر
نے نواب ٹونک کو واپس دلا دیا بعد انتقال رانا سروپ سنگہ کے سمت ۱۹۱۰ مین

مہارانا سمبھو سنگہ

جو رانا سروپ سنگہ کے بھتیجے اور فرزند متبنی ہین میواڑ کی ریاست ملی جو کہ بروقت
مسند نشینی کے رانا سمبھو سنگہ بہادر خورد سال تھے اسلیے تا بالغ ہونے اونکے میواڑ
مین اجنٹی کا بندوبست رہا اور صاحب اجنٹ بہادر نے جو کرنیل ایڈن صاحب
تھے رانا صاحب کی تربیت کی چنانچہ رانا صاحب ہندی فارسی انگریزی سنسکرت
مین خوب ماہر ہو گئے ۱۸۶۵ء مطابق سمت ۱۹۲۲ مین کہ جب وہ فضل الٰہی سے حد بلوغ
کو پہونچے تو اونکو ریاست کے سب اختیار دے گئے اب رانا صاحب کمال ربط
ضبط اور عدل انصاف کے ساتھ حکمرانی کرتے ہین خدا اونکو سلامت رکھے
سال گذشتہ یعنے ۱۸۷۰ء مین بماہ نومبر جب اجمیر مین دربار ہوا تھا تو مہارانا صاحب
واسطے ملاقات لارڈ میو بہادر کے تشریف لائے تھے اور داد دہش سے اجمیر مین
خوب نام کر گئے کرنیل جان نکسن صاحب بہادر بالفعل اس ریاست کے اجنٹ ہین

فقط

کے پاس جاکر اپنی فوج کے خرچ کے بدلہ مین نمباہیڑہ کا پرگنہ لے لیا اور کرشن کنور بائی کو ہر دلوادیا جس سے جے پور اور جودہ پور کے راجون مین صلح ہوگئی بعد اس معرکہ کے صاحبان انگریز بہادر اور رانا بھیم سنگہ سے ۱۸۱۸ء مطابق سمت ۱۸۷۵ مین عہدنامہ ہوا جسکی رو سے دہونکن کا تسلط میواڑ سے اوٹھایا گیا اور رانا بھیم سنگہ کو طرح طرح کی افات سے چھوڑا کر اوسکی ریاست مین امن و امان قایم کیا۔

رانا جوان سنگہ

۱۸۲۸ء مطابق سمت ۱۸۸۵ مین اس رانا کا انتقال ہوا اور رانا جوان سنگہ گدی پر بیٹھا اسنے اپنی شادی ریوان علاقہ بگھیل کھنڈ مین جاکر بڑی دھوم دہام سے کی اور اپنی لڑکی کو راجہ محکم سنگہ والی کشنگڈہ کے ساتھہ بیاہ دی۔

۱۲۴۷ ہجری مطابق ۱۸۳۲ء سوافق سمت ۱۸۸۹ مین بروقت دربار گورنری کے رانا نے سرکار کے اصرار سے اجمیر پہونچکر لارڈ ولیم بینک بہادر گورنر جنرل ہند کی ملاقات کی اس دربار مین رانا موصوف کی بہت عزت اور توقیر ہوئی چونکہ رانا جوان سنگہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس لیے اوسنے سردار سنگہ باگھور کے راوجی کے بیٹے کو جو مہاراج ناتھہ جی رانا سنگہرام سنگہ کے چھوٹے بھائی کا پوتا تھا متبنے کیا چنانچہ سردار سنگہ۔

رانا سردار سنگہ اور سروپ سنگہ

بعد انتقال رانا جوان سنگہ کے رانا ہوا مگر یہہ بھی لاولد تھا اس لیئے اس نے سروپ سنگہ اپنے برادر کو متبنی کیا جو بعد وفات اوسکے ۱۸۹۴ مین گدی پر بیٹھا رانا سروپ سنگہ مرد فیاض اور کمال سخی تھا اوس نے لاکھون روپیہ خیرات کیئے اور ریاست کا خوب انتظام کیا اور غیر ملک کے آدمیون سے جو اوسکی قدردانی کا شہرہ سنکر دور دور سے اودے پور مین آتے تھے اچھا سلوک برتا اور کسیکو بے نیل مرام

ارادہ نکیا اور اوسکو موقع واردات پر جلا کر اودے پور کو چلے آئے ایک کسبی رانا کے ساتھہ ستی ہوئی اوس نے جلتے وقت یہہ کہا کہ اے عالم الغیب اگر راو اجیت سنگہ نے رانا کو بیوجہہ مارا ہے تو وہ بھی اسی برس مین مرجاوے اوسکی دعا مستجاب ہوئی اور اجیت سنگہ چھہ مہینے بعد چیچک سے مرگیا۔

رانا ہمیر

ارسی کے بعد رانا ہمیر مسند ایالت پر بیٹھا اور ستائیس برس راج کر کے سمت ۱۸۵۶ مطابق سمت ۱۷۹۹ع مین سرگیاشی ہوا اور۔

رانا بھیم سنگہ

نے ریاست پائی ان رانا ون کے وقت مین میواڑ کی ریاست بہت ضعیف ہوگئی تھی اور دونگر پور بانسواڑہ دیو یہ پرتاب گڈہ کے راجہ جو پہلے انکے محکوم تھے خود سر ہوگئے خاص میواڑ کی سردار بھی بہت کم اطاعت کرتے تھے اور دھیون کا زور شور مرند پر آن تھا رانا کی یہہ حالت تھی کہ جو پانچہزار روپیہ ماہانہ بعوض ہن چند پرگنہ راجرانا ظالم سنگہ جھالاکوٹہ کا مدار اوسکو دیتا تھا کہ اوسمین اوسکی گذراوقات ہوتی تھی مگر اس عرصہ مین جے پور اور جودہ پور کے راجاؤن مین کرشن کنور بای دختر رانا موصوف کی نسبت پر جو اول راجہ بھیم سنگہ والی جودہ پور سے ہوئی تھی اور بعد انتقال راجہ بھیم سنگہ کے راجہ جگت سنگہ والی جے پور سے قرار پائی اور مان سنگہ برادر بھیم سنگہ متوفی نے یہہ دعوی کیا کہ کرشن کنور بائی سے مین شادی کرونگا دشمنی واقع ہوئی اور راجہ جگت سنگہ نے مارواڑ پر چڑہائی کر کے مان سنگہ کو شکست فاحش دی اور بعدہ بسبب جھگڑے نواب امیر خان کے جو اول راجہ جگت سنگہ کے ساتھہ تھا اور بعدہ مان سنگہ سے ملگیا راجہ جگت سنگہ اودے پور نہ جاسکا اور اپنی ریاست کو لوٹ آیا اور نواب امیر خان نے رانا بھیم سنگہ

مو کتاب عہدنامجات راجپوتانہ۔

کرتا رہا جس سے میواڑ کو طرح طرح کے نقصان پہونچے۔

رانا پرتاب سنگھ اور رانا راج سنگھ

سمت ۱۸۰۹ مطابق ۱۷۵۲ء مین رانا جگت سنگھ کا انتقال ہوا اور پرتاب سنگھ اور اس سے تین برس بعد ۱۷۵۵ء مطابق سمت ۱۸۱۲ مین راج سنگھ ثانی گدی پر بیٹھا اُن دونون رانا ون کے وقت مین ملہار راؤ ہلکر نے جاوَد نیچہ مندسور رام پورہ بھان پورہ وغیرہ پرگنات متعلقہ میواڑ پر تصرف کر لیا۔

رانا ارسی

۱۷۶۲ء مطابق سمت ۱۸۱۹ مین رانا راج سنگھ کے وفات کے بعد رانا ارسی مسند نشین ہوا جو کہ یہہ اگلے رانا ؤن کے بہ نسبت کچھہ اولوالعزم اور صاحب حوصلہ تھا اسواسطے اسنے بدعوائے استرداد پرگنات مذکور کے اہلیا بائی پر جو ملہار راؤ کی جانشین تھی چڑھائی کی مگر اہلیا بائی کے لشکر سے شکست کھائی۔

۱۷۷۲ء مطابق سمت ۱۸۲۹ مین رانا ارسی اجیت سنگھ ہاڈہ والی بوندی کی ہاتھہ سے مارا گیا مختصر بیان اسکا یہہ ہے کہ راؤ اجیت سنگھ نے واسطے مضبوط قوم مینہ کے موضع بہلیا کے قریب جو میواڑ کے علاقہ مین تھا ایک قلعہ بنایا تھا رانا ارسی اس مداخلت سے ناراض ہو کر کچھہ عرصہ بعد اوس طرف شکار کھیلنے کو گیا اور راو اجیت سنگھ کو بھی واسطے شمول شغل شکار کے بلوایا چند روز یہہ دونو سردار بکمال اتحاد سیر و شکار مین مشغول رہے مگر جب رانا کے سردار واسطے مسماری قلعہ مذکور کے راو اجیت سنگھ سے گفتگو کرتے تھے تو وہ بہت بڑا مانتا تھا ایکدن اس معاملہ مین ایسی تکرار ہوئی کہ اجیت سنگھ بہت برہم ہوا اور جب رانا ارسی نے اوسکو پان دیکر رخصت کیا تو وہ کچھہ دور جا کر لوٹا اور رانا ارسی کو برچھا مار کر ہلاک کیا اور بکمال سرعت اپنے گھر جا پہونچا ارسی کے سردارون سے کسی نے معاوضہ نہ لیا

عہد میں کمپنی ن کا غلبہ مالوہ مین ہوا اور اونکی فوج نے گجرات مین بھی لوٹ مار مچادی تب رانا کو باجی راؤ پیشوا سے موافقت کرنے کی ضرورت پڑی اور اوسکے ذریعہ سے ساہو راجہ کے ساتھ عہد و پیمان ہوئے ۱۷۳۴ء موافق سمت ۱۷۹۱ مین رانا سنگرام سنگ نے وفات پائی اور ـــ

رانا جگت سنگہ

اوسکی جگہ مسند نشین ہو سمت ۱۸۰۱ مطابق ۱۷۴۳ء مین راجہ سوای جیسنگہ کا انتقال ہوا اور سوای ایسری سنگہ مسند پر بیٹھا جو کہ از روی عہد و پیمان ۱۷۰۹ء مطابق سمت ۱۷۶۶ کے جے پور کے مسند نشینی کا حق سوای مادہو سنگہ کو پہونچتا تھا اسواسطہ رانا جگت سنگہ کو اوسکے باب مین کوشش کرنی پڑی چنانچہ مادہو سنگہ کو ایک جرار فوج کے ساتھ جے پور کو بھیجا جب سوای ایسری سنگہ سے مقابلہ ہوا تو سلومر کا راؤ جو میواڑ کے سپاہ کا سردار تھا اور ایسری سنگہ کا خسر اپنی صف سے جدا ہو کر ایسری سنگہ سے جا ملا اور اوسکے ساتھ ہو کر مادہو سنگہ سے لڑنے لگا یہہ حال دیکھہ کر میواڑ کی فوج بھاگ نکلی اور مادہو سنگہ شکست کھا کر رانا کے پاس آیا رانا کو بہت رنج ہوا اور اوسیوقت ملہار راؤ ہلکر کو خط لکھا کہ جو تم ہمارے بھانجہ مادہو سنگہ کو جے پور مین مسند نشین کرادو تو تمکو کئی لاکھہ روپیہ نقد اور کچھہ علاقہ راج جے پور سے دلایا جاے گا مو ملہار راؤ یہہ پیغام سنکر اودے پور مین آیا اور رانا سے دستار بدل کر مادہو سنگہ کے ساتھ جے پور پر حملہ آور ہوا اور بعد واقعات چند در چند کے مادہو سنگہ کو جے پور مین مسند نشین کیا مگر مادہو سنگہ نے وہ شرطین ادا نکین تب ملہار راؤ وہان سے کوچ کر کے اودے پور مین آیا اور اون معاہدون کا مطالبہ رانا سے کیا رانا نے اوسوقت تو اوسکو چرب و شیرین باتون اور وعدہ وعید سے خوش کر کے رخصت کیا لیکن ملہار راؤ اپنا دعوا بدستور

بقیہ تاریخ مالکم و امیر نامہ ـــ

اور راجہ سوای جی سنگھ کو ہمراہ لیکر دکھن کو روانہ ہوا جب بادشاہی لشکر نربدہ سے اوترا تو یہہ دونو راجہ بادشاہ سے ناراض ہو کر بے حکم وہان سے چلدئی تھے میواڑ مین آئے جو کہ فیمابین راجگان جے پور اور راناؤن کے مدت سے دشمنی چلی آتی تھی اس لئے رانا امر سنگھ نے اونسے لڑائی کا ارادہ کیا مگر اپنی مان کی فہمائش سے اس ارادہ کو چھوڑا اور اونکو مہمان سمجھکر اپنے گھر لے گیا اور دشمنی کو دوستی کے ساتھ بدل ڈالی بروقت تناول طعام کے جب رانا اونسے ہم پیالہ اور ہم نوالہ نہوا تو انھون نے اس معاملہ مین اصرار کیا تب رانا نے کہا کہ جو تم آیندہ کو بادشاہون سے رشتہ داری نکرو اور اسبات کی قسم کھاؤ تو مضائقہ نہین ہم تمھارے ویسے ہی بھائی بند ہین جیسے پہلے تھے انھون نے اسبات کو منظور کی اور عہد و پیمان پختہ کر لیا مگر اوسکے ساتھ یہہ بات بھی بیان کی کہ اب فیمابین بیاہ شادی کی رسم بھی جاری ہو جاوے تاکہ بالکل مغایرت جاتی رہے رانا نے کہا کہ اگر اسبات کا عہد نامہ لکھدو کہ یہان کی بیٹی سے جو اولاد ہووے وہ دوسری رانیون کی اولاد سے ترجیح پاکر مسند نشین ہوا کرے تو ہمین منظور ہے راجون نے اس بات کا بھی عہد نامہ لکھدیا اور رانا سے رخصت ہو کر اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوئے ۔

بعد چندے مہاراجہ جیسنگھ سوای کی شادی اس رانا کی دختر سے ہوئی جس سے سوای مادہو سنگھ پیدا ہوا مگر مہاراجہ مذکور نے برخلاف قرارداد کے اوسکی کچھ عزت اور توقیر نہ کی بلکہ سوائی ایسری سنگھ کی بہ نسبت جو دوسری رانی سے تھا مادہو سنگھ کو بہتر نہ سمجھا رانا کو یہ خبر سنکر بہت رنج ہوا اور حکمت عملی سے مادہو سنگھ کو اوسکی مان سمیت اپنے پاس بلوالیا اور یہ ارادہ کیا کہ بعد وفات سوائی جیسنگھ کے شمشیر کے زور سے اوسکو جے پور مین مسند نشین کرین گے ۔

رانا سنگھ ام سنگھ

سمت ۱۷۷۳ مطابق سنہ ۱۷۱۶ع مین رانا سنگھ ام سنگھ مسند آرای اودے پور ہوا اسکے

مالوہ وغیرہ صوبون کو بہت سا لوٹا کسوٹا ✻ —

یہ لڑائی ۱۶۶۹ء مطابق سمت ۱۷۲۶ تک تخمیناً ۲۰ برس کچھ نہ کچھ قایم رہی اودے پور اور جودہ پور کے راجپوتون نے بادشاہی افواج کا خوب خوب مقابلہ کیا جب غالب ہوگئے تو گجرات اور مالوہ تک جا مارا اور جب مغلوب ہوئے تو پہاڑون کی گھاٹیون مین گھس کر اپنے پرپرزہ درست کئے اودھر دکن مین مرہٹون نے مغلون کے لشکر پر آفت ڈھا رکھی تھی —

رانا امر سنگھ

۱۷۰۱ء مطابق سمت ۱۷۵۸ مین رانا جی سنگھ نے وفات پائی اور امر سنگھ اوسکا بیٹا مسند نشین ہو کر اپنے بزرگون کے طور پر لڑائی بھڑائی مین مشغول ہوا اسکے مسند نشینی سے سات برس بعد اورنگ زیب راجپوتون اور مرہٹون کی سرکوبی کی فکر کرتا کرتا ۱۷۰۷ء مطابق سمت ۱۷۶۳ مین مرگیا اور اوسکے جانشینون مین قضیہ ہونے لگا راجپوتون نے دو برس تک مغلون کے مقابلہ سے کچھ فرصت پائی اور اپنے استقلال کی تدبیر پر ہمت صرف کی جب ۱۷۰۹ء مطابق سمت ۱۷۶۶ ہندی مین بہادر شاہ دکن کو جانے لگا تو راستہ مین راجپوتون کو بہ نسبت سابق کے زیادہ مفسد اور آسودہ حال پاکر بمنظر مصلحت وقت اوسنے تصفیہ کرنا چاہا اول رانا امر سنگھ سے عہدنامہ کیا جسکے ذریعہ سے وہ ملک جو عالمگیر نے اکبر کی اعانت کے جرمانہ مین رکھا تھا واپس دیا گیا اور وہان کے ساری مذہبی رسمون کو ویسا ہی جاری کیا کہ جیسے اکبر کے عہد مین جاری تھین اور جو فوج رانا سے بطور کمک کے بادشاہی لڑائیون مین لیجاتی تھی اوسکا لینا آیندہ کو موقوف ہوا غرض کہ رانا کو ساری باتون سے خودمختاری حاصل ہوگئی صرف نام کی اطاعت باقی رہی ✻ سو آیندہ کو رفتہ رفتہ وہ بھی جاتی رہی اسی طرح جودہ پور کے راجہ اجیت سنگھ سے جسکے لیے یہ سب کشت وخون ہو رہا تھا صلح قرار پائی اور بادشاہ راجہ اجیت سنگھ

✻ الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہندوستان صفحہ ۷۰۱ اور کرنیل ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان جلد ۲ صفحہ ۶۹ —

✻ تاریخ الفنسٹن صفحہ ۷۱۱ اور ٹاڈ راجستان جلد ایک صفحہ ۳۹۵ —

دوسرا تتمہ رانا راج سنگہ کے جانشینون کے بیانمین

رانا جی سنگہ

بعد اس مصالحہ کے جسکا بیان اول تتمہ مین ہوا بادشاہی فوج رانا کے علاقون سے اوٹھہ گئی اور رانا راج سنگہ اودے پور مین پہونچکر بہت جلد مرگیا جی سنگہ جو اوسکا فرزند رشید تھا ریاست آبائی پر بیٹھا اور بھیم سنگہ اوسکا بھائی کسی وجہ سے میواڑ چھوڑکر اجمیر مین بادشاہ کے پاس چلا گیا بادشاہ نے اوسکو راجہ کا خطاب دیا اور محمد نعیم نامی ایک امیر کو واسطے تعزیت رانا راج سنگہ کے رانا جی سنگہ کے پاس بھیجا اوس نے وہان پہونچکر رانا کو ماتمی کا خلعت پہنایا رانا نے بعد چند روز کے اوسکو رخصت کیا اور چار ہزار روپیہ نقد اور اونیس[۱۹] تھان پارچہ کے اور چار شتر عنایت فرمائے ۔ نبز

بعدہٗ اورنگ زیب اجمیر سے دکن کیطرف چلا گیا جہان مرہٹون کے تسلط اور فسادون کے باعث اوسکی بڑی ضرورت تھی اور تھوڑی مدت گذرنے پر اودے پور کے دربار سے پھر لڑائی شروع ہوئی یہان تک کہ ساری راجستان کی ریاستین باستثنائے جے پور اور مشرقی جانب کے چھوٹی چھوٹی ریاستون کے علانیہ اورنگ زیب کے اخیر سلطنت تک بدخواہ رہین اگرچہ ان ملکون مین مغلون کی فوجین دوڑتی رہین مگر باوصف اس کے راجپوتون نے اونکو نہایت تنگ کیا اور گجرات

یہہ احوال جو اوپر لکھا گیا اکثر الفنسٹن صاحب کی تاریخ ہندوستان کے اردو ترجمہ سے لیا گیا ہے اگرچہ ماثر عالمگیری مین بھی یہ سب حالات بتفصیل مندرج ہین مگر جو وہ کتاب تعصب اور رعایت سے خالی نہین اسلئے تاریخ الفنسٹن جو بہت سے معتبر کتابون کا خلاصہ ہے اور ایک بڑے مورخ کی تصنیف ہے اوسکی نسبت زیادہ قابل اعتماد ہے فیما بین رانا راج سنگہ اور اورنگ زیب کے جو فیصلہ ہوا اوسمین شاہزادہ محمد اعظم کی وساطت تھی اور بعد ملاقات شاہزادہ اور رانا کے جو راج سمندر تالاب پر ہوئی یہ عہدنامہ لکھا گیا ۔ ماثر عالمگیری ۔

نبز ماثر عالمگیری ۔

بیٹے کے بگڑ جانے سے بڑی مشکلون مین گرفتار ہوا مگر اپنے حیلہ وری اور چالاکی سے وہ چال چلا کہ اکبر کی فوج مین تفرقہ پڑ گیا اور جو جو بادشاہی سردار اوسکے شامل ہوئے تھے وہ بادشاہ کی ترغیب و تالیف سے اوسکو چھوڑ گئے اسی طرح راٹھوڑون نے بھی جب مسلمان رفیقون کو شریک نہ دیکھا اوسکی رفاقت سے پہلو تہی کیا یہان تک کہ اکبر بیدل ہو کر دکن کیطرف فرار ہوا —

اکبر کے ہنگامہ سے پہلے اور اوسکے فرو ہو جانے سے بعد بھی جو لڑائی کا نقشہ تھا میواڑ اور جودہ پور سے قایم رہا چنانچہ ان ملکون مین بادشاہی فوج والے تاخت و تاراج برابر کرتے رہے اور راجپوت اوس تاخت و تاراج کا انتقام مالوہ گجرات سے لیتے رہے آخرکار اپنے ظالم دشمنون کی خوی و خصلت کو کام ناکام اختیار کر کے مسجدون کو توڑا اور قرانون کو جلایا اور ملا لوگون کو طرح طرح سے ستایا مگر تاہم اس قسم کی لڑائی سے بڑا نقصان اودے پور کو پہونچا جسکی زرخیز قلمرو مغلون کے قلمرو کے متصل واقع تھی اور مغلون کی فوج اوسمین متصرف تھی مگر جودہ پور کا ملک ان بھاری نقصانون سے محفوظ رہا جو دور اوجڑ بنجر پڑا تھا اب خود اورنگ زیب کو ایسی لڑائی کے اختتام کی خواہش ہوئی جسکے باعث سے اور بڑے کامون مین دست انداز نہو سکا چنانچہ تدبیر و حکمت سے اودی پور کے رانا راج سنگھ کو آشتی کی درخواست پر آمادہ کیا اور جب کہ درخواست اوسکی طرف سے گذری تو فی الفور اوسپر توجہ فرمائی چنانچہ جزیہ سے اغماض برتا گیا اور ملک کے جس ٹکڑے کو جزیہ کے عوض معاوضہ مین رکھا تھا اکبر کی اعانت کے جرمانہ مین رکھا گیا باقی کل شرطین رانا کے حق مین مفید تھین جس کے عزت کا لحاظ اس وعدہ سے کیا گیا اور عہدنامہ لکھا گیا کہ جب اجیت سنگھ جوان ہو جا لیگا تو اوسکا ملک اوس کو دیا جاے گا۔ نجز — نجز

نجز یہ ٹکڑا پرگنہ مانڈل گڈھ اور پرگنہ بدنہور سے مرکب تھا — مآثر عالمگیری —

نجز اورم صاحب کے پرچہ صفحہ ۱۰۶ — اور ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان جلد ایک صفحہ ۳۰۸ —

بیٹھ گئے اور کسی ہمقوم راجہ نے اون معصوم یتیمون کی دستگیری نہ کی مگر رانا راج سنگھ جی جان سے اونکا شریک ہوا اور جزیہ کے دینے سے انکار کیا تب ماہ جنوری ۱۶۷۹ء مطابق سمت ۱۷۳۶ مین اورنگ زیب اجمیر مین آیا اور فوج کے مختلف ٹکڑے میواڑ کی لوٹ کھسوٹ پر بھیجے اور رانا راج سنگھ کو اطاعت کی درخواست کرنے پر مجبور کیا چنانچہ جب اوس نے بھی مصلحت سمجھکر صلح کی درخواست گذرانی تو عمدہ عمدہ شرطین اوسکو عنایت ہوئین اور جزیہ کے عیوض مین تھوڑا ٹکڑا اوسکے ملک کا قبول کیا اور کوی کام اوس کام کے سوا اوسکے ذمہ نہ ڈالا کہ جودہ پور والون کی امداد اور اعانت نکرے —

بعد اس معاملہ کے بادشاہ ولی کو چلا گیا اور رانا راج سنگھ نے پھر جودہ پور والے کو خفیہ مدد پہونچائی اون روزون مین جودہ پور والے کا حال ایسا ابتر تھا کہ اگر اوسکو رانا کی دستگیری کی توقع نہوتی تو مایوس ہوکر اپنا وطن چھوڑ دیتا یہ بات بادشاہ کے اوپر کھل گئی تب اوسنے ماہ جولائی ۱۶۷۹ء مطابق ماہ رجب ۱۰۹۰ ہجری موافق سمت ۱۷۳۶ مین پھر اجمیر کا قصد کیا اور اس دفعہ ساری قوت و طاقت اپنے راجپوتون کے پس پا کرنے مین مصروف کی شاہزادہ معظم کو دکن سے اور شاہزادہ اعظم کو بنگالہ سے واسطے زور دہی راجپوتون کے طلب کیا اور ایک بڑی فوج شاہزادہ اکبر کی زیر حکومت سیدہی اودیپور کو روانہ کی اودہر سے شاہزادہ معظم نے جو دکن سے آتا تھا رانا کے ملک خراب کرنے کو ایک طرف سے بھیجی اور گجرات کے نایب السلطنت نے گجرات کی طرف سے رانا پر حملہ کیا اسی طرح راٹھوڑون پر بھی چڑھائیان ہوئین رانا راج سنگھ چارون طرف سے دشمنون کا غلبہ دیکھکر اربلی پہاڑون مین چلا گیا اور اودے پور وغیرہ شہرون کو بادشاہی فوج نے تباہ کر ڈالے اس عرصہ مین مارواڑ کے راٹھوڑون نے اپنے ملک مین جمع ہوکر بادشاہی افواج کا مقابلہ کیا تب شاہزادہ اکبر کو مارواڑ مین جانے کا حکم ہوا اوس موقع پر رانا راج سنگھ نے اونکی کمک اور امداد کی غرضکہ مارواڑ مین بادشاہی آدمیون کو بڑی بڑی سختیان پیش آئین اور انجام اوسکا یہ ہوا کہ راٹھوڑون کی ترغیب سے شاہزادہ محمد اکبر اونکے شامل ہوگیا اور بادشاہی کے لالچ سے اوسنے اپنے باپ کے اوپر خروج کیا جو اوسی سے سیکھا تھا اورنگ زیب ایسے نازک وقت مین اپنے

خاتمہ مشتمل اوپر چند تتمون کے

پہلا تتمہ رانا راج سنگھ کا بقیہ بیان

جوکہ ناتمام راج پرستی کا ترجمہ تمام ہوچکا اور رانا راج سنگھ کی پچھلی سرگذشت باقی رہ گئی اس لئے راقم الحروف کتب تواریخ معتبرہ سے وہ حالات قلمبند کرکے اپنے ترجمہ کو پورا کرتا ہے —

واضح ہو کہ جہانگیر بادشاہ کے عہد مین بادشاہ موصوف اور رانا امر سنگھ سے بعد محاربات عظیمہ کے سنہ ۱۶۱۴ع مطابق سمت ۱۶۷۱ مین صلح ہوکر جو کچھ عہد و پیمان قایم ہوئے تھے اوسپر طرفین کا عمل رہا اور یہہ ہی باعث تھا کہ ساٹھ ستر برس تک میواڑ مین امن چین اور بادشاہی فوجون کو اس ملک کی طرف سے فراغت و جمعیت حاصل رہی مگر عالمگیر نے اپنے عہد مین دو تین باتین ایسی کین کہ جس سے میواڑ کے ساتھہ جو عہد و پیمان تھے وہ منسوخ ہوگئے اور تنہا راج سنگھ ہی نے اوسکے مقابلہ پر اپنی فوج کو تیار نہ کی بلکہ راجستان کی سب ریاستین باستثنای راجہ جے پور کے اوس سے باغی ہوگئین اس بغاوت عام کی بنیاد اوس جدید محصول سے قایم ہوی جو اورنگ زیب نے جزیہ کے نام سے ہندون پر لگایا تھا اور راجون کو بھی اوسکے ادا کرنے کی ہدایت تھی جو کہ رانا راج سنگھ دربار دہلی کا ایسا مطیع نہ تھا جیسے کہ اور راجے تھے اسلئے اوسنے ادائے جزیہ سے انکار کیا اور اورنگ زیب کے مقابلہ پر مستعد ہو بیٹھا علاوہ اس کے مہاراجہ جسونت سنگھ والی جودہ پور کے انتقال پر جو جزیہ کے جاری ہونے سے چھہ مہینے کے بعد واقع ہوا اورنگ زیب نے اوسکے دو خورد سال بچے اور رانیون کو جو کابل سے دہلی مین آگئے تھے محاصرہ کرکے چاہا کہ اونکو جبراً مسلمان کرلے اگرچہ راجپوتون کی فطرت اور چالاکی سے مہاراجہ کے زن اور بچہ اورنگ زیب کے پنجہ سے نکلکر اپنے وطن مین چلے آئے مگر اونکے اوپر بڑی آفت آئی کہ ملک مارواڑ مین جابجا تھانہ

جہان جہان سوال کرنے والے ملتے ہین اونکو خیرات تقسیم ہوتی جاتی ہے اس سے مین
کہتا ہون کہ اس راجہ کو اسمید جگ کا بھی ثمرہ حاصل ہوگا کسواسطے کہ اس طرح پر خیرات
اسمید جگ مین تقسیم ہوتی ہے اور وہ ڈورہ جو راجہ کے ہاتھ مین ہے نوتار کا ہے گانو کے
لوگ بڑی خوشی سے ڈھول بجاتے ہوئے راجہ کے دیکھنے کو آتے ہین اور اونکے
آنے سے جو ہجوم ہوتا ہے اور چوبدار لوگ اوسکو روکتی ہین تو راجہ چوبدارون کو منع
کرتا ہے کہ کسی کو مت ہٹاؤ اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے سری من نارائن کو یاد کرتا ہوا
تالاب کے گرد ڈورہ پھیرتا چلا جاتا ہے۔

کنور ارسنگہ جو نازک اندام جوان تھا بسبب پیادہ روی کے تھک گیا رانا نے
اوسکے چہرہ سے ماندگی کے آثار دیکھکر اوسکو پالکی مین بیٹھنے کا حکم دیا اسی طرح پاٹ
رانی پرمراہنس والی کو بھی پالکی مین سوار ہونے کی اجازت بخشی باقی آپ اور رانیون کے
ساتھہ آہستہ آہستہ تالاب کے گرد روان تھا اور اوسکے گرد ڈورہ لپٹتا ہوا جاتا تھا راجہ
کے مانند سب بھائی بیٹے اور رشتہ دارون کے گٹھہ جوڑے اونکی عورتون سے بندہے
ہوئے تھے اور جو کیفیت اوقت نظر آتی تھی بیان مین نہین آتی۔

واسطے شب باشی کے پانچ ڈیرے ہمراہ تھے کہ جہان رات ہوجاتی تھی تو اونمین
رہکر بسر کرتے تھے غریب غربا محتاجون کو کھانا پانی اور پوشاک وغیرہ ہر جگہ پر دی جاتی
تھی اور آپ رانا پھل آہار کرتا تھا یعنے اناج نہین کھاتا تھا پھل اور میوہ کی قسم سے کسی قدر
تناول کرلیتا تھا چھہ دن کے عرصہ مین یہ پرکرشنا پوری ہوئی اون روزون مین بسبب بارش
کے چودہ کوس تک وہ تالاب بھر گیا تھا رانا نے پانی کی افراط دیکھہ کر کنول برج کے اوپر
یکمنزلہ مکان اور بنانے کا حکم دیا چھٹے دن چودس کے روز رانا نے اپنے مقام پر آکر
تلادان اور سکت ساگر دان کیا اور جو پوجن باقی رہی تھی اونکو تمام کرنے غرض
سے پھر شروع کئے۔

تمام ہوا

رانا نے فرمایا کہ آپ ہی تجویز کرین پروہت نے کہا کہ اسکے دو نام ہو سکتے ہین ایک راج ساگر دوسرا راج سمندر جو ہوم کے شروعات سے پانچوین دن مین نے نکالے ہین اوسوقت کچھ کچھ پانی برستا تھا لوگون نے جانا کہ راجہ اندر بھی یہہ تماشا دیکھنے آیا ہی بعد اس کام کے راج سمندر کے پرکشنا کی تیاری کی رانا نے حکم دیا کہ راستہ صاف کرین سو راستہ سے کنکر پتھر دور کیے گئے اور ہر جگہہ صفائی ہو گئی اور جریب ڈال کر تالاب کا دورنا پا گیا۔

سولھوان سرگ
راج سمندر کی پرکشنا کا ذکر

جب رانا نے تالاب کے گرد ڈورہ پھرنے کے واسطے چلنے کا ارادہ کیا تو راول جسونت سنگھ نے کہا کہ سمت ۱۷۲۲ مین رانا اودے سنگھ نے پالکی مین سوار ہو کر اودے ساگر تالاب کی پرکشنا کی تھی سو آپ خواہ پالکی مین سوار ہوین خواہ گھوڑے کے اوپر سواری کرین اور بعد فراغت کے اوسکو خیرات کردین پیادہ پا چلنے کے برابر ثواب ہو جا ویگا راجہ نے یہہ دو باتین سنین توجیب ہو رہا اور آخر کو پیادہ پا چلنا ہی منظور کیا۔

بعدہ مولف راج پرستی اوسوقت کی کیفیت یون لکھتا ہے کہ سام بید کے پڑھنے والے اور رت بج برہمن اور چوبدار آ کے کھڑے تھے اور طرح طرح کے باجے بج رہے تھے اور کوتل گھوڑے اور پالکیان جلو مین موجود تھین اور عورتین سر کے اوپر کلس لیے ہوئے کھڑی ہین اور اون کلسون پر پھول اور سبزہ چڑھا ہوا ہے اور راجہ کا گٹھ جوڑہ رانیون کے ساتھہ ہو گیا ہے اور اوسکے ہاتھہ مین سوت کا ڈورہ ہے لوگون نے راہ مین راجا کے لیے پائانداز کے طور پر نرم نرم روی اور ریشم کی گدیان ڈال رکھی ہین مگر راجہ اونپر پانو نہین رکھتا ہے بلکہ جو اوسکے پانو مین کیڑے کے موزہ تھے وہ بھی اوتار دیے ہین اور بموجب حکم بید کے ننگے پاؤن چلا جاتا ہے اور راستی مین جو لوگ

ہ یہ بھی ایک رسم منجملہ رسوم مقررہ پرتشٹھا کی ہے کہ عمارت نو تعمیر کو ڈورے سے ناپتے ہین +

پندرہوان سرگ

راج سمندر کے پرشٹھا کا بقیہ ذکر

رانا راج سنگھ نے مصارف ہوم کے لیے پانی لانے کو سواری کی پر اوس سواری کی جلو کا بیان یہہ ہے کہ سب سے آگے باجے بجانے والے اور اوسے بعد پیادہ اور سوارون کے پیرے اور اونکے بعد برہمن لوگ ہاتھیون پر سوار تھے اون کے بعد سب فوج کے بیچ مین رانا راج سنگھ مع مہمان راجاون اور اپنے تمام بھائی بیٹون جاگیردارون اور عہدہ دارون کے تھا رانا کی سواری کی پیچھے تمام رانیون کی سواریان تھین رکھیو بھٹ لکھتا ہے کہ جیسے راجہ جدہشٹر کے راجسو جگ مین رونق اور شوکت تھی ویسے ہی یہان تھی نے الجملہ اس تزک و احتشام کے ساتھ پانی کی جگہ پر پہونچکر اول برن دیوتہ کے نذر و نیاز جو مقرر ہے وہ وی اور پانی کو گھڑون مین بھرا اور وہ گھڑے عورتون کے سر پر رکھکر بیدی کی جگہہ پر لائے اون گھڑون کے سر پر طرح طرح کے کپڑے بندھے ہوئے اور اوسکے اوپر پھول پھل رکھے ہوئے تھے پھر دیوتون کی پوجن اوس دستور سے شروع کی گئی جو جگون مین مروج ہے اوس رات کو رانا راج سنگھ نے جاگرن یعنے بیداری مین بسر کی اور صبح کو اشنان اور سندھا کرکے مع رانیون اور بھائی بیٹون اور اونکی عورتون اور بیٹا بیٹون کے اور پروہت اور اوسکی آل اولاد اور عورات کے پوجن مین بیٹھا اور گئودان کرکے تالاب مین جواہرات مٹھی بھر بھر کر ڈالے اوسوقت گایون کے ہنکار شبد یعنے آواز رانا نے سنی اور اوسکا پھل اپنے پروہت سے پوچھا پروہت نے کہا کہ اس موقع پر گاے کا ہنکار سبد تین بید کے آنہک کے برابر پھل رکھتا ہے راجہ نے خوش ہوکر اور گئودان کیا بعد اوسکے رانا نے پروہت سے کہا اس تالاب کا کوم نام نکالو پروہت نے کہا کہ ارسنگہ کمیدان

---

* یہ بھی ایک اسم مقررہ ہے مگر اوس تالاب یا چشمہ سے پوجن کے لیے پانی لاتے ہین کہ جسکی پرشٹھا ہوگئی اور جسکی پرشٹھا نہوئی ہو اوسکا پانی پینا یا ویسے ہی منع ہے نہ کہ ہوم و پوجن کے لیے آوے +

بر: معلوم ہوتا ہے کہ ارسنگہ بڑا قابل اور طباع تھا +

تلاب کے لیے بیٹھہ گئے ؛

ماہ سودی ستمین سمت ۲۲ اکو راج سنگہ کی رانی روپ سنگہ راٹھور کی بیٹی نے جسکا لقب جودہ پوری تھا تینتیس ہزار روپیہ صرف کرکے راج نگر مین باولی بنوائی تھی اوس کی پرتشٹھا کی ۔

ماہ سودی نومین کے دن منڈپون کے اوپر طرح طرح کے رنگین نشان اور کلس چڑھائے گئے جنسے وہ عجیب وغریب معلوم ہوتے تھے اور ہر قسم کے رنگ سے وہانکے زمین کے اوپر سات منڈل بنائے گئے ان منڈیون مین بارن منڈل کا ہونا ضرور تھا سو وہ بھی ہوا کیونکہ جل آسہ پرتشٹھا مین بارن منڈل عزور ہوتا ہے پھر رانا راج سنگہ مع اپنے پروہت کے پوجن مین بیٹھا اوس وقت اوس کے بھائی بیٹے جاگیردار عہدہ دار قلعہ دار سب موجود تھے اور اس دن رانا نے برت اور دیہی سدھی پراپچت کیا ؛

دوسرے دن یعنے پھاگن بدی دسمین کو سرتی اور سمرتیون کے احکام کے بموجب ہوم کا کام شروع کیا اول گنیش پوجن کل دیبی کا پوجن کرکے پھر اور پوجنون کی توجہ کی جیسے سریرام چندر جی نے اپنے پروہت بسشٹ جی سمیت اسمید جگ مین بیٹھہ کر پوجن کئے تھے ویسے ہی اس راجہ نے غریب داس پروہت کے ساتھہ بیٹھہ کر پوجن کئے اور سب برہمنون کو جو اس تقریب سے حاضر ہوئے تھے طرح طرح کے دان دے سب سے بڑا دان وہ تھا جو غریب داس پروہت اور اوسکے رشتہ دارون کو دیا اور جسمین جڑاؤ زیور اور قیمتی پوشاک اور سونے چاندی کے باسن اور ہر قسم کے جواہرات تھے علاوہ اونکے اور برہمنون کو بھی سونے کے جنیو اور پہونچی اور گوشوارے اور کھانے پینے کے لیے طلائی ظروف بخشے ۔

؛ جن اشلوکون مین کہ بیدلا اور سلومر کے رئیسونکی تلادان کا حال لکھا ہے وہ ایسے مشکوک ہین کہ مطلب اونکا اچھی طرح سمجھ مین نہین آیا ۔

؛؛ برت تو روزہ کو کہتے ہین اور دیہی سدھی پراپچت ہوتا ہے کہ بغرض صاف وپاک کرنے اپنے جسم کے گناہونسے وہ کفارہ دیا جاوے جو ازسوی فرایض مذہبی کے واجب ہو ۔

منڈپ یعنے سائبان واسطے حفاظت ہوم کے سولہ ستون اور چار دروازون پر قایم کیا اور دو منڈپ واسطے تلادان اور سیت ساگر دان کے اور بنائے اور اوتسرگ یعنے پوجن مین بیٹھنے کا مہورت پھاگن بدی دسمین سمت ۳۲ کو سنیچر کے دن قرار پایا تھا اور ہوم کرنے والون کی تقرری اور تعیناتی بموجب حکم مندرجہ متس پران کے اسطور پر ہوی تھی ۔ ہوم کرنے والے برہمنون کے افسر دو برہمن ۔ گیا ایک یعنے اوسکے حکمونکو یاد دلانے والے دو ۔ دوارپال جو چارون دروازون پر بیٹھے ہوئے حفاظت کے منتر پڑھتے تھے چار ۔ اور چارون بید کے حافظ چار ۔ یعنے ایک ایک بید کے پڑھے ہوئے ۔ ہوم کرنے والے چوبیس برہمن اور بجاے برمہا کے سب کا نونکا دیکھنے والا اور اچھے بُرے کا بندوبست کرنے والا ایک برہمن اور ایک اچاریج جسکا حکم سب پر جاری ہوتا ہے اور وہ حکم خلاف شاستر نہین ہوتا ۔

چودھوان سرگ
پرشٹھا کا بقیہ ذکر

رانا راج سنگہ کی پٹ رانی رام رس دیبی اور دوسری رانی اگیا کنوری نے جو اندر بھان پنوار کی بیٹی تھی اس جگ کی تقریب سے چاندی کا تلادان کیا اور پھر عزیب واس پروہت نے دو منڈپ بنوا کر معہ اپنے بیٹے کے دو تلا کی ایک چاندی کی دوسری سونے کی رانا امر سنگہ کے بیٹے بھیم سنگہ کی رانی اور ٹوڈہ کے راجہ رای سنگہ کی مان نے بھی چاندی کے تلادان کرنے لگا ارادہ کیا رانا راج سنگہ نے اوسکے واسطے پردہ دار منڈپ بنوا دیئے جن مین وہ رانی واسطے تلادان کے شب باش ہوئی اور اوس شب مین رانا نے تلادان کا سب سامان مرتب کروا دیا اس طرح سب بیدلے کے رئیس بلوائے اور اوسکے بیٹے رام چندر نے تلادان کی تیاری کی تو راوت کیسری سنگہ نے اپنے بھائی سبل سنگہ سے کہا کہ تجکو رانا جی نے سلوم کا دوسرا راو کیا ہے سو تو بھی تلا کر پس وہ دونو بھائی بھی منڈپ بنا کر

وہان دیکھی تھی اور کہین کبھی نہین دیکھی تھی اس رانا کے گھر مین دولت ایسی پھیلے ہوئی تھی کہ گویا کبیر کا خزانہ کھلا ہوا ہے گھی تیل شہد دودہی کی بادلیان اجتک دس پل کے اوپر موجود ہین جنمین وہ چیزین بھری ہوئی تھین —

عمدہ اور نفیس شیرینی اور ہر رنگ اور ہر ذایقہ کے کھانے رانا راج سنگہ کے ہان اس کثرت سے تیار ہوتے تھے کہ دیکھنے والے حیرت اور تعجب کرتے تھے اور اون طعامون اور سامانون سے ہر شخص کو اوسکے مانگنے کے بموجب دیتے تھے راجون اور سردارون کو واسطے تناول طعام اور خاصہ کے پیشوائی بھیجکر بڑی تواضع اور احترام سے بلاتے تھے غرض ہر روز یہہ ہی سامان موجود اور یہہ ہی طریقہ مرعی تھا خیرات اور راجون کی رخصت کے لیئے ہاتھی گھوڑے پارچہ اسلحہ جواہرات ومرواریدوغیرہ خلعت کے سامان بیحد افراط سے مہیا کیے گیے تھے —

ایک راجہ نے جسکا نام بلارک لکھا ہے بیس مست ہاتھی رانا کے نذر کیے رانا نے اونمین سے سترہ ہاتھی پسند کرکے رکھہ لیے اور باقی تین زنجیر واپس کردیے دوسرے راجہ نے دو ہاتھی دیے —

جن جن راجاون کو رانا نے بلوایا تھا وہ معہ گھر بار اور لاؤ لشکر کے آئے تھے علاوہ اون کے بیشمار آدمی مثل برہمن پنڈت سوداگر تماشہ بین کسبی شیر چارن اہل ہنر اور فقیر محتاج لوگ اطراف ہندوستان سے آکر وہان جمع ہوئے تھے رانا راج سنگہ ہر فرد بشر کی خاطرداری بخوبی کرتا تھا قصبہ راج نگر مین آدمیون کے ازدحام اور رتھہ گھوڑے ہاتھیون کی کثرت سے کوئی جگہ خالی نہین ملتی تھی —

سمت ۳۲ مین ماگھہ سودی دوج کو رانا راج سنگہ کی رانی سری رام رس دیبی نے جو کہ پرمار کی خاندان سے پرتھی ایک باوڑی کی پرتشٹھا کی جو اوس نے وہیاڑی کے گھاٹہ مین بنوائی تھی اوس کی تعمیر مین چوبیس ہزار روپیہ رانا کے صرف ہوئے تھے

پھر رانا نے اوس تالاب کے جل آشہ پرتشٹھا کی طرف توجہ فرمائی کاریگرون نے اوسکے حکم سے نو کنڈ اور ایک بیدی چار ہاتھہ لمبی اور چار ہاتھہ چوڑی تیار کی اور ایک

سمت ۱۷۳۰ مین رانا راج سنگھ نے تال نامی ندی کا بند بندہوا گراوسکو بھی راج سمندر مین ڈال دی اور اسی سال مین آدھی رات کے وقت گومتی ندی بھی اگر اس تالاب مین داخل ہوئی چنانچہ ایک رات مین آٹھ ہاتھ پانی اوپر آیا تھا۔

اسی سال مین ماہ سودی پورنماشی کو پانسو ٹکہ بھر سونے کی زمین بناکر مہادان کیا جسمین اٹھائیس ہزار روپیہ صرف ہوئے۔

سمت ۱۷۳۱ مین ساون سدی پنچمین کو رانا نے راج سمندر مین جہاز ڈالا اوس جہاز مین رانا کے مجلس اور جلوس کے لیے اچھے اچھے مکان بنائے تھے لاہور سورت اور گجرات کے اوستادون نے ملکر یہ جہاز تیار کیا تھا اسی سال مین سالگرہ کے دن رانا نے پانسو ٹکہ بھر سونے کا لبسو چکر بناکر مہادان کیا۔

تیرہوان سرگ
راج سمندر کی پرتشٹھا کے بیان مین

جو کہ اب راج سمندر پرتشٹھا کے لایق ہوگیا تھا اس لیے رانا راج سنگھ کو بہت خوشی ہوئی اور ایک بڑے جشن کا سامان مہیا کرکے اپنے دوست راجون کو بلوایا جب وے آنے لگے تو ہر ایک کی پیشوائی بقدر حیثیت عل مین آئی یا اونکی پیشوائی کے لیے تجویز مناسب کرکے اپنے سردارون اور عزیزون کو بھیجا اور جسکا جیسا مرتبہ تھا اوسکو رتھ پالکی ہاتھی گھوڑے وغیرہ سواری کے لیے بھیجکر بلوایا اور جب وے آگئے تو اونکو طرح طرح کے ریشمی اور مخملی دیرہ خیمونمین فروکش کیا یہ راجے بڑے بڑے قلعون کے مالک یا رانا کے خاندان والے سردار تھے۔

بازار کی دکانین ایسی عمدہ سجائی گئین تھین کہ اونکے شامیانہ ہر قسم کی آرایش اور پیرایش سے آراستہ و پیراستہ تھے اور اونمین سب طرح کے اجناس اور سامان موجود تھے عمدہ عمدہ خوشبو مثل زعفران مشک اگر عود صندل اور کافور وغیرہ کے ہر جگہ مہک رہی تھی اور پھولون کے تر و تازہ گلدستہ جابجا رکھے گئے تھے لوگون نے چیزون کی کثرت جیسی

نام تالاب کے کھاٹ کی مرمت کی اور چوپولیا تیار کرایا اور وہان کے پہر کوٹہ کی مرمت اور درستی ہوئی اسمین اٹھارہ ہزار روپیہ اوٹھے تھے۔ راج پرستی کا مصنف لکھتا ہے کہ مین نے اسکی تاریخ بھی رانا کے حکم سے لکھی تھی رانا نے اوسکو سنکر وہان پتھرون پر کھدوانے کا حکم دیا۔

گیارہوان سرگ

اسی مین راج سمندر تالاب اور کانکرولی کے پل اور سب عمارتون کی لبنائی چوڑائی اور بلندی کی مفصل مقدار اون اصطلاحون اور قاعدون کے ساتھ لکھی ہے جو سلپ شاستر سے علاقہ رکھتے ہین سو وہ بغیر دیکھنے موقع اور نہونے مترجم واقف سلپ شاستر کے سمجھ مین نہ آئی اس لیے بمجبوری قلم انداز کی گئی۔

بارہوان سرگ

اسمین بھی وہ ہی گفتگو ہے مگر اخیر کی عبارت سے اس قدر سمجھا گیا کہ وہ پل چھ ہزار چار سو تیرہ ۶۴۱۳ درعہ لبنا سنگ مرمر کا ہے اور اوس کے بارہ حصہ ہین اور اگیس عمدہ مکان اوسپر بنے ہین اور چھوٹے مکان اور شوالے وغیرہ کی تعداد اڑتالیس ۴۸ ہے اسمین سنگین اور چوبی اور پارچہ کے بنے ہوئے سب آگئے اسمقام پر رانا اودی سنگ نے بھی بند باندھنے کا ارادہ کیا تھا مگر اوسنے اس بڑے کام کو اپنے حیطہ امکان سے باہر دیکھ کر اودے ساگر نام تالاب اودے پور مین بنایا اب سو برس کے بعد رانا راج سنگ نے یہان پل اور عمارت بنا کر اپنے اور اپنے دادا کا نام روشن اور ارادہ پورا کیا۔

بجز ان سمتون مین اسوجہ سے کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے کہ اول تو ماہ سدی پورنماشی سمت ۱۷۲۹ لکھا اور بعدہ پھاگن بدی ۱۱ سمت ۱۷۲۹ اور بعدہ جیٹھ سودی ستمین۔ اور سال ہندی چیت سے پلٹ جاتا ہے اسصورت مین پچھلے سمت ۱۷۳۰ ہو سکتے ہین یا مصنف نے آگے پیچھے کردی یا شاید میواڑ مین کاتک سے نیا سال جاری ہوتا ہو۔

ہوکر کہا کہ چوتھہ تو کل آگئی اور پانی تالاب مین ناو کے لایق آجتک نہین ہوا اگر یہہ مہورت خالی جاے گا تو آیندہ عمدہ مہورت نہین کیونکہ بعد چوتھہ کے سنگھہ کا برہسپت آجا یگا غرض یہہ بڑی تشویش اونکو تھی خصوص رانا دت رام سنگھہ کو جو اس تعمیر کا سردار تھا بڑی فکر ہوئی او سنے رانا راج سنگھہ سے جاکر عرض کی کہ مہاراج پانی تالاب مین ناو کے لایق نہین اور ناو ڈالنے کا مہورت کل کا ہے اگر کل یون ہی چلی جائیگی تو پھر بسبب حائل ہونے برہسپت سنگھہ کے تیرہ مہینے تک اور مہورت اس کام کا نہ نکلے گا آپ برہمن لوگون سے اس امر کی چارہ جوئی کیجئے ورنہ ہم سب کی محنت اور خوشی یون ہی ضایع جاہی گی راجہ نے غریب داس پنڈت سے اس معاملہ مین صلاح پوچھی او سنے کہا کہ مہاراج براہ شکتیون کا جب کرواوین تو ہی مہاراج فضل کرے گا رانا نے فورا برہمنون کو جپ کرنے کا حکم دیا برہمنون نے جپ شروع کی جو کہ رانا کے سارے کام مطابق فرضیات الٰہی کے تھے اس لیے اوسی دن دوپہر کے بعد ابر گھر آیا اور خوب بارش ہوئی یہانتک کہ وہ تالاب بھر گیا چوتھہ کے دن رانا نے ناو مین بیٹھہ کر تالاب کی سیر کی لوگون نے اپنے راجہ کو فایز المرام دیکھہ کر بہت خوشی منائی ۔

ماہ جیٹھہ سمت ۱۷۲۸ مین راجہ کے حکم سے تالاب کی موریان بند کردی گئین اور پانی کا نالہ بھی بند کر دیا ۔

سمت ۱۷۲۹ مین ماہ سودی پورنماشی کو چندرمان کا گہن ہوا او سوقت رانا راج سنگھہ نے اڈھائی سو ٹکہ بھر سونے کا کلپ اتا دان اور ایک سو اسّی تولہ سونے کے پانچ ہل اور بھاولی نام گانو برہمنون کو دیا ایک ہزار اٹھائیس تولہ سونا ان دانون مین صرف ہوا تھا ۔

سمت ۱۷۲۹ مین پھاگن بدی گیارس کو بھوانی گڑ نام پہاڑ کے پاس رانا کے حکم سے ایک اور بند باندہنے کا کارخانہ قایم ہوا سو ایک بڑا مضبوط اور خوبصورت بند باندہا گیا ۔

سمت ۱۷۲۹ مین جیٹھہ سدی ستمین کو رانا راج سنگھہ نے اکلنگ مہادیو جی کے اندر سرو

دسوان سرگ
رانا راج سنگہ کے اور تعمیرات کا ذکر

وہان سے قریب سبرن سیل ایک پہاڑ ہے اوسپر بھی رانا راج سنگہ کی ایک عمارت بطور قلعہ کے راج مندر نامی بنائی تھی سو سمت ۱۷۲۳ مین ماہ منگسر کی ماندہ دسمی کو راج سمندر مین داخل ہونے کا مہورت تھا اوسدن راج سنگہ رانا محل مذکور مین رونق افروز ہوا اور سمت ۱۷۳۲ مین کارتک بدی دوج کو اوسی محل مین سوا لکھ بھر سونے کے پانچ کلپ برکش اور سوا لکھ بھر سونے کا ایک مہابھوت گھٹ تھا اور ایک ہزار روپیہ بھر سونے کا ہر بیا سو برہمنون کو دان مین دیا ان سب مین گیارہ ہزار چھ سو ستر روپیہ صرف ہوئے تھے سمت ۱۷۳۶ مین بیساکھ سودی ۱۳ کو راج سمندر تالاب کے اندر کی سیڑھیان اور باہر کے پشتے کی تعمیر شروع ہوئی اور جیٹھہ کے اخیر اور اساڑہ کے شروع مین سات کا پانی اوس تالاب مین آیا اور پانچ چھ مہینے دن مین پل کا مونہہ پتھرون سے بھرا گیا اور پل کے اوپر بڑے بڑے اوستادون نے سنگ مرمر کی چوکیان تیار کرکے ایک عمدہ ترکیب سے جڑدین وہ مکان نوچوکیا کہلاتا ہے کیونکہ اوسپر نو نوچوکیان سنگ مرمر کی جڑی گئی ہین اور وہ مٹی جو پل کی بنیاد سے نکلی تھی اور جابجا ڈھیر پڑی تھی وہ سب اسی مین لگ گئی۔

سمت ۱۷۲۷ مین رانا راج سنگہ نے اپنی سالگرہ کے دن اکیہتر ارب بتیس تولہ زر خالص کا ہیم ہستی رتھہ دان کیا بزبر[۲]

سمت ۱۷۲۷ مین اساڑہ بدی چوتھہ کو رانا کے ناو مین بیٹھنے کا مہورت مقرر کیا تھا اور ناو بھی تیار ہوگئی تھی لیکن تیج کے دن تالاب مین پانی کم تھا اس لئے لوگون نے متردد

---

[۱] یعنے ایک بڑا گرو ہا۔

[۲] یعنے پیپل کا درخت طلائی۔

[۳] یعنے سونے کا رتھہ معہ ہاتھیون کے۔

پل باندہنے سے پہلے نیو اوسکی ایسی گہری کھودی گئی تھی کہ اوسمین پانی نکل آیا تھا اور پانی نکالنے کے لیے جا بجا کلین کھڑی کی گئین تھین اوسکے ذریعہ سے پانی نکالا جاتا تھا اور کئی جگہ میگھ پال یعنے گھڑون کے رہٹ نصب تھے جنکو بیلون سے حرکت دیکر پانی کھینچا جاتا تھا غرض کہ سارے ہندوستان کے علم و ہنر اس پل کے بنیاد سے پانی نکالنے مین مستعمل ہوئے تھے اور اس کام کے آدمیون کی بہت کچھ قدر تھی جو دور دور سے آکر ترکیبین بتاتے تھے اور جا بجا پختہ نہرین بناوین کہ وہ پانی جو نیو سے نکالا جاتا تھا اونمین جاری تھا اور زمین دار لوگ مفت اوس پانی سے اپنے کھیتون کو سیراب کرتے تھے۔

غرضکہ بعد تیار ہو جانے نیو کے سمت ۱۲ مین بیساکھ سودی تیرس ۱۳ کو سوموار کے دن پل باندہنے کا مورت تھا جب وہ ساعت کہ بہت مبارک اختیار کی گئی تھی آئی تو غریب داس پروہت کے بڑے بیٹے رنچھوڑ راے نے اپنے ہاتھ سے پانچ بڑی سل وہان رکھین اور اون پر کئے قسم کے جواہرات رکھے گئے اور معمارون نے بنیاد کی تعمیر شروع کی پھر پل مین ہاتھیون کے ذریعہ سے پتھر بھرے گئے جب سات دن کے عرصہ مین یہہ نیو پتھرون سے بھر کر اوپر تک آگئی تو پھر پل کے اور دیوارون کو اوٹھانے لگے اور قبل اتمیر پل کے ندی کا مونہہ بند کر دیا تھا۔

رام چندر جی نے تو اپنے قوت بازو سے سمندر مین پل باندہا تھا اور رانا نے بہت سے آدمیونکی حکمت سے زمین مین پل بنایا۔

جب کہ وہ نیو اس قدر گہری کھودی گئی تھی کہ زمین سے پانی نکلنے لگا تھا تو ایک طرف کی نیو مین جو مغرب رویہ تھے پانی کے ساتھہ تین قسم کی مچھلیان سبز سفید اور زرد نکل آئین تھین سلپ شاستر کے جاننے والون نے یہہ حکم دیا تھا کہ اس شگون سے ایسا جانا جاتا ہے کہ اس تالاب مین پانی ہمیشہ بھرا رہے گا اور اوسکے بنانے سے مہاراج کی تعریف اور نیکنامی جا بجا مشہور ہوگی اہنکار مسکرایا

اوس مقام پر بسبب جاری ہونے اوس کارخانہ کے شہر سے زیادہ آبادی اور رونق تھی

---

۱۲ سلپ شاستر مین عمارت بنانی کی ترکیبین اور اونکی سعادت و نحوست کے احکام ہین۔

نوان سرگ

راج سمند رتالاب کے شروعات کے بیانمین

سمت ۱۷۶۲ مین مہاراناجگت سنگھ کے حین حیات کنور راج سنگھ جیلیمر کو واسطے شادی کے جاتا تھا اوسوقت اوسکی عمر بارہ برس کی تھی راستہ مین ایک مقام پر جھیل دیکھکر ارادہ کیا کہ جو اپنے گانو کی سرحد مین ایک بڑا تالاب بنوایا جاوے تو خالی از مفید عام نہوگا گو کہوندا سنوار شوالی بھگا دوا مور چھنا چپ سوند کھیڑی چھاپر کھیڑی تاسول میدا اور بہاگانو نو ہان یا سوئی کھیٹلے کا نکر دلی مدہ ۔ بعدہٗ جب یہہ رانا مسند نشین ہوا تو ماگھ سمت ۱۷۱۸ مین روپ چیتر بھوج جی کے درشن کو گیا اتفاق سے اوسی سرزمین مین گذر ہوا اور وہ ہی بات یاد آئی جو اول تجویز کی تھی تو اپنے پروہت سے اوسکا اظہار کیا اور کہا کہ یہ ایسی ایک بہت بڑی مہم ہے کہ اسمین لاکھون روپیہ خرچ کو چاہیئے اور بہت بلند کی رات دن اسی کام مین برابر مصروفی رہی تو یہہ انجام کو پہونچے ہمکو دہلی کے بادشاہ سے ہمیشہ مقابلہ رہتا ہے اوسکی فوجون کی مداخلت اور ممانعت سے اسقدر فرصت کہان جو اس طرف متوجہ ہوون پروہت نے رانا کو ایسی ترغیب دی اور اوسکی ہمت بڑہای کہ وہ اس کارخیر کے پورے کرنے کو بڑی سرگرمی سے مستعد ہوگیا اور پہلے پہل گومتی ندی کے پل باندہنے کا ارادہ کیا جو دو بڑے پہاڑون کے درمیانمین ہوکر آتی تھی ۔

پس ستی ماگھ سودی ستمین روز چہارشنبہ کو کہ یہ مہورت عمارت کے لیے بہت مفید تھا اس کام کی بناڈالی اوستادون اور معمارون نے وہان بنیاد کھودنے اور پل باندہنے پر عہد باندہا مزدورونکی کچھ تعداد نہ تھی جیسے راجہ سگر کے ساٹھ ہزار بیٹون نے زمین کھودنے پر کمر باندہ لی تھی ویسی ہی یہان ایک مخلوق زمین کھودنے پر اولٹ پڑی تھی اور رانا راج سنگھ اس کام کو بہت بڑا سمجہ کر آپ اوسکا اہتمام کرتا تھا اور اپنے ہوشیار و معتمد آدمیون پر اونکی لیاقت کے لایق اس کام کو تقسیم کر دیا تھا جب نیو کھد کر تیار ہوگئی تو رانا نے اپنے روبرو پل بند ہوانا شروع کیا ۔

بنا کر مع دو ہزار اور بہت سامان اور اپنے وزن کے موافق گج موتیون کی قیمت خیرات کی اور ہاتھی دان مین دیا۔

سمت ۱۷۲۵ مین ماگھہ سودی دسمی کو بھی گانو کے تالاب کی پرشٹھا مین چاندی کی تلا کی اور اوس تالاب کا نام جناسا گر رکھا اور غریب داس پروہت کو گن ہنڈا اور دیو پورہ دو گانو دئی اوس کی تیاری مین چھ لاکھ اٹھاسی ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے راجہ نے اپنی والدہ کے نام پر جو انتقال کر گئی تھی یہہ تالاب بنایا اور اس چشمہ فیض اور اوس خیرات کا ثواب اپنی مان کی روح کو بخشا۔

اوسی دن اودے پور مین رانا کے حکم سے کنور جی سنگہ نے رنگ سرور تالاب کی پرشٹھا کی اور ایسے ایسے دان کئے کہ جیسے سخی اور فیاض کرتے ہین اور اوسکی طبیعت کو سخاوت اور فیاضی سے کمال فرحت حاصل ہوتی ہے۔

پھاگن سودی پورنماشی سمت ۱۷۲۲ کو یہہ کتاب جسمین راج سمند تالاب کے پرشٹھا کا حال لکھا ہے اور نام اوسکا راج پرشستی ہے تمام ہوئی اس سرگ کے اخیر مین رانا اودی سنگہ سے لے کر رانا راج سنگہ تک کرسی نامہ اور میواڑ کی زبان مین اتنا اور لکھا ہے سمت ۱۷۳۱ مین ماگھہ بدی ستمین کو بدھ کے دن رانا راج سنگہ نے راج سمند کی تعمیر شروع کی اور سمت ۱۷۳۲ مین ماگھہ سودی پورنماشی کو جمعرات کے دن راج سمند کی پرشٹھا کی اور چھ دن مین اوسکا ڈورہ پھیر کر سونے کا تلادان دیا اور سب برہمنون اور بھاٹ چارنون کو انعام دئے۔

اور یہہ نام بھی لکھے ہین رنچھوڑ بھٹ اور اوسکا بیٹا لچھمی ناتھ گجدھر کلیان گجدھر موہن سکھ جی کیشو جی سندر جی لالہ جی سوم پورہ باس اودے پور۔

علاوہ مذہب ہنود مین یہہ ایک رسم اسواسطے مقرر ہے کہ عمارت کے بنوانے مین جو بہت سے جانور تلف ہوتے ہین اوسکے عذاب دور ہو جانی کی غرض سے فرایض موزہہ بجا لاتے ہین اور بی شباتی عالم اور بی وفائی عمر پر نظر کر کے اوس عمارت کو خدا کے نذر کر دیتے ہین اور جو عمارت کہ مثل سرای اور باغ اور تالاب وغیرہ کے مفید عام ہووے تو اوسکو خلق اللہ کے فیضرسانی کے لیئے وقف کر دیتے ہین۔

ماہ پھاگن سمت ۱۷۱۶ مین رانا راج سنگھ نے دہواڑی کا گھاٹہ مضبوط پتھرون اور لوہے کی کیلون سے بند ہوایا اور وہان دروازہ بناکر کواڑ چڑہا دئی۔

سمت ۱۷۱۷ مین رانا راج سنگھ فوج لے کر کشن گڈہ پر چڑہ گیا اور روپ سنگھ راتھور نے جو اپنی بیٹی بادشاہ کو دینے کے لئے رکھی تھی اوس سے اپنی شادی کرلی۔

سمت ۱۷۱۹ مین رانا نے میول دیس مین بزبشکر کشی کرکے وہان کے مینون کو مغلوب کیا اس لڑائی مین بہت مینی مارے گئے اور رانا وہ ملک مع مال غنیمت کے اپنے بہادر سپاہیون کو دے آیا۔

سمت ۱۷۲۰ مین رانا دت رام سنگھ رانا راج سنگھ کا سردار سردہی کو گیا اکھے راج کا بیٹا اودے بہان اوسکے ساتھ تھا اوسنے اکھے راج کو سردہی کی مسند سے اوتارا اور آپ اوسکی جگہ مسند نشین ہوا جس سے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ رانا اپنے مخلصون کا مدمعاون اور دشمنون کو بینست نابود کرنے والا ہے نہ بہ۔

سمت ۱۷۲۱ مین رانا راج نے انوپ سنگھ راجہ بگھیلہ کے بھائی کنور بہادر سنگھ کو مسمے جے کنوری بائی اپنے بیٹے دئے او اٹھانوے لڑکیان اپنے خاندان کی اور اوسکو دین اوس شادی مین جب رانا راج سنگھ اپنے بھائی بیٹون سمیت واسطے تناول طعام کے بگھیلون کے ساتھہ بیٹھی تو بہت سے بگھیلا اون مین ایسے تھے کہ کسی کے ساتھہ کھانا نہین کھاتے تھے مگر اس مقام پر انھون نے متفق ہوکر رانا سے کہا کہ آپ کے یہان کا کھانا ایسا ہے کہ جیسا جگناتھ جی کا پرشاد ہوتا ہے ہم اوسے تناول کرکے پاک ہوگئے راجہ نے اس تقریر سے خوش ہوکر اونکو ہاتھی گھوڑے اور زیور بخشے۔

سمت ۱۷۲۱ مین ماگھہ بدی ۱۱ اوس کو سورج کا گہن ہوا رانا نے سونے کی گائے

بز۔ میول دیس شاید مگرے اور میواڑ کے پہاڑے علاقہ سے مراد ہے جہان میرون اور چیتوڑی قوم آباد اور اودے پور کی ریاست سے ملحق ہے۔

بز۔ اس تغیر متبدل کی وجہ مولف راج پرسستی نے کچھہ بھی نہ لکھی۔

وہ سب چیزین یاد سی کو دی دین —

سمت ۱۷۱۶ مین رانا راج سنگہ نے راول گردہری والی ڈونگرپور کو بلوا کر مع اور ٹھاکرون کے اپنا مطیع کر لیا راول نے بھی براہ اطاعت اور فرمانبرداری کے رانا کی خوب خدمت کی اور جو چیز عمدہ اوسکے پاس تھی وہ راکو نذر مین دی —

ماہ ساون سمت ۱۷۱۶ مین رانا راج سنگہ اپنی فوج لے کر بسارہ[1] کی سیر کو گیا سلطان سنگہ چوہان سبل سنگہ راوت رگھناتھ سنگہ راوت محکم سنگہ چونڈاوت اودھم سنگہ سکتاوت یہہ سب راول تھے ہری سنگہ راوت دیولیہ والا آکر راجہ کے پانون مین پڑا اور پچاس ہزار روپیہ اور ایک زنجیر فیل معہ فیل مادہ کے نذر کئے —

سمت ۱۷۱۷ مین[2] مبیاکھہ سودی نو مین منگل کے دن مہارانا کے حکم سے بالنسواڑہ کے دیکھنے کو فتح چند متری مع پانچ ہزار سوار اور کئی سردارون کے گیا اور راول کی فوج کو شکست دی آخر راول سمرسی نے ایک لاکھہ روپیہ نقد اور ایک فیل معہ مادہ فیل کے دیکر صلح کر لی اور دس گانوا وسکے خالصہ ہو گئے رانا نے وہ دس گانوا اور اوسکا ملک اور بتیس ہزار روپیہ واپس کر دئے —

پھر یہہ ہی فتح چند رانا کے حکم سے فوج لیکر دیولیا کو گیا وہانکے ٹھاکرون سے لڑکر فتح پائی اور ہری سنگہ فرار ہو گیا مگر ہری سنگہ کی مان اپنے پوتہ پرتاب سنگہ کو لے کر رانا کے پاس آگئی رانا نے پرتاب سنگہ کو[3] اپنے مصاحبون مین داخل کیا اور فتح چند نے مہربان ہو کر اوس سے بتیس ہزار روپیہ معہ ایک مادہ فیل کے جرمانہ مین لیا[4] ان عمدہ خدمتون کے بجا لانے سے رانا کے دلمین فتح چند کی بہت کچھہ جگہہ ہوئی —

بعد ازان اکھے راج سردیہی کا راجہ رانا راج سنگہ کی مہربانیون اور حسن اخلاق سے خود بخود اوسکا مطیع و محکوم ہو گیا —

---

[1] بسارہ شاید کہ بالنسواڑے سے مراد ہے[2] یہان سمبت آگے پیچھے ہو گئے ہین —

[3] اغلب ہے کہ پرتاب گڈہ اسی پرتاب گڈہ کا بسایا ہوا ہو جو اب دیولیہ کی ریاست کا صدر مقام ہے —

[4] معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جرمانہ فتح سنگہ نے راوت ہری سنگہ سے لیا —

آٹھوان سرگ

رانا راج سنگہ کی ممالک غیر سے واپسی اور ڈونگرپور وغیرہ ملکون مین دست اندازی

ماہ جیٹھہ سمت ۱۷۱۴ مین رانا راج سنگہ کے ڈیرے چھاپنی ندی پر تھے پر کہ وہان یہہ خبر آئی کہ اورنگ زیب دہلی مین تخت نشین ہوا رانا راج سنگہ نے ارسنگہ کو تقریب تہنیت کے دلی کو بھیجا اوسنے وہان پہونچکر بادشاہ کو رانا کی پیشکش دی بادشاہ نے دونگرپور وغیرہ ملکونکا اختیار نامہ اور ہاتھی گھوڑے رانا کے واسطہ اوسکے حوالہ کئے پھر ارسنگہ دلی سے رخصت ہوکر اپنے وطن مین آیا اور جو لایا تھا وہ رانا کے نذر کیا ؎ —

اسی سال مین اورنگ زیب اور اوسکے حقیقی بھائی شجاع کے درمیان لڑائی قایم ہوئی رانا راج سنگ نے اورنگ زیب کی خوشنودی کے لیے اپنے بیٹے سردار سنگہ کو اورنگ زیب کے پاس بھیجا اوسنے اورنگ زیب کے روبرو لڑکر شجاع کو مغلوب کیا اورنگ زیب نے خوش ہوکر اس جانفشانی کے صلہ مین سردار سنگہ کو خلعت مع ہاتھی وغیرہ کے دیا جب سردار سنگہ رانا کے پاس آیا تو کچھہ بادشاہ سے لایا تھا رانا کی خدمتمین پیش کیا رانا نے

بوچھا پیچھے ندی کا حال معلوم ہوا شاید کہ جنیہل سے مراد ہے —

؎ جب اورنگ زیب نے اکبرآباد پہونچکر اپنے بڑے بھائی داراشکوہ پر فتح پائی اور خلقت اوسکی طرف رجوع ہونے لگی تو کنور لال سنگہ راج سنگہ رانا کا بیٹا اپنے باپ کیطرف سے مبارکباد کے لیے اورنگ زیب کے پاس حاضر ہوا اوسنے خلعت فاخرہ مع ایک عقد مروارید کنور لعل سنگہ کو دیا اور رانا کے لیے سرپیچ مرصع بھیجا اور کچھہ روز بعد سرپیچ اور مرصع طرہ کنور لعل سنگہ کو بھی عطا کیا بعد اورنگ زیب نے اراشکوہ کے تعاقب مین پنجاب کیطرف گیا کنور لعل سنگہ بھی ساتھہ تھا ماہ دجمہ ۱۶۶۰ مین ستلج ندی کے کنارہ پر رانا راج سنگہ کا منصب شش ہزاری شش ہزار سوار کا ہوگیا جسمین ایک ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ تھے اور دو کروڑ دام کا ملک عطا ہوا پھر شجاع کی لڑائی درپیش ہوئی کنور سنگہ اوسمین بھی موجود تھا اورنگ زیب نے شجاع پر فتح پاکر کنور لعل سنگہ کو موتیون کی مع وگہدگی کے دیا اور رخصت کیا۔ مرات العالم

دو کروڑ دام کے پانچ لاکھہ روپیہ ہوتے ہین معلوم نہین کہ یہ ملک ڈونگرپور اور بانسوارہ کا تھا یا علاوہ اسکے۔

اور جو باقی رہی اوسکو رانا کے سپاہیون نے خوب لوٹی اون کی جھپٹش سے بہت کچھ زمین پر بھی گر گئی تھی وہ گھوڑون کی ٹاپون سے چارون طرف اوڑی اوڑی پھرتی تھی ۔

اس لوٹ مین بہت سے مسلمان سے راجپوتون کے ساتھہ ہوکر خوب مال لوٹا تھا مگر راجپوتون نے مطلع ہوکر انھون سے چھین لیا مسلمانون نے رانا راج سنگھ سے فریاد کی چنانچہ رانا نے اونکی لوٹ راجپوتون سے اونکو واپس دلوادی ۔

پھر ٹونک بگر سانبھر لال مہوٹ چاٹسو کیڑی رنتھنبور فتح پور بیانہ اجمیر کو بھی رانا کی فوج نے تاخت و تاراج کیا اور ان شہرون کے رہنے والون سے خاطر خواہ تاوان لیا نے الجملہ جن جن مقامون پر رانا امر سنگھ نے دو دو پہر ٹھہر کر لوٹ مار کی تھی اون علاقون پر رانا راج سنگھ چار پہر ٹھہرا اور خوب دل کھولکر اونکو لوٹا اخیر چھاپنی ندی تک جاکر واپس چلا آیا ۔

اب ٹونک علیحدہ ریاست ہے سانبھر مین جے پور جودہ پور کا عمل ہے لال سوٹ چاٹسو رتھنبور مین جی کا راج اور اجمیر کیکیڑی فتح پور مین سرکار دولتمدار کی عملداری ہے + بیانہ بھرت پور کی ریاست مین شامل ہے مگر مین اونیارہ کا راو راجہ جو جے پور والہ کا بھائی ہے دخیل ہے ان دنون یہہ سب بادشاہی مکان تھے ان کو لوٹ کر رانا نے اپنے دلکا وہ غصہ نکالا ہوگا جو سبب غارت ہونے میواڑ کے شاہان دہلی کی فوجون سے پشت بہ پشت اوسکے دلمین چلا آتا تھا ۔

اب اس امر مین بحث کیجاتی ہے کہ رانا راج سنگھ یہ دراز دستی بادشاہی علاقونمین کس وقت مین واقع ہوئے اور اوس وقت دہلی کے سلطنت کا کیا حال تھا سو حساب کی رو سے ۱۰۶۶ھ جسمین رانا راج سنگھ نے چڑھائی اور حسابرت کی ۱۰۶۸ھ ہجری کے مطابق تھے اس سال مین شاہ جہان ایسا سخت بیمار ہوگیا تھا کہ تمام ہندوستان اوسکے مرنے کے خبر منتشر ہوگئی تھی داراشکوہ سلطنت کے امور کو انجام دیتا تھا اور مرزا شجاع اور مراد بخش اور اورنگ زیب داراشکوہ کے تینون بھائی داراشکوہ سے سلطنت چھیننے کے لئے اپنے اپنے مقامونسے روانہ ہوچکے تھے اور اونکے فتنہ و اشوب سے ہندوستان کا عام انتظام برہم اور سررشتہ امن و امان گم ہوگیا تھا پس ایسے وقت مین رانا راج سنگھ نے فرصت کو غنیمت سمجھا اور جو کچھہ کرنا تھا وہ کام کرلیا ۔

روانہ ہوا مانڈل گڈہ والون کو زیر کرکے اونسے نذرانہ کے بائیس ہزار اور بنہڑہ والون سے
۲۰۰۰۰
بیس ہزار اور شاہ پورہ والہ سے بائیس ہزار روپیہ لیے ۱؎ اور ٹوڈہ کے اوپر تین ہزار
۳۰۰۰
فوج بھیجی راے سنگہ وہان کے راجا نے ساٹھہ ہزار روپیہ جرمانہ کے دے ۲؎ اور
ایک سردار نے جاکر میرو پور بیرم دیو کو آگ مین جلا دیا پھر رانا کے لشکر نے مالپورہ ۳؎ کو نو
دن تک لوٹا یہان کی لوٹ مین علاوہ ہر قسم کے مال اسباب کے ہیرہ موتی وغیرہ
جواہرات اہل فوج کے بکثرت ہاتھہ آئے ۔ اس شہر مین لشکر اس افراط سے بھری تھی کہ
جہان تک بیوپاریون سے ہوسکا فوج کے ڈر سے کنوؤن اور تالابون مین ڈالدی

۱؎ ان تین علاقون مین تو رانا کے ہی جاگیر مزدا قربا جاگیر دار تھے مگر مانڈل گڈہ والون کی نسبت شبہ ہے ۔

۲؎ ٹوڈہ مین اگرچہ قدیم سے سولنکھی راجون کی چھوٹی سے ریاست تھی مگر ان دنون مین کچھہ مدت پہلے سے راے سنگہ
سیسودیہ متصرف تھا معلوم نہین کہ یہان کسوجہ سے اوسکی عملداری ہوگئی تھی جو کہ راے سنگہ سیسودیہ راجہ بھیم ولد راجہ
امر سنگہ کا بیٹا تھا اور راجہ بھیم نے شاہ جہان کو ایام نکبت مین ایسا ساتھہ دیا کہ جان سے بھی دریغ نکی اسواسطے چاہتا ہے کہ شاہ جہان نے بادشاہ ہوکر اوسکے بیٹے راے سنگہ کے ساتھہ یہہ سلوک کیا ہوگا اور ٹوڈہ اوسوقت ہندوستان کے
شہرون مین نہایت آباد اور پررونق تھا سر تامس رو صاحب بادشاہ فرنگ کے ایلچی نے جو جہانگیر کے عہد مین یہان آئے تھے
ٹوڈہ کا حال بڑی تعریف کے ساتھہ لکھا ہے ۔

جب کہ رانا نے اوسپر لشکر کشی کی تو راے سنگہ کچھہ دن پہلے نربدہ کے کنارے راجہ جسونت سنگہ راٹھوڑ کے ساتھہ جو
داراشکوہ کی طرف سے مالوہ کا صوبہ دار تھا اورنگ زیب سے شکست کھاکر اپنے وطن مین آگیا تھا یہ بات فارسی تاریخون سے
معلوم ہوتی ہے ۔ اب ٹوڈہ مین مہاراجہ جے پور کی عملداری ہے اور پہلے کے مانند آباد نہین ۔

۳؎ مالپورہ اول چھوٹی سی بستی تھی اسکو مالدیو پنوار نے اپنے نام پر بسائی تھی چند پشت تک اوسکی اولاد یہان حکومت
کرتی رہی پھر مسلمانون نے اونسے چھین لی جو کہ یہہ بستی بہت اچھی موقع پر تھی اس لئے فتح ہونے چنور کے اکبر کے عہد
مین وہان کی رعیت اور ساہوکار یہان آبسے اور الکمیت بعد رفتہ رفتہ آبادی کی کثرت سے مالپورہ بڑا شہر ہوگیا کہ ہر قسم کے
اشیا اور لوگون سے آباد اور رسم باسمی تھا اور دہلی کے بادشاہون کیطرف سے یہان عامل رہتا تھا مگر جب سے رانا راج سنگہ نے ٹوٹا
اوسکی رونق اور لطافت سب جاتی رہی اور بگڑتے بگڑتے ایسا خراب ہوگیا کہ اوسکے ہزارون کھنڈار و جڑے پڑے ہین یہہ احوال
جو مینے لکھا ہے وہانکے آدمیون سے سنا ہے اور اب یہان بھی مہاراجہ جی پور کی عملداری ہے ۔

سمت ۱۷۱۳ مین کاتک سودی کو اکلنگ مہادیوجی کے مندر مین رانا راج سنگہ نے بتیس تولہ بھر سونے ہاتھی دان کیا اور برہمانڈ کا بھی دان دیا —

سمت ۱۷۱۹ مین پوس سودی گیارس کو رانا نے اسمید جگ کرنے کی تیاری کی تھی مگر پنڈتون نے کہا کہ کلجگ مین اسمید جگ کرنا منع ہے اس لیے رانا نے وہ سفید سیاہ گوش گھوڑا جو جگ کے لیئے آیا تھا مع زین پوش زرین اور زیور جڑاؤ کے مدہ سودن بھٹ تیلنگ برہمن کو دان کر دیا اور چنور چھتری وغیرہ جو کچھ سامان اوس گھوڑے کے تیار ہوئے تھے وہ سب دے ڈالے برہمن نے اوس گھوڑے پر سوار ہو کر رانا کو اچھی اچھی دعائین دین اور جب وہ اپنے گھر کو جانے لگا تو رانا گھوڑے کی لگام پکڑ کر ستر ہ قدم اوسکو پہونچانے گیا بعدہ مدہ سودن کاشی جی مین جا بسا اور راجہ کے حق مین دعائین دیتا رہا وہ اس دان مین سب ملا کر ایک لاکھ ۲۹ ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے —

ساتوان سرگ

رانا راج سنگہ کی سواری اور فتوحات کے بیان مین

اس سرگ کے شروع مین رنچھوڑ بھٹ نے رانا کی سواری اور اوسکے لشکر کی آراستگی اور سوار پیادون کی شان شوکت اور نقارہ نوبت کی زور شور اور توپ بندوق بان وغیرہ آلات حرب کی تعریفین بڑی فصاحت بلاغت اور شاعرانہ تکلفات سے کی ہین —

*خلاصہ یہہ ہے کہ رانا راج سنگہ لشکر جمع کر کے سمت ۱۷۱۴ مین بیساکھہ سودی دسمین کو بڑی دھوم دھام کے ساتھہ اپنے ملک کے دورے کو اودے پور سے

*مصنف نے اکثر واقعات کو آگے پیچھے لکھا ہے چنانچہ چھٹے سرگ مین جو اسمید جگ کا ذکر بیان کیا تو وہان سمت ۱۷۱۹ لکھے اور ساتوان سرگ سمت ۱۷۱۴ سے شروع کیا

ہین پھر کیسے ہوگا مدہ سودن بھٹ نے کہا ای خان سنو دہلی کے بادشاہ کے لاکھہ سوار اور رانا کے بائیس ہزار پیدا کرنے والے نے برابر پیدا کیے ہین خان یہہ سنکر دلمین خفا ہوا پھر جے سنگہ اور خان نے کہا کہ رانا کو ہمارے ساتھہ چلکر بادشاہ کی ملازمت کرنا لازم ہے جب رانا راج سنگہ کو اس گفتگو سے اطلاع ہوئی تو اوسنے بادشاہ کو خوش کرنا مصلحت سمجھہ کر اپنے بیٹون کو بادشاہ کی ملازمت کے لئے بھیجا اور سلطان سنگہ رانا کا بڑا بیٹا شاہزادہ داراشکوہ کی معرفت شاہ جہان سے ملا*

پھر رانا راج سنگہ نے اپنی مان جنادی رانی کو چاندی کی تلا مین بیٹھائے اور ہاتھی کی قیمت خیرات کروائی اوسوقت روپ سنگہ راٹھوڑ مانڈل گڈہ مین تھا رانا نے اوسکے سر پر اگھوداس مہاجن کو مع فوج کے بھیجا جب وہ قریب پہونچا تو روپ سنگہ وہان سے بھاگ گیا**

---

*سیر المتاخرین مرات العالم مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۰۶۴ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۴ع موافق سمت ۱۷۱۱ مین شاہ جہان واسطے سیر اجمیر کے گیا وہان سنا کہ چتور کی قلعہ کی مرمت ہو رہی ہے جو کہ یہہ بات خلاف قرارداد تھی اور عہد جہانگیر بادشاہ مین جب کہ کرن سنگہ ولد رانا امر سنگہ نے ملازمت کی تھی تو یہہ بات ٹھہر گئی تھی کہ رانا امر سنگہ اور بعد اوس کے جو کوئی اوسکا جانشین ہو چتور کی مرمت اور درستی نکرے اس لئے جملۃ الملک سعد اللہ خان وزیر کو تیس ۳۰ ہزار سوار کے ساتھہ واسطے مسمار کر دینے قلعہ مذکور کے اوس طرف روانہ کیا اوس نے چودہ ۱۴ پندرہ ۱۵ دن کے عرصہ مین قلعہ مذکور کو گرا دیا اور رانا نے خبردار ہو کر داراشکوہ سے رجوعات کی بادشاہ نے داراشکوہ کے واسطہ سے اوسکی تقصیر عفو فرمائی ساختہ مولف راج پرستی نے قلعہ کا کچھہ ذکر نہ لکھا اور سب بات کچھہ مطابق ہے۔

**اوس زمانہ مین روپ سنگہ راٹھوڑ کشن گڈہ کا راجہ تھا مگر مانڈل گڈہ کے قلعہ مین اوس کا موجود ہونا بجز اس کے اور کسی طرح پر سمجھ مین نہین آتا کہ وہ بادشاہ کی طرف سے وہان کا حاکم ہوگا اور مانڈل گڈہ مین بادشاہی عملدارندے ہوگی

مزاین واس خواص دال ✣ —

اس رانا نے تخت نشینی سے پہلے ایام رای زادگی مین واسطے سیر ہر موسم کے سرب رت بلاس نامی ایک باغ لگایا تھا اور اوسکی باوڑی کا نام کھیشر نندی رکھا تھا اوس جگہہ وہ راجہ ہمیشہ عیش کیا کرتا تھا —

سمت ۱۶۷۱ پوس کے مہینے مین یہہ خبر پہونچی کہ شاہ جہان بادشاہ اجمیر مین آیا اور اوسکا وزیر سعد اللہ خان چتوڑ کی طرف روانہ ہوا ہے رانا راج سنگہہ نے مدہ سودن بھٹ کو واسطے سوال جواب کے اوس کے پاس بھیجا سعد اللہ خان نے اوسکو دیکھہ کر کہا کہ رانا نے اس غریب داس کو کیون بھیجا ہے اوسنے راے سنگہہ کیطرف متوجہہ کر کے جواب دیا کہ ایک تو رانا پرتاب سنگہہ کا بھائی سکت سنگہہ غریب تھا اور ایک میگہہ سنگہہ نامی راوت میواڑ مین غریب تھا اور یہہ بھی اون ہی غریبون کا کام تھا کہ دہلی کے دو بادشاہ آئے اونکو پناہ دیکر اپنے پاس رکھے اور پھر اپنے مالک بنائے خان نے کہا سچ ہے اور پوچھا کہ رانا کے سوار کس قدر ہین جواب دیا کہ بائیس ہزار ہین خان نے کہا کہ بادشاہ کے لاکھہ سوار

✣ راجون کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹا خواص یعنے حرم سے ہوتا ہے اوسکا نام سنگہہ کے اوپر نہین رکھتے ہمیشہ واس کا لفظ اوسکے نام کے ساتھہ لگا رہتا ہے تاکہ اوسکی اصلیت کی تمیز رہے —

یعنے دودہ کا دریا —

۱۶۷۳ کے مطابق سمت ۱۶۷۱ مین رانا راج سنگہہ کو شاہ جہان نے منصب پنجہزاری پنجہزار سوار اور خطاب رانا کا مرحمت کیا

افسوس ہے کہ اس مقام پر کاتب نے بڑا ظلم کیا ہے کئی اشلوک ایسے ناموزون اور غلط لکھے ہین کہ اونکا مطلب کسی طرح پر اچھی طرح حل نہین ہوا یعنے مدہ سودن بھٹ کا پہلا جواب ایسا مشکوک اور مہمل ہو گیا ہے کہ سمجھہ مین نہین آتا مگر ظاہرا اوسنے جہانگیر بادشاہ اور شاہ جہان بادشاہ کے اوپر یہہ طنز کی جو ایام بغاوت مین کچھہ کچھہ مدت رانا کے گھر مہمان رہگئے ہین شاہ جہان کا مہمان رہنا تو خود اسی کتاب سے ثابت ہے اور جہانگیر کی نسبت اگرچہ کچھہ نہین لکھا مگر عجب نہین کہ اوسنے اپنے باپ سے باغی ہو کر رانا سے سازش کر لی ہو گی اور وہ اوس وقت رانا کی مہم کے اوپر متعین بھی تھا —

رانا موصوف نے بھی بہت دان دئے تھے ۔

اسی برس مین بیساکھ سدی پونون کو رانا جگت سنگھ نے ایک مندر بنا کر اوسمین جگناتھ جی کی مورت استھاپن کی اور بارہ ہزار ساوہ گاؤ اور پانچ گانو جگناتھ جی کی نذر کئے اور مہادان و کلپ لتا دان اور برن اشوہاتھ برہمنون کو دئے اور مدہ سودن بھٹ کو گووُدان دیا اور کرشن بھٹ کو کو بھیڑ اگانو مع مرتن دسنو ہاتھ کے مرحمت کیا ۔ فقط اس سرگ کے اخیر مین یہہ لکھا ہے ۔

اودے سنگھ پرتاب سنگھ امر سنگھ کرن سنگھ جگت سنگھ راج سنگھ جے سنگھ جنھون نے راج سمندر تالاب کے نوچو کیا محل واقع برسُربل کے طاقون مین یہہ راج پرسستی جو اوس تالاب کی پرشٹھا مین رنچھوڑ رائے بھٹ نے تصنیف کی ہے سمت ۱۷۳۱ مین پھاگن سودی پورنماشی کو پتھرون پر کھود وادی ۔

ذکر رانا راج سنگھ چھٹا سرگ

سمت ۱۷۰۹ مین راج سنگھ نے چاندی کا تلا دان کیا اور پھاگن بدی دوج کو اپنی بہن کی شادی کرن سنگھ بھورٹھیہ کے بیٹے انوپ سنگھ کے ساتھ کر دی اوسکے ساتھ اکھے لز کیان اور اپنے خاندان کی دین ۔

سمت ۱۷۱۰ مین پوس بدی گیارس کو اندربھان پنوار کی بیٹی سدا کنوری سے جو رانا راج سنگھ کی رانی تھی کنور جے سنگھ پیدا ہوا علاوہ اس کے راج سنگھ کے یہہ اور بیٹے تھے بھیم سنگھ گجسنگھ سورج سنگھ اندر سنگھ بہادر سنگھ

ہرن اسو یعنے سونے کا گھوڑا ۔

رتن دسنو یعنے جڑاؤ گائے ۔

یہہ رانا شاہ شاہ جہان کا ہمعصر تھا اور اسنے جہانگیر بادشاہ کو بھی خوب دیکھا تھا چنانچہ رانا کرن سنگھ کے عہد مین کئے بار دہلی کو گیا تھا اور اکثر اوقات بادشاہی مہمات مین بے مصروف رہا اس نے سمت ۱۷۱۷ مین وفات پائی ۔

سمت ۶۹۹ مین رانی جانبوتی دوارکاجی کے درشنون کو گئی چنانچہ دیوالی کے اُتسپ
مین اوس نے رنچھوڑجی کی پرستش کی اور چاندی کی تلا کرکے برہمنون کو دی
اور بہت قسم کے دان دئے اوراسی رانی نے بدوناتھ گشائین کی دختر مسماۃ
بینی کو موضع آہر سے دوہل کی زمین دیکر اوس کے خاوندمدہ سودن بھٹ کے
نام پٹہ کردیا۔

مہارانا جگت سنگھ روزمسندنشینی سے ہرسال چاندی کی تلاکرتا تھا مگر سنہ
مین اسادہ بدی اماوس کو سورج گرہن ہوا اوسدن اوسنے امرکنٹک مین جاکر راجہ
ماندھاتا کے استھاپن کے ہوئے جوترلنگ مہادیوجی کی پوجا کی اور وہان سونے
کی تلا مین بیٹھکر تلادان کیا تب سے ہر برس سونے کی تلاکرتا تھا اور ہر سال
اپنی سالگرہ کے دن مہادان کرتا تھا جسمین یہہ چیزین ہوتی تھین سونے کا کلپ
برکھش سونے کی زمین سونے کی سالگرام سمندر سونے کا سیوجکر۔

سنہ رانی جانبوتی تیرتھون کو گئی کاتک کے مہینے مین ستھرا کی جاترا کی دیوالی
گوکل اور گوردھن ناتھ کی دیکھی اوران کوٹ بھی دیکھا کیا پھر کاتک سودی پورنماشی
کو سوردن گھاٹ پر گنگاجی کا اشنان کیا اور چاندی کی تلا کی بیکانیہ کے راجہ کرن سنگھ
کی بیٹی اور رام پورہ کے راجہ ہٹی سنگھ کی رانی امند کنور بائی نے بھی اپنی نانی جانبوتی
کے ساتھ تلا کی رنچھوڑ بھٹ کہتا ہے کہ اوس نے وہ تلادان اور آنا مہیشور کا دان
اپنے نانی کے روبرو بڑی خوشی سے مجھکو دیا تھا بعدہ رانی نے پربھاگ کاشی اور
اجودھیا کی زیارت کرکے وہان بھی تلادان کئے اور وہان سے لوٹکر اپنے گھر آگئی۔

پھر رانا جگت سنگھ نے اپنی رانی کے ساتھ بیٹھکر ایا مہیشور کا دان کیا اور
ہولف کی مان بیٹی اور باپ مدہ سودن کو دیا اسی طرح رانا امر سنگھ کی رانیون اور خود

کہ اور خاندان والون کی بہنیون کی شادی بیاہ کا اختیار بھی رانا ہی کو تھا اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ اوسنے
اپنے دختر کا بیاہ معہ پچاس پچاس خاندان کے لڑکیون کی ایک شخص کے ساتھ کردیا ہے اور کبھی اون لڑکیون
کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

وفات اپنے پدر بزرگوار کے مسند ایالت پر بیٹھا اوسکا مصاحب اکھے راج فوج لے کر دونگرپور کے اوپر گیا اور بجا راول کو شکست دیکر بھگایا اور اوسکی صندلی جہرو کے کوگرا کر تمام سامان لے آیا اور دونگرپور کو بھی خوب لوٹا اسی طرح رام سنگہ راٹھور مہارانا کے حکم سے دیولیہ کے طرف فوج لے کر گیا راوت جسونت سنگہ اور اوسکے بیٹے مان سنگہ کو مار کر بھگا دیا اور دیولیہ کو لوٹ لیا۔

سمت ۱۶۰۶ مین کاتک بدی دوج کو مہارانا جگت سنگہ کے ہان راج سنگہ پیدا ہوا اور ایک برس بعد ارسی پیدا ہوا انکی مان مرتبہ کے راٹھوڑ راجا کی بیٹی تھی جس کا نام جنا دیی موہن داس حرم سے پیدا ہوا۔

پھر رانا نے اکھے راج سروہی کے راجہ کو مغلوب کر کے تونگا والی[1] کو لے لی اور اوسکو مندم کرا کے اوسکے پتھرون اور مصالح سے اپنے یہان میر و مندر نام محل بنایا اور پیچھولا تالاب کے کنارے پر ایک عمارت بنائی جسکا نام موہن مندر رکھا۔

راجہ جگت سنگہ کا مصاحب بھاگ چند نامی فوج لے کر بانسواڑہ کو گیا وہان اوسوقت راول سمرسی مالک تھا سو شہر چھوڑ کر مع نوکر چاکرون کے پہاڑون مین چلا گیا اور وہانسے ہی صلح کا پیغام بھیجا آخر دو لاکھہ روپیہ جرمانہ کے اوسکے اوپر قرار پائی راول نے وہ روپیہ ادا کر کے آیندہ کے لیے دربار اودے پور کی زبردستی قبول کی۔

بعد اسکے رانا نے اپنی دختر کی شادی راو ستر سال والی بوندی کے بیٹے بہادر سنگہ سے کر دی اور اوسکے ساتھہ ستائیس[2] لڑکیان اپنے خاندان کی بھی دین[3] اور ایک لنگ مہادیو جی کے مندر کے اوپر سونے کا کلس اور سونے کی دھجا چڑہائی۔

یقین ہوتا ہے کہ رانا کرن سنگہ نے ارجن بائی اپنے بھائی کو اس موقع پر اوسکے ساتھہ کر دیا ہوگا۔

[1] تونگا والی سروہی مین کوی عمارت ہوگی۔

[2] واضح ہو کہ اول رانا لوگ اپنی دخترون کی شادی جے پور جودہ پور کے راجون کے ساتھہ کیا کرتے تھے مگر جب سے انھون نے بادشاہون کو بیٹیان دین تو رانا ون نے اونسے قطع تعلق کر دیا اور جب اونکی بیٹیان سیانے ہوتی تھین تو اونکا بیاہ کسی اشراف اور خاندانی راجپوت کے ساتھہ کر دیتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے

پر جاکر چاندی کی تلا کی تھی اور وہان کے برہمنون کو دندہیڑہ نام گانو جاگیر مین دیا تھا اور سونج کو لوٹی تھی پھر اکھے راج والی سروہے کو اپنا مطیع کیا اور جہان گیر بادشاہ سے اوسکا بیٹیا خورم بغاوت ہوکر رانا کے یہان پناہ گیر ہوا رانا نے اوسکو اپنا دوست کرکے رکھا اور جب جہانگیر بادشاہ جان بحق ہوا تو ارجن نامی اپنے بھائی کو ساتھہ کرکے اوسے دہلی مین پہونچا دیا کہ وہ وہان جاکر بادشاہ ہوا اور شاہ جہان نام رکھا*۔

مہارانا جگت سنگ

مہارانا جگت سنگہ متی بھادون سدی دوج سمت ۱۶۶۴ کو جسونت سنگہ راٹھوڑ کی بیٹی سے جسکا نام جابنوتی رانی تھا پیدا ہوا اور متی بیساکھہ سودی تیج سمت ۱۶۸۸ کو بعد

* شاہ جہان کا اپنے باپ سے بغاوت کرنا فی الواقع درست ہے مگر رانا کے یہان اوسکا پناہ گزین ہونا نہین معلوم کہ کس سال وسمت مین ہوا اگر مولف راج پرسستی سمت لکھدیتا تو وہ تحقیق ہوجاتا مگر یہہ ظاہر ہے کہ شاہ جہان سنہ ۱۰۳۰ ہجری مطابق سمت ۱۶۷۹ موافق سنہ ۱۶۲۲ء سے اپنے باپ کی وفات تک جو سنہ ۱۰۳۳ ہجری مطابق سمت ۱۶۸۳ موافق سنہ ۱۶۲۶ء مین واقع ہوی سات آٹھہ برس باغی رہا اور اسعرصہ مین کئی بار اوسکا ہندوستان سے دکن اور دکن سے ہندوستان کو آنا جانا ہوا عجب نہین کہ جو اثنائے سفر مین وہ رانا کے گھر ہو راستہ مین پڑتا ہے مہان رہ جایا کرتا ہو علاوہ اسکے رانا کا بھائی راجہ بھیم سنگہ اور بہت سیسودیہ سردار اوسکے مصیبت مین شریک تھے اور جیسا انھون نے بادشاہی لشکر کے مقابلون مین شاہ جہان کا ساتھہ دیا کسی نے نہ دیا۔

* توزک جہانگیری کے آخر مین لکھا ہے کہ جب جہانگیر بادشاہ کا انتقال ہوگیا تو شاہ جہان دکن سے واسطے تخت نشینی کے ہندوستان کو روانہ ہوا جب رانا کی عملداری مین مقام گوگھوندہ پر اوسکے ڈیرے ہوے تو رانا کرن سنگہ نے آکر ملازمت کی چونکہ شاہ جہان اول ہی سے اوس سے بہت خوش تھا اور اوسنے عہد شاہزادگی مین اوسکے باپ امرسنگہ سے اوسی مقام پر ملکر صلح قایم کی تھی اور اوسکے بھائی بھتیجون نے بھی ایام تکبت اور فلاکت مین اوس کا خوب ساتھہ دیا اس لیے شاہ جہان اوس سے نہایت اخلاص اور اخلاق کے ساتھہ پیش آیا اور خلعت گران بہا دیکر رخصت کیا اور آپ بھی ہندوستان کو کوچ کر گیا۔

اور وہان کی رعیت سے تاوان بھی لیا اوسکا بیٹا کرن سنگہ تھا اوسنے سرونج وندیہیڑہ وغیرہ مالوہ کے بہت سے ملکون کو تاخت وتاراج کرکے خراب کرڈالے تب جہانگیر کے حکم سے خورم نے رانا کے ساتھہ صلح کی موضع گوگھونڈہ مین رانا امرسنگہ اپنے قیام گاہ سے آیا اور خورم اودے پور سے غرض دونون سردارون نے بڑے تپاک سے ملاقات کی بعد ازان رانا امرسنگہ اودے پور مین جا بسا اور سکھہ چین سے راج کیا اسی خوشی مین ہولی نام اپنے گرو لکھشمی ناتھہ بھٹ کو جاگیر کے طور پر دیا اور بہت دان کئے ؎

مہارانا کرن سنگہ

بعدہ کرن سنگہ مسند نشین ہوا اس نے اوایل عمر مین گنگاجی کے سورون گھاٹ

؎ یہہ حال اکثر توزک جہانگیری سے ملتا ہے مولف راج پرستی کی تحریر بہت ہی مختصر ہے ہر بات کا ایسا خلاصہ کرکے لکھا ہے کہ سر اور پانو معلوم نہین ہوتے چنانچہ رانا امرسنگہ کا باوجود محصور ہونے کے مالپورہ وغیرہ کو لوٹنا اور کرن سنگہ کا مالوہ مین لوٹ مار کرنا اور پھر رانا کا خورم سے ملکر اودی پور مین جا بسنا یہ سب حال تفصیل طلب ہے اسمین بہت باتین ایسی ہین جنکی مطابقت تواریخ سے نہین ہوتی اونکی نسبت تو یہہ سمجھہ سکتے ہین کہ مورخون نے تاخیر اونکو نہ لکھے ہونگے باقی رانا اور خورم کے ملاقات کی مطابقت بخوبی ہوتی ہے نیازمند نے اس تمام حال کو بڑی شرح وبسط کے ساتھہ اپنی کتاب تاریخ میواڑ مین لکھا ہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد مصالحہ کے شاہزادہ خورم اودیپور وغیرہ رانا کے شہر اور قصبہ جو فتح کرلیے تھے اوسکو دیکر معہ کنور کرن سنگہ کے اجمیر کو روانہ ہوا اجمیر مین جہانگیر بادشاہ موجود تھا کرن سنگہ نے شاہزادہ کے ذریعہ سے اوسکی ملازمت کی بادشاہ نے کرن سنگہ کے حال پر عنایت کرکے اوسکو ایسی ایسی چیزین عنایت فرمائین کہ جس سے وہ بدل وجان بادشاہ کا خواہان ہوگیا اور بعد رخصت کے اپنے گھر آیا پھر کنور جگت سنگہ اوسکا بڑا بیٹا اجمیر مین بادشاہ کے پاس گیا بادشاہ نے اوسکو بہت عزت اور سرفرازی بخشی غرض کہ جب تک رانا امرسنگہ زندہ رہا اوسکے بیٹے اور پوتے کی آمدرفت اسیطرح گاہ بگاہ بادشاہ کے پاس ہوتی رہی آخر سنہ ۱۰۲۶ ہجری مطابق سمت ۱۶۷۴ موافق سنہ ۱۶۲۱ع مین رانا امرسنگہ نے بیس برس راج کرکے وفات پائی اور کرن سنگہ اوسکا بڑا بیٹا اوسکی جگہ مسند ریاست پر بیٹھا جہانگیر بادشاہ نے اوس کو ماتمی خلعت بھیجا۔

مین نے آپ کو سلام کرتے وقت اوسکی پگڑی سر سے اوتاری تاکہ اوسکی حرمت باقی رہے کیونکہ یہہ پگڑی جس سر کی ہو وہ کسی ہندو مسلمان کے آگے جھکتا نہین — یہہ رانا پرتاب سنگھ کی نیکنامیون کا ذکر ہے جو چوتھے سرگ مین لکھا گیا —

پانچوان سرگ

امر سنگھ بعد پرتاب سنگھ کے مسند نشین ہوا اسکی لڑائیون اور بیباکیون کا حال چوتھے سرگ مین لکھا گیا ہے بعدہٗ اوسنے عبداللہ خان سے بہت بڑی لڑائی کی پھر بادشاہی فوج نے چوبیس جگہہ تھانہ بٹھا کر رانا امر سنگھ کو گھیر لیا اوس حالت مین رانا نے بادشاہ کے ایک بڑے امیر قایم خان کو مارا اور اومٹ واڑہ مین جاکر مالپورہ لوٹ لیا

کتاب کو یہان تک سال سمت کی قید سے نہین لکھی اگر سال سمت کے اوپر ان واقعات کا مدار رکھتا تو کبھی غلطی مین نہین پڑتا —

اب رہی یہہ بات کہ جب جہانگیر بادشاہ کی چڑھائیان رانا پرتاب سنگھ کے وقت مین ہوئین تو رانا پرتاب اور امر سنگھ کی اون لڑائیون کو جو انھون نے سلطان سرم چغتہ وغیرہ سے کین کیا سمجھا جاے اس بارہ مین میری رائے ناقص تو یہہ قیاس لگاتی ہے کہ جو ان واقعات کو رانا پرتاب سنگھ سے منسوب کرین تو یہہ اوسوقت مین ہوئے کہ اکبر بادشاہ کی فوجین قبل از سنہ ہجری کے میواڑ مین آتی تھین اور سلطان سرم چغتہ جسکو دہلی کے بادشاہ کا چچا کر کے لکھا ہے نہین معلوم کون تھا کیونکہ اس قسم کا نام اکبر نامہ تزک جہانگیری وغیرہ مین نظر نہ آیا مگر اغلب ہے کہ کسی فوج کے چھوٹے افسرون مین سے کوئی ہوگا نام مین اوسکے بسبب تحریر ہی کے البتہ غلطی ہوگئی ہے اور اوسوقت جہانگیر کا بادشاہ ہونا جو مولف راج پرستی قرار دیتا ہے سراسر خطا ہے اور بالفرض والتسلیم اگر اوسوقت جہانگیر بادشاہ کا عہد تھا تو یہان رانا پرتاب سنگھ نہ تھا رانا امر سنگھ تھا پس بسبب ماجرا اوسکے ہی وقت مین ہوا مولف موصوف نے بھول کر اوسکی جگہ رانا پرتاب سنگھ کا نام سلطان پرویز کے بدلہ خورم کا نام لکھدیا کیونکہ خورم پرویز سے بہت عرصہ کے بعد آیا تھا عبداللہ خان جسکا نام راج پرستی کے مصنف نے آگے لکھا ہے خورم سے پہلے بادشاہی فوج کا افسر ہوکر میواڑ مین آیا تھا اس صورت مین سلطان سرم چغتہ پرویز یا خورم کے ساتھہ کوئی شخص ہوجسکو امر سنگھ نے مارا —

کے رانا اودیپور مین جا بسا اور وہ چوراسی بہادر سپاہی کوسی وغیرہ شہرون سے چلے گئے اوس عرصہ مین کوئی بھاٹ کہین سے آیا تھا اوسکو رانا پرتاب سنگہ نے اپنے بدن کی پوشاک مع پگڑی کے انعام کے ساتھہ دی تھی وہ بھاٹ بادشاہ کے پاس بھی گیا جسوقت کہ بادشاہ سے سامنا ہوا اوسنے اول وہ پگڑی اوتار کر ہاتھہ مین لے لی اور پھر بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے یہہ حال دیکھہ کر اوسکا سبب پوچھا اوس نے عرض کی کہ یہہ پگڑی رانا پرتاب کے سر کی ہے جسنے اپنا سر کسیکو نہین جھکایا اسواسطے

کا ہے علاوہ اسکے بھارت برشی کی ملحقہ فہرست مین اور راناؤن کے سنہ سال تو لکھے ہوئے ہین مگر رانا پرتاب سنگہ کا نام وہان بھی سنہ سے خالی ہے غرض ایسے ایسے وجوہات سے مجبکو ۱۰۰۴ ہجری کے مطابق سمت پیدا کرنے مین بڑی دقت ہوئی آخر مہینے شمسی قمری سنون کی تفاوت کو دریافت کر کے اور اوسکا حساب لگا کے یہہ بات حاصل کی کہ سمت ۱۶۴۳ مطابق ۱۰۰۴ ہجری کے تھے مگر پھر بھی بمزید احتیاط کے ایسے ذریعہ کی تلاش تھی کہ جس سے اسکی تصدیق ہو جاوے اوکسی طرح کا شبہ باقی نرہے سو خدا کی قدرت سے ایک معتبر فہرست بڑی جستجو کے بعد ہم پہونچے کہ جسمین اکثر راناؤن کے نام بقید سال سمت کے لکھے تھے رانا پرتاب سنگہ کی مسند نشینی کا سمت دیکھا گیا تو ۱۶۲۸ تھے اور رانا امر سنگہ کی مسند نشینی کا ۱۶۵۳ پس یہہ ہی سمت رانا پرتاب سنگہ کے انتقال کا ہے جو خلاف توقع ۱۰۰۴ سے مطابق ہو گیا اور یہہ بھی تحقیق ہوا کہ مولف نے جس قاعدہ کو مقرر کر کے یہہ حساب کیا تھا وہ قاعدہ کلیہ نکلا اور اوس اسی طرح بہت سے سمت بنائے اور اونکی تصدیق بخوبی ہو گئی اب یہہ ارادہ ہے کہ اس قاعدہ کے رو سے ایک جنتری ایسی بنائی جاوے کہ جس سے سنہ ہجری اور عیسوی اور ہندی بے دردسر کے معلوم ہو جایا کرین اور شائقین تواریخ کو ایک ملک کے واقعات سے دوسرے ملک کے واقعات کو مطابق کرنے مین از روے سنہ اور سمت کے کامل مدد پہونچے۔

پس اس حساب سے اکبر بادشاہ کا مرنا اور جہانگیر کا بادشاہ ہونا اور شاہزادہ پرویز کا میواڑ مین آنا سمت ۱۶۶۲ مطابق ۱۰۱۴ھ مین ہوا اور مہابت خان کی چڑہائی سمت ۱۶۶۷ مطابق ۱۰۱۸ھ مین اور شاہزادہ خرم کی لشکر کشی سمت ۱۶۷۰ مطابق ۱۰۲۱ھ مین اور رانا سے مصالحت سمت ۱۶۷۱ مطابق ۱۰۲۲ھ مین واقع ہوئی اسصورت مین یہہ واقعات رانا پرتاب سنگہ کی حیات مین کس طرح ہو سکتے ہین مولف راج پرستی نے اپنے

تب رانا پرتاب سنگھ نے کنور امر سنگھ کو اوسکے پاس روانہ کیا اوسنے دیکھہ کر کہا یہہ وہ
ہی جوان ہے جس نے میرے بھالا مارا تھا اور مین بہادر کے ہاتھہ سے مرکر اوس مقام
کو جاؤن گا کہ جہان تلوار کے مارے ہوئے جاتے ہین بعد رفع ہونے اس لڑائی

سنہ ۱۰۱۷ مین پھر جہانگیر نے ایک با استعداد فوج روانہ کی یہ فوج میواڑ مین چھہ سات برس برابر پڑی رہی
اول افسر اوسکا مہابت خان تھا بعد اوسکے عبداللہ خان ہوا پھر راجہ باسو جو تمام رد سائے پنجاب سے
معزز تھا افسر ہوکر آیا راجہ باسو نے اس مہم کے سر کرنے مین یہان تک تکدو کی کہ اپنی جان بھی کھو دی
تب ماہ محرم سنہ ۱۰۲۲ ہجری مین خود جہانگیر بادشاہ اجمیر مین آیا اور شاہزادہ خورم کو بارہ ہزار سوار کے ساتھہ
میواڑ مین بھیجا شاہزادہ نے جا بجا تھانہ بٹھا کر رانا امر سنگھ کا قافیہ ایسا تنگ کیا کہ وہ صلح کی درخواست
کر کے سنہ ۱۰۲۳ ہجری مین اوسکے پاس چلا آیا اور متاع عناد و فساد کا جنس کا اتحاد و دوستی کے ساتھہ مبادلہ کیا
دیکھو ان تحریرات کی رو سے جہانگیر کا تخت پر بیٹھنا رانا پرتاب سنگھ کی وفات سے دس برس بعد
اور شاہزادہ خورم کا میواڑ مین تعینات ہونا اٹھارہ برس کے بعد واقع ہوا اور اس عرصہ مین جو جو سانحہ
ملک میواڑ مین پیش آئے وہ سب رانا امر سنگھ کے عہد مین گذر گئے اور ان کتابون مین بھی ہر جگہہ
رانا امر سنگھ کا نام ہے خصوص توزک جہانگیری مین جہانگیر بادشاہ نے رانا پرتاب سنگھ کا نام ہے کہین
ایسے موقع پر نہ لکھا کہ جسے رانا مذکور کا اوسکے وقت تک زندہ رہنا ثابت ہووے پس ان واقعات کی رو سے
جو مسلسل اور ترتیب وار بیان کیے گئے ہین راج پرستی کے مذکورہ بالا تحریر غلطی کا گمان ہوتا ہے
اور حقیقت مین وہ غلط ہے رنچھوڑ بھٹ نے اس مقام کے اوپر منصب وقایع نگاری سے سہواً
یا قصداً بڑی خطا کی ہم اوسکے بیان کو ایک دوسری تحقیقات سے بھی غلط ثابت کر سکتے ہین جو بڑی
دشواری اور غور و فکر سے عمل مین آئی ہے یعنے اسبات کا معلوم اور ثابت کرنا کہ جب ابوالفضل کی
تحریر کے بموجب رانا پرتاب سنگھ کا انتقال ہجری سنہ مین ہوگیا تو اوسوقت ہندی سمت کیا تھے
جو کہ میرے پاس کوئی کتاب یا کوئی ذریعہ ایسا نہ تھا کہ جسے رانا پرتاب سنگھ کی وفات کا سمت بآسانی
معلوم ہوجاتا اور مولف راج پرستی نے خود کسیکی سال سمت نہ لکھے اور جو بعض انگریزی کتب یا اردو
تاریخون مین سنہ عیسوی کہین کہین اس بحث کے مفید مطلب پائے جاتے تھے تو اونپر اسوجہہ سے
یقین کامل نہوتا تھا کہ آیا یہ سنہ اوس سمت سے مطابق ہونگے یا نہین کہ جو رانا پرتاب سنگھ کی وفات

چغتہ کو جو بادشاہ دہلی کا چچا تھا ہاتھی پر سوار دیکھا (اسکا نام سیرم بھی لکھا ہے) وہ
رانا کے مقابل آیا رانا نے بھی مع دو سردار سولنکھی اور پڑہار کے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے
ہاتھی کے سر پر ایک بھالا مارا کہ ہاتھی اوس کے صدمہ سے گر گیا تب وہ سیرم چغتہ گھوڑے
کے اوپر سوار ہوا کنور امر سنگہ نے بڑہ کر اوسکے سر پر ایسا بھالا مارا کہ سر کو مع خود کے
چیر کر دوسری طرف نکل گیا امر سنگہ نے اوسکے نکالنے مین بہت زور کیا جب وہ نہ نکلا
تو رانا پرتاب سنگہ نے کہا کہ دشمن کو پانو سے داب کر بھالا کھینچ لے وہ یہہ سنکر بہت
خوش ہوا اور بھالے کے صدمے کو بھول کر امر سنگہ کی بہادری اور نیزہ افگنی پر آفرین
کرنے لگا جب امر سنگہ نے بھالا کھینچ کر نکال لیا تو وہ پھر اوٹھکر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مین
اوس شخص کو پھر دیکھنا چاہتا ہون پرتاب سنگہ نے اوسوقت مشارالیہ کے پاس امر سنگہ
کو تو نہ بھیجا اور کسی اور بہادر سوار کو بھیجدیا سیرم چغتہ نے کہا کہ اسکو نہ بھیجو اوسی آدمی کو بھیجو

اور جو اکبر نامہ تزک جہانگیری وغیرہ مین بابت واقعات میواڑ کے کہین کہین جو کچھ لکھا ہے وہ سراسر
برعکس اسکے ہے اوسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رانا پرتاب سنگہ کا مرنا اور امر سنگہ کا مسند نشین ہونا ۱۰۱۴
ہجری مین واقع ہوا اور ۱۰۱۳ مین اکبر بادشاہ نے شاہزادہ سلیم عرف جہانگیر بادشاہ اور راجہ مان سنگہ کو میواڑ کیطرف
واسطے مدافعت رانا امر سنگہ کے بھیجا جب سلطان سلیم اودیپور کے اوپر حملہ آور ہوا تو رانا امر سنگہ نے دوسرے
طرف نکلکر مالپورہ وغیرہ بہت سے بادشاہی علاقون کو لوٹ لیا تب سلطان سلیم نے ناتھو سنگہ وغیرہ امیرون
کو رانا کے تعاقب مین بھیجا رانا یہہ خبر سنکر پہاڑون کیطرف لوٹا اور اس بازگشت مین بادشاہی فوج پر
شبخون بھی مارا مگر کچھ فائدہ نہ اوٹھایا ناکام پہاڑون مین چلا گیا اور سلطان سلیم اپنے باپ سے باغی ہو کر مہاراجہ
مان سنگہ کی تجویز سے بنگالہ کی طرف روانہ ہوا۔

۱۰۱۴ھ مطابق ۱۶۰۵ء مطابق سمت ۱۶۶۲ مین جہانگیر بادشاہ بعد انتقال اکبر بادشاہ کے تخت پر بیٹھا اور اپنے
بیٹے سلطان پرویز کو بیس ہزار سوار دیکر اودیپور کی مہم پر روانہ کیا اور رانا شنکر رانا امر سنگہ کے چچا بھی جو کسی
وجہ سے آگرہ سے چلا آیا تھا اوسکے ساتھ دیکر بھیجا اور کہدیا کہ رانا امر سنگہ کو نکال کر رانا شنکر کو میواڑ کا حاکم
کردین القصہ چند روز تک شاہزادہ پرویز اور رانا امر سنگہ کے درمیان مین مجادلہ اور مقاتلہ رہا آخر باگھہ سنگہ ولد
رانا امر سنگہ کے حاضر ہو جانے پر صلح ہو گئی شاہزادہ اوسے لے کر آگرہ چلا گیا۔

بعد ازان شیخ جہانگیر دہلی مین تخت نشین ہوا اور واسطے لڑائی کے اودے پور کیطرف آیا اور اپنے بیٹے خورم کو واسطے فتح میواڑ کے چھوڑ گیا اوس نے پرتاب سنگہ کو ہر طرف سے گھیر لیا مگر پرتاب سنگہ چورانسی سپہ سالار کو لے کر دیویر کے کھاٹہ مین گیا وہان سلطان

بعد کوچ کر جانے امرائے مرقوم الصدر کے رانا پرتاب سنگہ نے پھر بادشاہی عاملون کو جو اوسکے علاقہ مین تھے مزاحمت پہونچائی اور اکثر پرگنہ وعلاقہ اون سے چھین لیے یہہ خبر سنکر اکبر بادشاہ نے پھر شہباز خانکو مع فوج روانہ کیا رانا پرتاب سنگہ نے ایک سخت لڑائی اوس سے کی اور بعدہ قریب ایک برس کے ہر منزل اور مقام پر وہ بادشاہی فوج کے ساتھ لڑتا رہا آخر شہباز خان نے جا بجا فوج بٹھا کر اوسکا ایسا قافیہ تنگ کر دیا کہ پھر وہ میدان سے کنارہ کر کے پہاڑون مین چلا گیا اور شہباز خان کچھ فوج میواڑ مین چھوڑ کر آگرہ کی طرف کوچ کر گیا تب رانا پرتاب سنگہ نے پھر پہاڑون سے سر نکال کر اپنا علاقہ سنبھالا اور بادشاہی فوج سے پھر چپقلش شروع کی بادشاہ نے اس دفعہ جگناتھ کچھواہہ راجہ مان سنگہ کے چچا کو بھیجا اوسنے یہان آکر چند روز رانا سے چھیڑ چھاڑ کی اور پھر گجرات کو چلا گیا ۔

بعد اوسکے اکبر بادشاہ نے میواڑ کو کوئی فوج نہ بھیجی اور وہ چودہ پندرہ برس برابر پنجاب مین مقیم رہا یہان رانا پرتاب سنگہ کی بن آئی اوس نے اولوالعزمی اور ہوشیاری کے ساتھ دشمن کے خرخشون سے فرصت پاکر بتدریج سب علاقہ اپنا بادشاہی عاملونسے چھڑا لیا اور پچھلے دنون مین جو جو نقصان ہوئے تھے اونکو رفع کر کے چین سے رہنے لگا اور شہر اودے پور کو بخوبی آباد کر کے اپنے باپ کے نام کو روشن کیا ۔

ابو الفضل اکبر نامہ مین لکھتا ہے کہ بہمن ۱۰۰۴ ہجری کو رانا پرتاب سنگہ کا روزگار سپری ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے بیٹے امر سنگہ نے زہر دیکر اوسکی لذت حیات کو سکرات ممات سے مبدل کی اور یہہ بھی مشہور ہے کہ ایک سخت کمان کے چلہ چڑہانے مین اوسکو سخت کوفت پہونچتی تھی ۔

راج پرستی کے مصنف کی تحریر سے یون واضح ہوتا ہے کہ رانا پرتاب سنگہ جہانگیر بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد تک زندہ تھا بلکہ اوسنے شاہزادہ خورم کے ساتھ لڑائی بھی کی جیسا کہ وہ اوپر لکھتا ہے ۔

اور خان خانان نے چیتوڑ فتح کرلی * ایک دفعہ موقع پاکر کنور امرسنگھ خان خانان کے قبایل کو گرفتار کرکے لے گیا مگر ان بہنوں کی طرح رکھکر چند روز کے بعد بعزت تمام واپس بھیجدیے خانخانان شیخ سلیم کو اوسکی ہمت اور جرات کے اوپر بڑا تعجب ہوا # —

رانا اودے پور کو خالی کرکے پہاڑون مین جا چھپا بادشاہ رانا کے تعاقب مین راجہ مان سنگھ اور اوسکے باپ بھگوان داس کو چھوڑکر مالوہ کی طرف چلا گیا — اتنے شیخو کا چھوڑ جانا ثابت نہین ہوتا اور یہہ نام اوس وقت جہانگیر کا تھا کیونکہ خود جہانگیر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر بادشاہ اوسکو شیخو بابا کہتے تھے دیکھو توزک جہانگیری کا آغاز —

سنہ ۹۸۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۷ع موافق سمت ۶۳ مین اکبر بادشاہ کی فوج نے جو سید کرد گی شہباز خان اور مرزا خان اور قاسم کے آئی رانا کی کومبھل میر کو فتح کرلیا اور اودے پور و گوگھونڈہ وغیرہ مقامون کو لوٹا اور ایک روایت سے رانا بھی کومبھل میر کے قلعہ مین بادشاہی فوج سے لڑکر بانسواڑہ کے پہاڑون مین چلا گیا —

* معلوم ہوتا ہے کہ اس رانا نے چیتوڑ مین بادشاہی عمل اٹھاکر اپنا دخل کرلیا تھا —

یہہ بات جو نقل کی ہے بہت کچھ قصہ طلب ہے اگرچہ مصنف کتاب نے نہین لکھا کہ رانا امرسنگھ خان خانان کے قبایل کھان سے پکڑ کرلیگیا تھا اور پھر کس مقام پر خانخانان کے پاس بھیجدیے مگر ایسا قیاس مین آتا ہے کہ سنہ ۶۳ مین جو مرزا خان اور قاسم خان میواڑ مین آئے تھے تو کسی مقام پر بسبب عدم احتیاط مرزا خان کے اوسکے قبایل کو امرسنگھ گرفتار کرلیگیا ہوگا یا مرزا خان کے قبایل اوس سے دور کسی ایسے موقع پر رہگئے ہونگے کہ جہان امرسنگھ کا بخوبی قابو تھا اگر یہہ مرزا خان وہی مرزا خان ہم خان کا بیٹا ہووے کہ جسکا خطاب خان خانان تھا تو یہہ رائے البتہ بہت صحیح پڑے گی — اور امرسنگھ کی جرات پر شیخ سلیم کے متعجب ہونے سے ہمکو بھی تعجب آتا ہے کیونکہ اوس وقت مین شیخ سلیم سے شاہزادہ جہانگیر کا میواڑ پر متعین ہونا کتب تواریخ کے خلاف ہے بعد اس واقعہ کے تو البتہ ایک دفعہ اوسکی چڑھائی میواڑ مین ہوئی سو وہ عہد رانا امرسنگھ کا تھا نہ رانا پرتاب سنگھ کا اس سے پایا جاتا ہے کہ یہان کچھہ غلطی ہوا ہے رانا پرتاب سنگھ کی وفات اور رانا امرسنگھ کی مسند نشینی مین تو البتہ بڑی غلطی ہے جسکا رفع کرنا آسان نہین جیسا کہ آیندہ لکھا جاے گا —

اوس بھائی سے فرمایا کہ جو تو نے میرے واسطہ اتنی جانفشانی کی ہے اس لیے مین مجھکو بلبہہ کا خطاب دیتا ہون اور یہہ ہی خطاب تیری اولاد کو بھی ملا کریگا بعد اوس کے اکبر بادشاہ یہان آیا اور رانا پرتاب سنگھ کو زور آور دیکھکر اپنے بیٹے شیخو کو چھوڑ آپ آگرہ چلا گیا شیخو

جے پور کے راجہ بادشاہ کو بیٹی دینے لگے تھے راجہ مان سنگھ کے شریک ہوکر کھانا نہ کھایا ہو اور عجب نہین کہ باتون باتون مین یہہ بات شکایتاً زبان پر آگئی ہوگی جسکی کینہ کشی کے لیے راجہ مان سنگھ بادشاہ کے یہان سے رانا کے استیصال کا بیڑہ اوٹھاکر لڑائی کو آیا ہووے اور راجہ مان سنگھ کا میواڑ پر لشکر کشی کرنا تواریخ مین لکھا ہی اسمین خواہ وہ خود اس امر کا سلسلہ جنبان ہوا ہو خواہ بادشاہ ہی نے اوسکو بھیجا ہو اور ابوالفضل یہہ بھی لکھتا ہے کہ آخر سنہ ۱۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۴ء موافق سمت ۱۶۳۱ مین اکبر بادشاہ نے اجمیر سے راجہ مان سنگھ کو میواڑ فتح کے لیے بھیجا جب وہ مقام گوگھونڈہ مین پہونچا تو رانا سے مقابلہ ہوا رانا کی فوج بادشاہی لشکر سے ایسی دل توڑ توڑکر لڑی کہ ویسی کبھی نہ لڑی تھی اگر اوس موقع پر یہہ مشہور نہ کیا جاتا کہ یہہ اکبر بادشاہ راجہ مان سنگھ کی مدد کو آپہونچا تو راجہ مان سنگھ کا معہ فوج کے کام تمام ہوگیا تھا مگر میواڑ کی فوج اس جھوٹی شہرت کو سچ سمجھ کر بہت ہار گئی اور بادشاہ کے نام سے اوسکی جمعیت بکھرنے لگی رانا پرتاب سنگھ طرح دیکر اوس کوہستان مین چلا گیا کہ جہان اودے سنگھ بھی چند روز رہا تھا ان دونون مین راجہ رام شاہ والی گوالیار رانا کے گھر مقیم تھا اوس لڑائی مین رانا کے ہمراہ غنیم سے لڑکر معہ بیٹون کے مردانگی کے ساتھ مارا گیا یہہ بات لکھنا بھی ضرور ہے کہ اوس وقت رانا کے فیلخانہ مین رام پرشاد نامی ہاتھی ایسا مشہور اور لاثانی تھا کہ اکبر بادشاہ نے اوسکی تعریف سنکر ایک مبارر انا سے طلب کیا تھا مگر رانا نے نہ بھیجا اس دفعہ جو رانا کے ہاتھیون اور بادشاہی ہاتھیونکی لڑائی ہوئی تو فیل رام پرشاد نے بادشاہی ہاتھیون کو زخمی کرکے اور بہت آدمیون کو مارکر بسبب مارے جانے فیلبان کے غنیم کے لشکر مین گرفتار ہوگیا۔

راج پرستی کے مؤلف نے اس لڑائی کا نتیجہ کچھہ نہین لکھا کہ آخر کو اوسکی فتح ہوئی اور نہ سال سمت درج کیا اور جو اکبر بادشاہ کا آنا لکھا ہے سو اوسی تصدیق اکبر نامہ سے یون ہوتی ہے کہ بعد چلے جانے راجہ مان سنگھ کے میواڑ سے رانا پرتاب سنگھ پہاڑون سے نکل آیا اور اپنے ملک کے اون حصون کی استرداد کی تدبیر کرنے لگا کہ جو بادشاہی تصرف مین تھے اور نراین داس والی ایڈر بھی اوس سے متفق ہوگیا اکبر بادشاہ یہہ خبر سنکر خود میواڑ مین گیا گوگھونڈہ کے مقام پر سردار اور ٹھاکر لوگ اوسکی ملازمت مین حاضر ہوئے

رانا پرتاب سنگھ

چونکہ درمیان رانا پرتاب سنگھ اور مہاراجہ مان سنگھ والی آمیر کے کھانے پینے کی تکرار پر رنج آگیا تھا اسواسطے مان سنگھ اکبر بادشاہ سے عرض کرکے رانا کے اوپر چڑھ آیا اور کھنائیر پر پہونچکر اوہ کوٹ پر رانا کی فوج سے مقابلہ ہوا لڑائی مین کنور امر سنگھ رانا کے بڑے بیٹے نے راجہ مان سنگھ کے ہاتھی پر بھالا مارا اور رانا پرتاب سنگھ نے بھی وہی حربہ کیا ان دونو بھائیون کے صدمہ سے راجہ مان سنگھ کا ہاتھی بھاگ گیا کچھ دیر بعد سکت سنگھ رانا کے حقیقی بھائی نے اوس سے کہا کہ آپ اپنے پچھاڑی کے نیلے گھوڑے پر سوار ہوجاؤ تو عین مصلحت ہے کس لیے کہ راجہ مان سنگھ کے آدمی آپ کی تلاش مین دوڑے چلے آتے ہین رانا پرتاب سنگھ اوس گھوڑے پر سوار ہوکر ایک طرف کھڑا ہوگیا اتنے مین راجہ مان سنگھ نے واسطے مقابلہ رانا کے دو مغل بھیجے اون مغلون سے سکت سنگھ اور پرتاب سنگھ دو دو جنگ کرنے لگے آخر سکت سنگھ نے دونون کو مارڈالا تب رانا نے فی الجملہ اکبر بادشاہ چتوڑ مین اپنا تھانہ بیٹھا کر آگرہ کو چلا گیا اور رانا اودی سنگھ نے پہاڑون سے نکلکر اودے پور مین نشست اختیار کی اور اسی بات کو غنیمت سمجھی کہ ساری میواڑ کی بلا چتوڑ پر ملی مگر دشمنون کی ترکتاز سے سب علاقہ اوسکا ویران ہوگیا تھا سمت ۱۶۲۸ مطابق سنہ ۱۵۷۱ع مین اودے سنگھ تئیس برس راج کرکے مرگیا اور رانا پرتاب سنگھ اوسکا جانشین ہوا۔

+ اکبر بادشاہ کی چڑھائی کا احوال اکبر نامہ سے نقل کیا

+ سنہ ۹۸۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۲ع موافق سمت ۱۶۲۹ مین اکبر بادشاہ نے مقام گجرات سے راجہ مان سنگھ کو میواڑ کی طرف بھیجا جب راجہ مان سنگھ ڈونگرپور کو فتح کرتا ہوا اودے پور کے قریب پہونچا تو رانا پیشوائی کرکے شہر مین لے گیا اور بادشاہ کا خلعت پہن کر بہت خوش ہوا اور راجہ کی دعوت کی ابوالفضل لکھتا ہے کہ وہ راجہ مان سنگھ کے ساتھ کچھ غدر کیا چاہتا تھا مگر راجہ کے خیرخواہون نے مطلع ہوکر اپنے آقا کو اوسکے شر سے بچا لیا مؤلف راج پرستی نے اس مقام پر بجز ان دو فقرون کے اور کچھ نہ لکھا کہ درمیان راجہ مان سنگھ اور رانا جی کے بوقت تناول کچھ رنج آگیا تھا اوسکے انتقام کے لیے راجہ بادشاہ کی فوج میواڑ پر چڑھا لایا تھا ان مجمل تحریرون سے یہہ بات نکلتی ہی کہ رانا نے اس حمیت سے کام

جاگیر کے دیا اور تلادان وغیرہ بہت کچھ دان کئے جیمل راٹھور اور فتا سیسودیہ اسکے ہی قلعہ دار تھے جو اکبر بادشاہ سے چترکوٹ دعرف چتوڑ مین لڑے تھے۔

صرف چھ برس کے قریب حکومت کی اسمین خواہ مکر راجیت کے ایام حکمرانی زیادہ ہون خواہ بن بیر کے انکے بعد ۱۵۴۱ء مطابق سمت ۱۵۹۸ مین رانا اودے سنگھ چتور کے راج گدی پر بیٹھا اور شہر اودے پور کو آباد کرکے وہان اپنی بود و باش اختیار کی اور چتوڑ کے قلعہ کو جو بہادر شاہ کی چڑھائیون سے مسمار ہوگیا تھا ترمیم کرکے واسطے پناہ روزبد کے آلات جنگ اور مردان کار سے بدستور معمور اور مضبوط رکھا۔ اسعرصہ مین اکبر بادشاہ نے تخت نشین ہوکر ہندوستان کی اکثر طوائف الملوکی کو جو اوسوقت مین موجود تھی دور کرکے اپنا تسلط اور اقتدار ایسا قایم کیا کہ دور دور کے لوگ اوسکے مطیع ہوگئے اور آمیر مارواڑ بیکانیر جیسلمیر ڈوتی کے راجون نے اوس کے دربار مین حاضر ہوکر بادشاہی خدمت بسر و چشم قبول کی مگر رانا اودیسنگھ نے باوجودیکہ اوسکی دولت اور شوکت اگلے رانا ؤن کے مانند نہ تھی تو بھی اپنے بزرگون کے عظم اور شکوہ باقی رکھنے کو اکبر بادشاہ کی ہرگز ایسی بندگی اور فرمانبرداری گوارا نکی کہ جیسے اور اوسکے ہمقوم راجہ اور ٹھاکر لوگ کرتے تھے اور نہ خود بادشاہ کی ملازمت کو گیا ہان جب اوسکا زیادہ زور دیکھا تو اپنے چھوٹے بیٹے سکت سنگھ کو بھیجدیا اکبر بادشاہ کو اگرچہ اول سے ہی اوسکی خودمختاری کی تاب نہ تھی مگر اب اور زیادہ تر اوسکی طرف سے دلمین خفا ہوا آخرکار ۹۷۴ھ ہجری مطابق ۱۵۶۷ء موافق سمت ۱۶۲۴ مین اوسنے چتوڑ کے اوپر لشکر کشی کی رانا اودیسنگھ چتوڑ کی حفاظت کے لیے جیمل راٹھور اور فتا سیسودیہ کو چھوڑکر آپ جنگلون اور پہاڑون مین چلا گیا اور ہر اکبر بادشاہ نے آکر اوس قلعہ کا محاصرہ کرلیا جیمل نے کئی مہینون تک اوسکا ایسا مقابلہ کیا کہ اوسکی فوج فتح سے مایوس ہوگئی ایک رات مہدلا ور راجپوت قلعہ کی فصیل پر کھڑا ہوا مورچون کا بندوبست کر رہا تھا اوسوقت اکبر بادشاہ کی نظر اوسپر جا پڑی فوراً بندوق اوٹھاکر ایسی گولی ماری کہ جیمل شست قضا کا نشانہ ہوگیا اوسکے مرتے ہی قلعہ کا انتظام بگڑ گیا ہر جگہ سے مورچہ اوٹھ گئے اور راجپوت لوگ زیست سے ناامید ہوکر اپنے عورتون کو مارنے اور جلانے لگے صبح ہوتی ہی اکبر بادشاہ کی فوج قلعہ مین گس گئی وہ راجپوت لوگ جو اپنے ننگ و ناموس کو برباد کرکے موت کے منتظر بیٹھے تھے اونکے مقابل ہوئے اور دو گھڑی پہر تک اون سے دل کھول کر لڑے کہ دشمن بھی اونکی ہمت اور مردانگی پر آفرین کرتے تھے

اپنی سرحد مقرر کی اوسکے بعد رانا رتن سی اور رانا رتن سی کے بعد رانا کبرا جیت میواڑ مین مسند
نشین ہوئے اونکے بعد رانا اودے سنگھ ہوا اوسنے شہر اودے پور کو آباد کیا اور اودے
سوگر تالاب بنوایا اوسکی پشت پناہی مین چیتو بھٹ اور لکشمی ناتھ بھٹ کو بھوڑواڑہ کا تعلقہ بطور

اور اوسکے ملک کے مورخ لکھتے ہین کہ اوسنے مالوہ اور دہلی کے لشکر کو اٹھارہ بار شکست دی اور ایک بڑے
حصہ مین اوسکی عملداری تھی —

رانا سانگا کے بعد رتن سی ۱۵۳۱ء مطابق ۹۳۸ھ مین گدی پر بیٹھا اور پانچ برس کے قریب راج کیا اوسوقت
مین گجرات کی مسند پر سلطان بہادر تھا جسنے اپنی چڑھائیون سے راجپوتانہ دکن مالوہ اور ہندوستان
مین ہل چل ڈال دی تھی اول اول تو ان دونون ہمسایہ تاجدارون کے درمیان مین اخلاص اور اتحاد قایم
رہا مگر چند روز کے بعد ہی وہ موافقت منافقت کے ساتھ مبدل ہوئی اور ایک دوسرے کے خون کا
پیاسا ہوگیا اس دشمنی کی بنا سلہدی راجپوت کا قضیہ تھا جو رانا سانگا کی مدد سے رای سین بھیلسہ مین
سارنگپور وغیرہ مکانات مالوہ پر متصرف ہوگیا تھا اور سلطان بہادر گجراتی اوسکو گرفتار کرنا چاہتا تھا اور
رانا رتن سی اوسکی حمایت کرتا تھا آخر اس جھگڑے نے یہان تک طول پکڑا کہ سلطان بہادر نے سلہدی
پر اور رانا رتن سی نے اوسپر لشکر کشی کی مگر سلطان بہادر نے لوٹ کر رانا کو ایک دو منزل پیچھے ہٹا دیا
اور سلہدی پر خاطر خواہ فتح پائی اس عرصہ مین رانا رتن سی راو سور جمل والی بوندی کے ہاتھ سے شکارگاہ
مین مارا گیا اور اوسکا بیٹا کبرا جیت ۱۵۳۶ء مطابق ۹۴۳ھ مین مسند نشین ہوا چند روز کے بعد سلطان
بہادر نے اوسپر فوجکشی کی اور چتوڑ کا محاصرہ کرلیا بعد سخت محاربات اور خونریزی کے وہ قلعہ بموجب
روایت ابو الفضل کے ۳ رمضان ۹۴۳ھ کو فتح ہوا اور رانی کرناوتی تین ہزار عورتون کے ساتھ آگ مین
جلکر ستی ہوگئی اور ۳۲ ہزار راجپوت زعفرانی پوشاک پہن کر لڑائی مین کام آئے خدا کی قدرت سے
اوسی سال مین بہادر گجراتی ہمایون بادشاہ سے مالوہ گجرات مین جابجا شکست کھاکر غربتون مین فرنگیون
کے پاس چلا گیا اور میواڑ والون نے اپنے علاقہ گجراتیون کے تخت سے نکال لیے کبرا جیت کو بعد
بن بیر نے ریاست پائی جسکا نام ہی راج پرستی کے مؤلف نے نہین لکھا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے
بہت تھوڑی مدت سلطنت کی اگرچہ بھارت برشی کے فہرست مین اوسکی مسند نشینی کے سن درج نہین مگر
رانا کبرا جیت کے سمت سے جو ۱۰۶۲ مطابق ۱۵۳۹ء مین جانا جاتا ہے کہ کبرا جیت اور بن بیر دونون نے

اور دو لاکھ فوج کے ساتھ دہلی کے بادشاہ بابر سے فتح پور کی لڑائی جیتی اور پیلی کھال تک †

کی راہ سے اوسکو مالوہ مین بھیجدیا اور اوسکے ملک مین کسی نوع کی طمع نہ کی بعد اس فتح کے سلطان مظفر گجراتی سے مقابلہ رہا اوسنے چندبار چیتوڑ پر یورش کی مگر رانا کی ہوشیاری اور زور آوری سے ہر دفعہ بے نیل مرام پھر گیا سنہ ۹۳۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۶ء موافق سمت ۱۵۸۳ مین ایسا اتفاق ہوا کہ رانا سانگا گجرات والون کا تعاقب کرتا ہوا وہان تک جا پہونچا کہ جہان سے احمد آباد بہت قریب رہگیا تھا آخر سلطان مظفر نے اوسسے صلح کرلی ۔ مارشمن ۔

† پیلی کھال یا پیلی ندی بیانہ کے قریب ہے ۔

تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ جب بابر بادشاہ نے سلطان ابراہیم کو لڑائی مین قتل کرکے دہلی کو فتح کرلی تو محمود خان سلطان سکندر لودی کا بیٹا جو ابراہیم کا رشتہ دار تھا ملک اور مال سے آوارہ ہوکر رانا سانگا کے پاس آیا اور واسطہ انتقام اپنے دشمن کے اوسسے مدد مانگی رانا اوس وقت اسی لایق تھا چنانچہ ایک بڑا لشکر جمع کرکے ہندوستان پر چڑھ گیا اور آگرہ کے قرب وجوار مین بابر بادشاہ کے لشکر کو شکست دی مگر پھر جب بابر بادشاہ نے بذات خود اوسسے مقابلہ کیا تو رانا سانگا کی فوج اوسکے توپ خانہ سے عمدہ برانہو سکی آخر شکست کھائی رانا سانگا پس پا ہوکر اپنے دیس مین چلا آیا یہ معرکہ سنہ ۹۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۷ء موافق سمت ۱۵۸۴ مین واقع ہوا ۔

بعدہ بابر بادشاہ نے چندیری کی اوپر چڑھائی کرکے میدنی راے والی چندیری کے اوپر فتح پائی اور وہان اپنا عمل دخل کرلیا جو کہ میدنی راے رانا سانگا کے قریبون مین سے تھا اس لیے اوس نے واسطے دعوا سے خون میدنی راے کے جو اوس لڑائی مین مارا گیا تھا پھر بابر کے اوپر لشکر کشی کی استعداد کی جب اس مہم عظیم کا سامان درست ہوگیا تو اوسنے چیتوڑ سے آگرہ کے قصد پر کوچ کیا مگر اوسکی عمر نے وفا نہ کی ایرچ مین پہونچکر دفعتاً ایسا بیمار ہوا کہ اوس بیماری سے اوسکی جان نے عالم مسافرت مین دنیا سے رحلت کی ۔

فی الجملہ رانا سانگا بہ ۱۰۴ ہزار سپاہی اور راجپوتانہ مین اوس وقت عجب شان اور شوکت کا سردار تھا اوسکے وقت مین میواڑ کی سرزمین خوب آباد اور رعیت وہان کی نہایت شاد تھی اسی ہزار سوار اور سات بڑے راجہ اور ایک سو تیرہ چھوٹے رئیس اور پانسو جنگی ہاتھی اوسکے ساتھ لڑائی کو جایا کرتے تھے

بعد کو بھارانا کے راے مل ہوا اور اوسکے بعد رانا سنگھ ام سنگھ چیتوڑ کی مسند پر بیٹھا

فتح پائی یعنے دونو لشکر واپس لوٹ گئے مگر مرات سکندری والا اپنے تاریخ گجرات مین لکھتا ہے کہ دونو بادشاہون کا عہدنامہ سنہ ۸۶۱ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۷ء موافق سمت ۱۵۱۴ مین زمانہ سبوق الذکر سے سترہ برس کے بعد ہوا اور رانا نے دونو بادشاہون سے صلح کرلی اگر اس اختلاف کو چھوڑ کر بقول مارشمن صاحب کے راجپوت مورخ اور ابوالفضل کی تحریر کو مانو تو رانا نے فتح کامل پائی اور اوس فتح کی یادداشت کے لیے چیتوڑ مین بڑی اونچی جگہہ ہر ایک ستون بنوایا جو شہر کے بیچ مین نہایت موزون مکان تھا اور اس ستون کی تیاری مین دس برس گذرے تھے بعد اسمے کہ مین بھی گجرات اور مالوہ کے بادشاہون کے ساتھہ اکثر صف آرائی رہی — کونبھلمیر کا قلعہ جو اوسوقت مین بڑا متین تھا اسی رانا کا تعمیر کرایا ہوا ہے —

جغرافیہ جام جہان نما کی چوتھی جلد سے جہان میواڑ کا ذکر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میران بائی جو علم تصوف اور فقیری مین ایک کاملہ عورت ہوگذری ہے اسی رانا کی رانی تھی —

چونکہ کونبھا کو اوسکے بیٹے نے مارڈالا تھا اس لیے راناؤن کے نسب نامہ مین اوس ناخلف کا نام تاریخ لکھنے والے نے نہین لکھا مگر اوس کا گناہ چھپانے سے اور ظاہر ہوگیا فقط تاریخ مارشمن معلوم ہوتا ہے کہ وہ نالایق پدرکش اودا ہے جسکا نام مولف راج پرستی نے کہ یہہ بھی ایک اوس خاندان کا مورخ ہے اپنی کتاب مین نہین لکھا اور بھارت برشی کی فہرست مین رانا کونبھا کے بعد موجود ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے سنہ ۱۴۶۹ء سے لے کر سنہ ۱۵۰۲ء مطابق سمت ۱۵۰۱ تک پانچ برس کے قریب راج کیا اوسکے بعد راے مل مسند نشین ہوا اسنے سنہ ۱۵۰۳ء مطابق سمت ۱۵۶۰ تک راج کیا اسکے اخیر وقت مین ایک دفعہ سنہ ۹۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۰۳ء موافق سمت ۱۵۶۰ مین سلطان ناصرالدین والے مندو نے چیتور پر چڑھائی کی رانا نے اوس سے صلح کرلی اوسکے بعد سانگا رانا سال مذکور مین چیتور کی گدی بیٹھا جو اوپر اولوالعزمی اور علوہمتی اور نام آوری مین رانا کونبھا سے بہت بڑہ کر تھا اوسنے مالوہ اور گجرات کے بادشاہون سے بڑی بڑی لڑائیان کین اور ایک لڑائی مین جو بموجب تحریر مارشمن کے سنہ ۱۵۱۹ء مطابق سمت ۱۵۷۶ موافق سنہ ۹۲۵ ہجری مین ہوئی تھی سلطان محمود والی مالوہ کو شکست دیکر گرفتار کرلیا اور پھر بغیر حاصل کرنے کسی غرض کے محض جوانمردی اور علوحوصلگی

رکھدی تھی لڑائی کے بعد جب اوسکو وہان ڈھونڈھی تو نہ ملی اس لئے رانا ارسی نے بجاے اوسکے
چوملکی سیاہ مورت قایم کی ـ

اسکے بعد جیسنگھ رانا اور اوسکے بعد لاکھا جی اور لاکھا جی کے بعد موکل سے رانا مسند نشین ہوا
اوسکا ایک بھائی باگھ سنگھ نامی تھا سو رانا نے اوسکے نام سے ناگدہ مین باگھلا تالاب
تیار کرا کے اوسپر سنگ مرمر کا تر پولیہ بنوایا اور ایک لنگ مہادیو جی کے مندر کا
ہر کونہ بھی تعمیر کرایا بعدہ یہہ رانا دوارکا جی کے تیرتھ کو گیا اور وہان سے سنکھ اودھار
کے جاترا کی اوس مقام پر اوسکی رانی ایک سدہ یعنے درویش کامل کی توجہ سے حاملہ ہوئی
اور اوس سے کونبھہ کرن نامی بیٹا پیدا ہوا جسکے سر سے گنگا جی کا جل چوتا تھا موکل سی کے
بعد وہ مسند پر بیٹھا اور کونبھل میر بسایا +ـ

+ رانا ؤن کے خاندان مین کونبھا رانا بھی ایسا بہادر اور نامی راجہ ہوگذرا ہے کہ اوسکی لڑائیون اور
بہادریون کے حالات متعدد کتب تواریخ مین موجود ہین مولف نے اس فرمانروا رانا کے واقعات جہان
تک کتب متفرقہ مین ملے اپنے کتاب تاریخ میواڑ مین جمع کئے ہین اب اس مقام پر اوسکا کسیقدر ذکر خیر
لکھنا مناسب سمجھہ کر بطور نمونہ کے کچھہ کچھہ لکھتا ہون ـ

واضح ہو کہ یہہ رانا ۱۴۱۹ء مطابق سمت ۱۴۷۶ مین مسند نشین ہوا تھا اور ۱۴۶۹ء مطابق سمت ۱۵۲۶ مین
پچاس برس سلطنت کر کے اپنے بیٹے کے ہاتھہ سے مارا گیا اوسکو اپنے پڑوسے گجرات اور مالوہ کے
بادشاہون سے تمام عمر مقابلہ رہا اور اکثر معرکون مین اوسنے اپنے غنیمون پر خوب خوب فتح پائی
ایک دفعہ ایسا ہوا کہ محمود شاہ والی مالوہ اور قطب الدین سلطان گجرات دونو باہم متفق ہو کر واسطے استیصال
رانا کو نبھا کے چیتور پر چڑھہ آئے دلاور رانا نے اوس متفقہ لشکر کا مقابلہ ایک لاکھہ پیادون کے ساتھہ
مالوہ کی سرحد مین کیا اور اونکو سب طرح پر شکست دیکر محمود خلجی مالوہ والے کو پکڑ لایا اور پھر برا ؤ فیاضی
کے اوسکو صرف چھوڑ ہی نہین دیا بلکہ اوسکو بہت مدد اور دولت بھی دی اس واردات کی تاریخ
مین بڑا اختلاف ہے راجپوت مورخ اور ابوالفضل جو رانا کا فتح یاب ہونا لکھتے ہین کہتے ہین کہ یہ
معرکہ سمت ۱۴۹۷ مطابق ۱۴۴۰ء مین ہوا اور علی محمد خان مولف تاریخ گجرات اور مورخ تاریخ
فرشتہ یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ لڑائی ۱۴۵۴ء مطابق سمت ۱۹۱۱ مین واقع ہوی اور کسی نے خاطر خواہ

لشکر لے کر چتور پر چڑہ آیا لکھشم سنگہ نے اوس سے لڑائی کی اور مع بارہ بھائی اور سات بیٹوں کے اوس معرکہ مین کام آیا بعدہ اوسکا پوتا اجیسے کا بیٹا اریسی جو زندہ رہگیا تھا گدی پر بیٹھا ہوا اوس لڑائی مین غنیمون کے ڈر سے اکلنگ مہادیو جی کی بلور ہی مورت اندر سرودر تالاب مین

مرزا فی پدماوت کا قصہ اور اوسپر علاوالدین خلجی کا فریفتہ ہوکر چتور پر چڑہ آنا اور رانا سے لڑائی کرنا تمام ہندوستان مین مشہور ہے مگر رانا کے نام مین ویسا ہی اختلاف چلا جاتا ہے ابوالفضل وغیرہ مسلمان مورخ تو اوسکا نام رتن سین لکھتے ہین اور انگریزی مورخ خصوص مارشمن نے اوسکو رانا بھیم کرکے لکھا ہے اور مولف راج پرستی اگرچہ اوسکا نام رتن ہے لکھتا ہے لیکن اوسکو چتور کا راجا نہین بتاتا اوسکی روایت کے بموجب اوسکا بھائی لکھشم سنگہ رانا تھا اور بھارت برشی کی فہرست مین بھی یہہ ہی نام لکھا ہے بھیم کا نام نہین اس صورت مین عجب نہین کہ بھیم اوسکا دوسرا نام ہو اور تواریخ فارسی مین لکھا ہے کہ علاوالدین بعد اوسکے کہ رانا رتن سین لڑائی مین مارا گیا چتور کی ایالت مالدیو جوہان حاکم جالور کو دے آیا تھا مگر اوس سے وہ ملک آباد اور رعیت وہان کی خلیع اور منقاد نہوے تب اوسنے لاچار ہوکر ہمیر ولد رانا رتن کو جو پہاڑون مین تھا بلوایا اور اپنی بیٹی دیکر رعیت کی استمالت پر مقرر کیا اوس کے ذریعہ سے وہ ملک پھر آباد ہوا اور ہمیر بعد انتقال مالدیو کے اپنے ملک کا مالک ہوگیا اور جب علاوالدین خلجی مرگیا تو اوسنے خودمختار ہوکر اپنی ریاست کو بڑی وسعت دی چنانچہ بموجب روایت مارشمن کے اوسوقت رانا ہمیر کے سوا اور ہندوستان مین کوئی خودمختار راجہ نہ تھا اور چتور کی ریاست جسکو علاوالدین نے خاک مین ملادی تھی اس راجہ کے عدل و انتظام سے طاقت ور ہوکر دو سو برس تک ترقی باقی رہی - انتہی راج پرستی مین ہمیر کا نام ہی درج نہین اور بھارت برشی کی فہرست مین بعد اجے سنگہ کے ہمیر کا نام لکھا ہے اور مولف راج پرستی ارسی رانا کو لکھشم سنگہ کا پوتا بیان کرکے اوسکا جانشین قرار دیتا ہے اس طرح پر اختلاف مین یہہ بات تحقیق نہین ہوتی کہ آیا رانا ہمیر یہہ ہے اجے سے یا ارسی ہے یا کوئی شخص علاوہ انکے تھا اور وہ رتن سی کی اولاد مین تھا یا لکھشم سنگہ کی اولاد مین خیر کچھہ ہی ہو مگر ہم یہہ یقیناً کہہ سکتے ہین کہ رانا ہمیر اوسوقت مین بڑا نامی شخص تھا اور اوسکا خودمختار ہونا تاریخ الفنسٹن سے بھی ثابت ہوتا ہے دیکھو تاریخ الفنسٹن صفحہ ۶۴۸ -

چوتھا سرگ

۱ سری رلہے رانا	۸ بھوم سنگہ رانا	۱۵ کونبھا رانا
۲ نرپت رانا	۹ جی سنگہ رانا	۱۶ رامی مل رانا
۳ جسکرن رانا	۱۰ لکھشم سنگہ رانا	۱۷ سنگہرام سنگہ رانا
۴ ناگپال رانا	۱۱ ارسی رانا*	۱۸ رتن سنگہ رانا
۵ پن بال رانا	۱۲ جیتیر سنگہ رانا	۱۹ اکبر ماجیت رانا
۶ ہرتھی مل رانا	۱۳ لاکھا رانا	۲۰ اودی سنگہ رانا
۷ بھون سنگہ رانا	۱۴ موکل سی رانا	۲۱ ہرتاب سنگہ رانا

رانا لکھشم سنگہ کا گڈہ مندلیک خطاب تھا اوسکے چھوٹے بھائی رتن سے کی رانی پدمنی تھی دہلی کے بادشاہ علاوالدین سنے اوس سے مانگی مگر اوسنے صاف انکار کیا تب علاوالدین

بقیہ فہرست بھارت برسی

۱ رپ ولد کرن	۷ موکل جے	۱۲ رتنا سنہ ۱۵۳۰ء
۲ لکھشمن سنگہ	۸ کونبھا	۱۳ اکبر ماجیت سنہ ۱۵۳۹ء
۳ اجی سنگہ	۹ اودا	۱۴ ابن عمیر
۴ ہمیر	۱۰ رای مل	۱۵ اودے سنگہ سنہ ۱۵۴۱ء
۵ کھل سنگہ	۱۱ سانگا سنہ ۱۵۱۰ء	۱۶ ہرتاب
۶ لکھشن گنا		

* جاگیرداروں کی فہرست مین ارسی کا نام اجی سنگہ لکھا ہے اور اوسکی مسند نشینی کے ۱۳۰۵ء بکرمی ہین جسکی انگریزی سنہ پورے تیرہ سو ۱۳۰۰ ہوئے اور انگریزی مورخون نے علاوالدین کی چتور پر چڑہائی ۱۳۰۳ء مین قرار دی ہے اور راجے سنگہ یا ارسی بعد اوس معرکہ کے مسند نشین ہوا تو اس حساب سے سنون مین تین چار برس کا تفاوت رہتا ہے ۔

مگر اوسکے ہمرائیون کے ہاتھ سے بارہ زخم کھاکر مر گیا یہہ سب حال رایسا نامی بھاشا پوتھی مین مفصل لکھا ہے ٭ —

اسکا بیٹا کرن راول تھا اوسکے دو بیٹے ہوئے بڑا ماہی راول جو دونگرپور مین مسند نشین ہوا دونگرپور کے راول اوسکی اولاد مین ہین ‡ —

چھوٹا راہی جو اپنے باپ کے کہنے سے موکل سے رانا والی منڈور کے اوپر چڑھائی کرنے کی فکر مین رہتا تھا آخر ایکدن سرسل نامی بنّی دال برہمن کے کہنے سے جو شگونون کا علم خوب جانتا تھا منڈور کی طرف کوچ کر گیا اور موکل سے رانا کو لڑائی مین مغلوب کرکے اپنے باپ کے پاس لے آیا راول کرن نے اوسکے نام سے رانا کا خطاب دور کرکے اپنے بیٹے راہی کو بخشا اور موکل سے کوجزا جاگیداری پر مستعد کرکے چھوڑ دیا اوسدن سے راہی اور اوسکی اولاد کو رانا کہنے لگے۔ تمام ہوا تیسرا سرگ اسکے آخر مین بنچھوڑ بھٹ نے پھر اپنا نسب نامہ لکھا ہے —

اوسکے دیس کے لوگون کے دلمین مسلمانون سے لڑتے وقت اوسکا نام لینے سے بہادری اور دلاوری پیدا ہوتی تھی کہتے ہین کہ کمان نے برہمنون کے کہنے سے اپنے بیٹے کو مسند نشین کرکے راج سپرد کر دیا مگر بعد کو واپس لے لیا کیونکہ برہمنون کے کہنے مین کچھ فریب معلوم ہوا تھا اسلیے بہتیرون کو مروا ڈالا اور باقیماندونکے خاندان کو خراب کرنا چاہا آخر اوسکے بیٹے نے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے باپ کے ستانے والون سے اپنے دلی بغض کا انتقام اوس سے لیا۔

٭ سرداران میواڑ کی فہرست مین جو درج خاتمہ کی گئی ہے ایسا لکھا ہے کہ مہاراول سمر سنگہ ۱۱۷۶ مین گدی پر بیٹھا تھا اور اوسکا دوسرا بھای کوم کرن نامی نیپال مین جاکر مسند نشین ہوا جسکی اولاد آجتک نیپال مین خود مختار مالک چلی جاتی ہے اگرچہ یہہ فہرست اوس فہرست کی نقل ہے جو اودیپور کے دربار سے ۱۹۱۱ مین تیار ہوکر سر ہنری لارنس صاحب ریذیڈنٹ راجپوتانہ کی خدمت مین بھیجی گئی تھی مگر اسمین سنون کی بڑی غلطی ہوتی ہے کیونکہ راج پرستی مین اوپر لکھا ہے کہ یہہ راول سمر سنگہ پرتھی راج کے ساتھ شہاب الدین سے لڑکر مارا گیا یہہ معرکہ ۱۱۹۲ء مطابق سمت ۱۲۴۹ مین ہوا تھا اس صورت مین کس طرح ہوسکتا ہے کہ وہ اکیسو پینتیس برس قبل از جنگ مسند نشین ہوا اگر اوسکے مسند نشینے کے سمت ۱۳۰۶ ہون عجب نہین —

‡ دونگرپور ایک علیحدہ ریاست راجپوتانہ کی رزیڈنسی مین ہے —

راول سمر سنگہ کو مہا راجہ پرتھی راج والی دہلی کی بہن پرتھا نامی بیاہی تھی اس قرابت سے راول سمر سنگہ بارہ ہزار جوانون کو لے کر اوس لڑائی مین راجہ پرتھی راج جوہان کی مدد کو گیا تھا جو اوس سے اور غزنین کے بادشاہ شہاب الدین غوری سے ہوئی تھی راول نے عین معرکہ مین شہاب الدین غوری کو اپنی قوت بازو سے پکڑ لیا تھا

۱ بپا	۱۳ بیر سنگہ
۱ گوہل	۱۴ پے سنگہ
۲ بھوج	۱۵ ورسنگہ
۳ کال بھوج	۱۶ بکرم سنگہ سنہ ۱۲ء
۴ بھرتری بھٹ	۱۷ سامنت سنگہ
۵ سمہایکا	۱۸ کمار سنگہ
۶ کھمان	۱۹ شمن سنگہ
۷ آلات	۲۰ پدم سنگہ
۸ نرباہن سنہ ۹۶۸ء	۲۱ جیتیر سنگہ
۹ سکت برم	۲۲ تیج سنگہ سنہ ۱۱ء
۱۰ سیج برم	۲۳ سمر سنگہ
۱۱ نرپ برم	۲۴ کرن سنگہ
۱۲ کیرت برم	

ان دونون سنہون مین یہ غلطی معلوم ہوتی ہے

اوس فہرست مین باپا کے بعد سے کرن تک ۲۵ نمبر مین کھمان راول نے سنہ ۸۱۲ء مطابق سمت ۸۶۹ سے لیکر سنہ ۸۳۶ء تک راج کیا اوسکو مسلمانون کے ایک بڑے جنگی لشکر سے جسکا سپہ سالار مسمی محمود والی خراسان کہلاتا ہے اور مارشمن کے نزدیک وہ ہارون رشید کا بیٹا مامون رشید ہے جو اپنے باپ کی نیابت مین خراسان کا حاکم تھا اپنی طاقت کا امتحان کرنا پڑا اور اون راجاؤن کی مدد سے جو اوسکی رفاقت مین حاضر ہوئے تھے غنیم سے صف جنگ مقابلہ کرکے چوبیس مرتبہ اوسکو شکست دی ان فتحون کے ذریعہ سے کھمان کی نیکنامی اور مردانگی کی شہرت ایسی دور دور پھیل گئی کہ بہت برسون تک

جو راجہ اوسکی نسل سے ہوئے اونکے نام ذیل مین لکھے ہین +

۱ کھمان راول	۱۳ اتیم راول
۲ گوبند راول	۱۴ بھرون راول
۳ مہندر راول	۱۵ اسری پنج راول
۴ آپور راول	۱۶ اکرناوت راول
۵ سنکھ برما راول	۱۷ بھاوسنگہ راول
۶ سکت کمار راول	۱۸ اگاتر سنگہ راول
۷ سالباہن راول	۱۹ ہنسراج راول
۸ نرباہن راول	۲۰ سومیہ لوک راول
۹ انبا پرشاد راول	۲۱ رن مل راول
۱۰ کیرت برما راول	۲۲ بیر سنگہ راول
۱۱ نر برما راول	۲۳ تیج سنگہ راول
۱۲ نرپت راول	۲۴ سمر سنگہ راول
	۲۵ کرن سنگہ راول

+ اس فہرست کو اوس فہرست کے ساتھ جو بھارت برشی کے آخر مین لکھی ہے مطابق کرنے سے نامون کا ایسا کچھ تفاوت اور اولٹ پھیر ظاہر ہوتا ہے کہ جو کسی طرح بغیر دستیاب ہوئے تیسری فہرست صحیح کے رفع نہین ہوسکتا اگرچہ یہہ امر معلوم نہین ہوتا کہ بھارت برشی والے نے یہہ فہرست کہان سے پیدا کی مگر ظاہر الیہ وہ فہرست ہے کہ میواڑ کے حالات کی بنا قایم کرنے مین ٹاڈ صاحب اسپر عمل رہا ہے اسکے آغاز پر عیسوی سن سات سو اٹھائیس لکھے ہین جس سے یہ مراد ہوسکتی ہے اودے پور کے رانا اون کا راج چتور مین اس سنہ کے اندر ہوا ہے اور الفنسٹن صاحب اسمقام پر ۷۱۳ عیسوی مین لکھتے ہین معلوم نہین کہ ان صاحبون کے بیان مین یہہ اختلاف کسوجہ سے پڑگیا فی الجملہ واسطہ ایضاح تفاوت فیمابین ہر دو فہرست کی اسامی مندرجہ خاتمہ بھارت برشی کے اسمقام پر لکھے جاتے ہین تاکہ دونو کا مقابلہ رہے اور انکا تفاوت ایکدن سرکار ابد پایدار کی توجہ سے نکل جاوے

عرف چتوڑ اوس سے چھین لی + اور آپ راجہ ہوگیا اور راول اپنا خطاب رکھا باپا کے بعد

+ مارشمن ہسٹری مین یہہ حال یون لکھا ہے کہ باپا سے اوسکی مان نے کہا کہ وہ چتوڑ کے راجاؤن سے قرابت رکھتا ہے جو پرمر کے قوم سے تھے یہ سنکر اوسکے دلمین ایک بڑا ارادہ ہوا اور مویشی چرانے کے رزیل پیشہ کو چھوڑنا مناسب جانا پس اپنے کئے دوستون کو جمع کرکے آٹھوین صدی عیسوی مین چتوڑ کیطرف گیا وہان بسبب ظاہر کرنے رشتہ داری کے اوسکی بڑی توقیر کی گئی مگر بڑے بڑے آدمیون کو ایک اجنبی لڑکے پر مہربانی کرنا بہت بری معلوم ہوئے اسی اثنا مین ایک قوی دشمن آپہونچا راجہ نے سب خاندان والون کو اپنی اپنی فوج لے کر آنے کا حکم دیا لیکن سبھون نے اتفاق کرکے اسبات کا مضایقہ کیا اور بطور شکایت کے راجہ سے کہلا بھیجا کہ اپنے لیے دوست سے مدد مانگو باپا نے فوراً چڑہائی کرنا اختیار کرلیا — یہ دشمن مسلمان تھے جو اسدفعہ پہلے ہی پہل ہندوستان مین گھسے تھے اور اونکا سپہ سالار محمد بن قاسم تھا جو وہ گجرات کو فتح کرکے چتوڑ کے قریب آیا تو باپا چتوڑ راجہ کیطرف سے سپہ سالار ہوکر اوس سے لڑنے کو گیا اگرچہ راجہ کے خاندان والون سے کسی نے باپا کی مدد نکی تو بھی باپا نے میدان مین آکر دشمن کی فوج کو جو گجرات کی فتح سے مغرور ہورہی تھی شکست فاحش دی محمد بن قاسم بعد شکست سندہ اور سورت کی راہ ہوکر بہاگا باپا نے کبنے تک جہان اوسکے بزرگون کی قدیم دارالریاست تھی اوسکا تعاقب کیا وہان سلیم نامی حاکم تھا باپا نے اوسکو اپنا تابعدار کیا اور پھر اوسکی بیٹی سے بیاہ کرلیا اور چتوڑ کو لوٹنے کے بعد وہان کے خاندان والون سے مشورہ کرکے اونکی حمایت سے اگلے راجہ کو گدی سے اوتار دیا اور اوسکی جگہ آپ راجہ بن بیٹہا اور اوس ملک پر بخوبی ضابطہ اور متصرف ہوکر اوسنے اپنے ملک ورمذہب کو چھوڑا اور معہ لشکر سندہ ندی کو عبور کرکے خراسان کو چلا گیا اور وہان بہت سی مسلمان عورتین کرکے بہتیری اولاد چھوڑ مرا

اسمین چند باتین ایسی ہین کہ اور تاریخون سے نہین ملتین ایک محمد قاسم کا چتوڑ پر آنا دوسرے باپا راول کا خراسان چلا جانا اور وہان مسلمان عورتون سے عیش کرکے بہت سی اولاد چھوڑ مرنا ولف کی نظر سے ابتک کوئی ایسی دلیل ان باتون کی کہ جسسے بخوبی تسلی ہو نہین گذری مگر عجب نہین کہ ان باتین تاریخ ہندو سندھ سے لی گئین ہونگی کسواسطے وہ کتاب عربی مین محمد قاسم کے فتوحات کے بعد ہی تالیف ہوی ہے اوس مین محمد قاسم کا ایک ایسی جگہ پہونچنا بیان کیا ہے جو سراسر سمجھا جاتا ہے دیکھو تاریخ الفنسٹن کا پانچوان حصہ سندہ کی فتح کا ذکر تاہم اگر کوی صاحب ان باتون کی اصلیت اور اوسندھ سے بخوبی اتفف ہون تو مہربانی کرکے اس مختصر مین درج کردین اور اوسکے صحیح وغلط ہونے پر بھی رای لکھدین

فی الجملہ باسپا نے ایام خوردسالی مین ہاریت رشی کی ملازمت حاصل کی ‡ اور اونکی تعلیم سے ناگدہ مین ایک لنگ مہادیوجی کی ایسی پوجا کی کہ مہادیوجی اوسسے بہت خوش ہوئے اور ظاہر ہوکر یہہ بشارت دی کہ چترکوٹ مین تیرا اچل راج ہوگا اور وہان کی حکومت زمانہ دراز تک تیری اولاد کے قبضہ مین رہیگی سو اوسی دن سے کہ سمت ۱۹۱ اور متی ماہ سودی ستیمن † تھی باسپا کو کب بخت زور آور ہونے لگا ہاریت رشی کو مہادیوجی نے پانسو ٹنکہ بھر سونے کے کڑے دئے تھے سو انھون نے وہ کڑے باسپا کو دے دئے اور باسپا تین سو پانچ گز کا لنبا وپٹہ سر سے باندہتا تھا اور سولہ ہاتھ کا لنبا چولہ پہنتا تھا اور سولہ ٹنکہ بھر ونگلہ (یعنے پیسہ مروجہ میواڑ) کا ایک سیر اور ایسے ایسے چالیس سیر کا ایک من ہوتا ہے سو اوسکا کھانڈا ایک من کا تھا اور بروقت پوجن درگا جی کے دو بھینسون کو برابر کھڑا کرکے ایک ضرب مین بل دیتا تھا اور بڑے بڑے چار بکرے کھا جاتا تھا آخر اوسنے منور اج موری کو شکست دیکر چترکوٹ

‡ آئین اکبری مین لکھا ہے کہ ایکدن باپا نے برہمن نائی رکھیشر کو جا فور سمجھکر کمان کھینچی رکھیشر نے روشندلی سے آگاہ کردیا باپا نے شرمندہ ہوکر تقصیر معاف کرائی کبھی کبھی اوسکی خدمت مین حاضر ہوتا تھا آخر اوسنے ایکدن باپا کو راجگی کی بشارت دی —

اسبارہ مین مولف راج پرستی کا یہ بیان بہت درست ہے کہ اوسکو ایک لنگ مہادیوجی نے راج بامے کا مژدہ سنایا اور اونکی برکت سے وہ راجہ ہوا کس لیے کہ آجتک اودی پور کے راجاؤنکو ایک لنگ مہادیوجی سے بڑا اعتقاد ہے اور ہر کام اونکا نام لے کر شروع کرتے ہین —

† سنون مین اس کتاب کے رو سے بڑا فرق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے حساب سے آجتک باپا راول کو کچھ اوپر ستر سو برس ہوئے اور انگریزی مورخ اوسکو عیسے کی آٹھوین صدی مین بتلاتے ہین اونکی تحقیقات کی رو سے وہ ولید خلیفہ کا ہمعصر تھا اور خوب غور اور خوض کرنے سے بھی یہی زمانہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جب باپا کا راج سمت ۱۹۱ مین بلہبی پور سے جاتا رہا تو پھر وہ کسطرح سمت ۱۹۱ مین ہوسکتا ہے مولف راج پرستی نے یہان بھی کچھ دھوکا کھایا ہے اور انگریزی مورخون نے یہہ سمت اون کتبون سے قایم کئے ہین جو اونکی بلہبی پور کی بابت ہم پہونچے ہین جیسا کہ اوپر لکھا گیا —

نندی گن کا اوتار رہے ہے اور ہاریت رشی چنڈگن گا اوتار تھا جس سے باسپا راول نے ظاہری اور باطنی فیض پایا پاپتی جی کی اوس بددعا کا مطلب جو انھون نے نندی گن کو دی تھی اور وہ بطور پیشین گوئی کے بایو پران کے میدپاٹ کھنڈ مین درج ہے یہہ ہی کہ تو عالم فانی مین جاکر چند روز تک سرگردان رہے گا اور بعد اوسکے ہاریت رشی کی توجہ سے جو چنڈگن کا اوتار ہوگا ایک لنگ شیوجی کو بذریعہ عبادت کے خوش کرکے میدپاٹ کا راجہ ہوگا اور بعد انقضاے عمر کے پھر اپنے اصلی مقام پر آجائیگا اور اہل عالم تجھکو باسپا کہین گے۔

تاریخ مارشمن مین اوس دشمن کی نسبت یون لکھا ہے کہ یہہ دشمن جو سندھ ندی کی راہ سے آیا تھا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ نوشیروان کا بیٹا ہوگا اور ان بات کی نسبت کہ اودی پور کے رانا نوشیروان کی اولاد مشہور ہین مارشمن کے دو قول مین ایک تو یہہ کہ نوشیروان کا بیٹا اپنے باپ سے باغی ہوکر ایک لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی اولاد ہندوستان مین رہگئی جس سے یہہ رانا ہوئے دوسرے یہ کہ نوشیروان کی ایک بیٹی ہندوستان کے شاہی خاندان مین بیاہی گئی تھی جو مارشمن نام قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ کی لڑکی سے تھی اس لیئے راجپوتونکے خاندان کا انگریزی مورخ بڑے تعجب سے کہتا ہے کہ ہندوؤنکا سورج جسکی سو پشت سے راج چلا آتا ہے اور اوسکو رام کی نسل مین شمار کرتے ہین اپنی والدہ کی طرف سے یچم کے عیسائی راجونسے قرابت رکھتا

تاریخون مین کچھ اور طرح لکھا ہے غرض یہ بحث بہت طویل ہے اس مختصر مین اسکی گنجائش نہین دیکھکر مفصل حالات اور وجوہات اسکے دوسرے تاریخ میواڑ مین جسکو فراہم کرتا ہون لکھونگا۔

+ تاریخ مارشمن کی رو سے باپا راول گوہا کی نوین پشت مین ہوتا ہے چنانچہ اوسمین لکھا ہے کہ گوہا کے بعد ایڈر کی مسند پر آٹھ راجہ بیٹھے اونمن سب سے پہلے راجہ کو اوسکے بیٹون نے مارڈالا لیکن اوسکا چھوٹا بیٹا جسکا نام باپا تھا بہانڈیر کے قلعہ مین پہونچا اور گڈریون مین پرورش پائی اوسکے لڑکپن اور جوانی کے عجیب عجیب قصہ کہتے ہین۔

ابوالفضل نے آئین اکبری مین جو باپا کی سرگذشت لکھی ہے وہ مارشمن سے بہت مختلف ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ تخمیناً نو سو برس پہلے (اس زمانہ سے تخمیناً بارہ سو برس پہلے) سرتال کو جہان باپا کے باپ دادون کی ریاست تھی غنیم نے آگھیرا اوس لڑائی مین راجہ کا سارا خاندان مارا گیا صرف باپا نام ایک خوردسال لڑکا زندہ رہا اوسکی ماں اوسکو لے کر راجہ منڈلیک قوم بھیل کے پاس پناہ لائی فقط نہین معلوم کہ یہہ غنیم کون تھا۔

۱۳ کال بھوجاوت ۱۴ اگرہاوت

گرہاوت سے اوسکی نسل گہلوت کہلائی اور سیسودگانون مین بسنی سے وہ لوگ سیسودیہ مشہور ہوے باسپارا ول اسی گرہاوت کا بیٹا تھا جو بموجب پیشین گوئی یا دیوپران کے

वायुपुराण

گرہاوت تاریخون مین اسکا نام گوہا لکھا ہے مولف راج پرستی نے بجز نام کے کچھ حال نہ لکھا حالانکہ اس راجہ کی عجیب وغریب سرگذشت ہے ثمہ اوسکا مناسب محل سمجھ کر ازروی تواریخ کے اس مقام پر لکھتا ہون واضح ہو کہ ۷۲۴ء مطابق سمت ۸۰۱ مین بلبھی پور کے اوپر ایک دشمن نے چڑھائی کی راجہ نے اوسکا مقابلہ کیا مگر فتح نہ پائی اور وہ معہ تمام خاندان کے اوس بڑے کشت وخون مین مارا گیا اوسکے متعلقون سے صرف ایک رانی پشپاوتی نام زندہ بچی تھی سو وطن سے آوارہ ہوکر بلیا گرپہاڑ کے کھوہ مین جا چھپی چونکہ وہ حمل سے تھی اسلیے وہان ہی اوسکے لڑکا پیدا ہوا جسکا نام گوہا رکھا گیا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو ایڈر کو اپنے تصرف مین لایا اور ایک علیحدہ ریاست قایم کی یہہ اودی پور کے رانا اوسکی اولاد مین ہین۔

رہی یہہ بات کہ وہ دشمن کون اور کہانسے آیا تھا جسنے بلبھی پور کو قتل وغارت کرکے ویران کردیا سو اسمین بڑا اختلاف ہے راجپوت مورخ تو اوسکو اور اوسکے سپاہیونکو جنگلی اور وحشی بتاتے ہین اور کرنیل ٹاڈ صاحب اون کو قوم پارتھین خیال کرتے ہین اور واتھن صاحب اونکو بکیٹریا کے ایرانی سمجھتے ہین الفنسٹن صاحب کی رای ہے کہ بیشک وہ حملہ پارتھیا والون کے سربرآوردگی کے زمانہ سے بہت بعد کو ہوا ہے مگر ممکن ہے کہ حملہ کرنے والے دوسرے نسل کے ایرانی یعنے ساسانی ہونگی ۳۱۱ء مطابق سمت ۳۶۸ سے ۵۹۱ء مطابق سمت ۶۴۶ نوشیروان نے سلطنت کی وہ مختلف ایرانی مورخ جنکے اقوال مالکم صاحب نے نقل کیے ہین بیان کرتے ہین کہ اس بادشاہ نے شمال مین فرغانہ اور مشرق مین ہندوستان پر لشکرکشی کی اور پاٹینجر صاحب ایک مفصل اور قرین قیاس بیان نوشیروان کے کوچ کا مکران کے بحری حد سے سندہ تک کرتے ہین مگر یہ نہین لکھتے کہ انھون نے کہانسے لکھا ہے جو کہ مقام بلبھی سندہ کے پاس تھا اسلئے بآسانی یقین ہوسکتا ہے کہ نوشیروان نے اوسکو غارت کیا ہوگا اور میواڑ کے راجاونکا جو نوشیروان کی اولاد ہونا مشہور ہے شاید اسکو اسبات سے کچھہ تعلق ہو کہ نوشیروان نے اونکو بھگاکر اوس مقام تک پہونچا دیا جہان وہ اب موجود ہین نوشیروان کے جلوس سے سات برس اول فتح ہونا بلبھی کا جو معلوم ہوتا ہے وہ ہندونکی واقعات کی تاریخ مین ایک خفیف سی بات ہے۔ دیکھو تاریخ الفنسٹن اردو چوتھا حصہ گجرات کا ذکر۔

اوسکے آوت القاب رکھو سو اوسدن سے راجا کے بیٹے پوتون کا جزو نام اوت ہوتا رہا جیسا کہ تیسرے سرگ مین آئیگا دوسرا سرگ تمام ہوا۔

تیسرا سرگ

بجے راج سے پیچھے کے راجاؤنکے نام

۱ پدماوت	۷ سلاوت
۲ سیواوت	۸ کیشواوت
۳ برشیاوت	۹ ناگاوت
۴ سوجساوت	۱۰ بھوگاوت
۵ سوکھاوت	۱۱ دیواوت
۶ سواوت	۱۲ آساوت

مین تھا بائیس راجے اور بجے راج سے وہان تک تیرہ راجے ہوے تین سو اسی برس کو بائیس کے اوپر تقسیم کرنے سے ایک راجا کی مدت سلطنت سترہ برس اوپر کچھ مہینے ہوتی ہے اور تیرہ اسم تقسیم کرنے سے اونتیس برس اوپر کچھ مہینے مگر فی اسم اسقدر طویل مدت سلطنت کی قیاس مین نہین آتی لہذا اس حساب کی رو سے تین سو اسی برس مین کنک سین سے لیکر آخر تک بائیس اجون نے فی اسم سترہ برس یا کم وبیش راج کیا ہوگا میرے نزدیک احوال مرقوم المصدر صحیح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے ایک حساب قایم ہوسکتا ہے اور مولف راج پرستی نے نہ تو سن لکھے اور نہ یہہ لکھا کہ بجے راج سے کوہاک چودہ راجہ اتنے مدت مین ہوئے اس لیے اوسکے قول کے صحیح وغلط ہونے پر کچھ راے نہین دیجاتی اور راجدہانی کے مقام کا اختلاف بھی اسی قبیل سے ہے عجب نہین کہ مولف راج پرستی ملہبی پور کو دکھن مین سمجھتا ہو آئین اکبری مین لکھا ہے کہ اونکی ریاست پرنالہ علاقہ برار مین تھی۔

یہہ بھی واضح ہو کنک سین سے لیکر گرہاوت تک کل راجون کے نام کے ساتھ سین کا لفظ نہین ہے صرف پانچ چھ ناموں کے ساتھ بجے راج سے اول اول سین کا لفظ ہے۔

ڈالی ایک دن غیب سے آواز آئی کہ تم اپنے نام سے راجگی کا لقب دور کرو اور بجاے

راجدہانی کا نام اور مقام نہین لکھا کہ کہان تھی اور نہ بجے راج کا دکھن مین آنے کا سال سمت درج کیا کہ جس سے اوس کا زمانہ معلوم ہوتا اور جو انگریزی تواریخ سے اس نئی ریاست کے قایم ہونے کا حال اور سال سمت معلوم کرتے ہین تو اوسمین اور کتاب ہذا کی روایت مین کئی اختلاف واقع ہوتے ہین — اول اختلاف راجدہانی کے مقام مین ہے دوسرا اختلاف اوس راجہ کے نام مین ہے جو اجودہیا سے نقل مکان کرکے آیا تھا پنجم تاریخ الفنسٹن مین بحوالہ تحقیقات کرنیل ٹاڈ صاحب کے لکھا ہے کہ مقام بلبھی واقع گجرات مین کنک سین سورج بنسی خاندان کا ایک شخص جسکی سلطنت اودہ مین تھی نقل مکان کرکے چلا آیا تھا ایک اور ریاست کی بنا ڈالی دیکھو تاریخ الفنسٹن کا چوتھا حصہ اور اوسمین گجرات کا ذکر —

کنک سین بجے راج سے دس پشت اوپر ہوگیا ہے مولف راج پرستی نے بجز نام اوسکا کچھ ذکر نہین لکھا وہ بجے راج کو دکھن مین ایک نئی سلطنت کا بانی بتاتا ہے اگر یہ سمجھا جاوے کہ بموجب تحقیقات کرنیل ٹاڈ صاحب کے کنک سین نے گجرات مین اور بجے راج نے حسب روایت کتاب ہذا کے دکھن مین جدا جدا دو ریاستین پیدا کین تو یہہ بات معلوم کرنا دشوار ہو جائیگا کہ اودی پور کے رانا جن کے سبب سے یہہ بحث پڑی ہوئی ہے کونسی ریاست سے نکلے ہین ٹاڈ صاحب انکو کنک سین کی نسل مین بتاتے ہین جو بلبھی مین آکر حاکم ہوا اور مولف راج پرستی بجے راج کی اولاد مین قرار دیتا ہے جسکی ریاست بموجب روایت مشار الیہ کے دکھن مین قایم ہوئی تھی اگر ہم یہہ خیال کرین کہ راج پرستی کی روایت معتبر ہے کیونکہ اسکی بنا رانا کے قدیمی دفترونسے قایم کی گئی ہوگی تو کرنیل ٹاڈ صاحب کی اوس تحقیقات کو بھی نا معتبر نہین کہہ سکتے کہ جو راجپوتون کے روایتون پر مبنی ہے اور جسکی تصدیق تانبہ پترون کے کمبتو ن سے بھی بخوبی ہوتی ہے جنکا ترجمہ انگریزی مین واتھن صاحب نے کیا ہے اون پترون سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ جس خاندان کے لوگون کے نام کے ساتھہ سین کا لفظ لگا تھا اوسنے ۴۷۶ع مطابق سمت ۵۳۳ سے لیکر ۷۴۴ع مطابق سمت ۸۰۱ تک بلبھی مین سلطنت کی اور بعد اوسکے ایک دشمن نے اگر اوس ریاست کو بالکل برباد کر ڈالی اس حساب سے اونکی سلطنت تین سو اسی برس رہی اور راجونکی تعداد اگرچہ تاریخ الفنسٹن سے معلوم نہین ہوتی مگر اس راج پرستی مین جو کرسی نامہ لکھا ہے اوس سے یون جانا جاتا ہے کہ راجہ کنک سین سے گوہا کے باپ تک جو ۵۸۱ع

१२३ बज्रनाभ	۱۲۳ بجرنابھ
१२४ महारथी	۱۲۴ مہارتھی
१२५ अतिरथी	۱۲۵ اتی رتھی
१२६ अचलसेन	۱۲۶ اچل سین
१२७ कनकसेन	۱۲۷ کنک سین
१२८ महासेन	۱۲۸ مہاسین
१२९ अंगरथी	۱۲۹ انگ رتھی
१३० बिजेसेन	۱۳۰ بجے سین
१३१ अजेसेन	۱۳۱ اجے سین
१३२ अभंगसेन	۱۳۲ ابھنگ سین
१३३ मधुसेन	۱۳۳ مدھسین
१३४ संहरति	۱۳۴ سنکھرت
१३५ बिजेराज	۱۳۵ بجے راج

بجے راج اجودھیا کو چھوڑ کر دکھن مین گیا اور وہان کے راجاؤن سے لڑ کر ایک بڑی فتح پائی اور راون کو مطیع کر کے دکھن مین راج دھانی مقرر کی جہان خیل اور حشم کی اقامت کی طرح

اور تاریخ بلند شہر مین جسکو منشی منگل سین ڈپٹی کلکٹر بندوبست نے تالیف کی ہے یون لکھا ہے کہ جب سورج بنسی راجون کی سلطنت بوجہ لاولدہو نے راجہ سومتر کے قطع ہوئی تو اجودھیا وغیرہ اون کے تمام علاقون مین چند رنبسیون کا عمل ہو گیا۔

پھر نہین معلوم کہ مؤلف راج پرستی نے بجرنابھ کو سومتر کا بیٹا قرار دیکر کس سند سے راناؤن تک سلسلہ ملادیا یہہ بات البتہ تحقیق طلب ہے اسی طرح جے پور اور جودھ پور کے راجہ بھی اپنی نسل کا سلسلہ سومتر تک جالاتے ہین۔

१०५ सुन तیکتر	सुनक्षत्र
१०६ پوشکر	पुष्कर
१०७ ان ترکش	अंतरिक्ष
१०८ ست پا	सुतपा
१०९ متر جت	मित्रजित
११० ہرہدر اج	हिरण्यराज
१११ برہی	बर्ही
११२ کرتن جی	कृतंजय
११३ رن جی	रणंजय
११४ سنجئی	संजय
११५ شاک	शाक्य
११६ شودھودہ	शुद्धोदन
११७ لانگل	लांगल
११८ پرسین جت	प्रसेनजित
११९ کشدرک	क्षुद्रक
१२० رنک	रणक
१२१ سورتھ	सुरथ
१२२ سومتر +	सुमित्र

+ بھاگوت اور شیو پران مین سوریہ ونس کا اختتام سومتر کے اوپر کیا گیا ہے چنانچہ سومتر کے بعد اس خاندان کا سلسلہ پورانون مین نہین ملتا اسی وجہ سے اکثر لوگ خیال کرتے ہین کہ اس خاندان کا راجہ سومتر پر خاتمہ بالخیر ہوگیا صاحبان انگریز نے تحقیق کیا ہے کہ اس راجہ نے بکرماجیت راجہ سے کچھ مدت پہلے انتقال کیا دیکھو تاریخ مارشمین ۔

८५ पुरुश्रुत	۸۵ پرسوسرت
८६ संधि	۸۶ سندہی
८७ अमघर्ण	۸۷ امرن سن
८८ महस्वान्	۸۸ مہس وان
८९ विश्वसाह	۸۹ بسوسہا
९० प्रसेनजित	۹۰ پرسین جت
९१ तक्षक	۹۱ تکشک
९२ बृहद्बल +	۹۲ برہدبل +
९३ बृहद्रण	۹۳ برہدرن
९४ अरुक्रिय	۹۴ اروکریہ
९५ वत्सवृद्ध	۹۵ برتس برہد
९६ प्रतिव्यूम	۹۶ پرتیوم
९७ भानु	۹۷ بھان
९८ दिवाक	۹۸ دواک
९९ सहदेव	۹۹ سہدیو
१०० बृहदश्व	۱۰۰ برہدسو
१०१ भानुमान	۱۰۱ بھان مان
१०२ प्रतिव्योम्ब	۱۰۲ پرت کانسو
१०३ सुप्रतीक	۱۰۳ سوپرتیک
१०४ मरुदेव	۱۰۴ مرودیو

+ یہہ برہدبل مہابہارتھ کی لڑائی مین ابہمن کے ہاتھہ سے مارا گیا اسکی لڑائی کا حال مہابہارت کے ساتوین پرب ورن مین مفصل لکھا ہی اور بھاگوت کے مصنف نے برہدبل تک تو پچھلے راجہ لکھے تھے اور برہدبل کے بعد سو ترنک بطور پیشین گوئی کے ہونے والے راجہ لکھے تھے سو ہو گئے۔

६२ सरयूम चंद्रजी अवतार	श्रीरामचंद्रजी
६३ कुश	कुश
६४ अतिथ	अतिथ
६५ निषध	निषध
६६ नल	नल
६७ नाभ	नाभ
६८ पुंडरीक	पुंडरीक
६९ क्षेमधन्वा	क्षेमधन्वा
७० देवानीक	देवानीक
७१ अनीह	अनीह
७२ पारियात्र	पारियात्र
७३ बल	बल
७४ स्थल	स्थल
७५ वज्रनाभ	वज्रनाभ
७६ खगण	खगण
७७ विधृति	विधृति
७८ हिरण्यनाभ	हिरण्यनाभ
७९ पुष्य	पुष्य
८० ध्रुवसंधि	ध्रुवसंधि
८१ सुदर्शन	सुदर्शन
८२ अग्निवर्ण	अग्निवर्ण
८३ शीघ्र	शीघ्र
८४ मरुत	मरुत

अंशुमान	۴۰ انسمان
दिलीप	۴۱ دلیپ
भगीरथ	۴۲ بھگیرتھ
ककुत	۴۳ سورت
नाभ	۴۴ نابھ
सिंधुद्वीप	۴۵ سندھودیپ
आयुतायु	۴۶ ایوتایو
ऋतुपर्ण	۴۷ رت پرن
सर्वकाम	۴۸ سرب کام
सुदास	۴۹ سوداس
मित्रसह	۵۰ متیرسہہ
अश्मक	۵۱ اسمک
मूलक	۵۲ مولک
दशरथ	۵۳ دسرتھ
ऐडविड़	۵۴ ایڑبیڑ
विश्वसह	۵۵ بس سہہ
खट्वागचक्रवर्ति	۵۶ کھیٹوانگ چکروتی
दीर्घबाहु	۵۷ دیرگھ باہو
दिलीप	۵۸ دلیپ
रघु	۵۹ رگھو
अज	۶۰ اج
दशरथ	۶۱ دشرتھ

۱۷ ابرو ناشو	वर्हनाश्व
۱۸ اکرشاشو	कृशाश्व
۱۹ اسین جیت	सेनजित
۲۰ یوناشو	यवानाश्व
۲۱ مان دھاتا	शंधाता
۲۲ ہرو کتس	पुरुकुत्स
۲۳ ترش دسو	त्रशदस्यु
۲۴ اُنّرن	अनरण्य
۲۵ ہریشو	हर्यश्व
۲۶ ارن	अरुण
۲۷ ترنبد ہن	त्रिबंधन
۲۸ ترسکو یا سنبرت	त्रिशकु
۲۹ ہرچند	हरिश्चंद
۳۰ رہت	रोहित
۳۱ ہرت	हरित
۳۲ چنپ	चंप
۳۳ سودیو	सुदेव
۳۴ بجے	विजय
۳۵ بھروک	भिरुक
۳۶ برک	वृक
۳۷ باہوک	वाहुक
۳۸ سگر چکرورتی	सगर चक्रवर्ति
۳۹ اسمنجس	असमंजस

جاننا چاہیے کہ ابتدا مین سوائے ذات خداوند حقیقی کے کچھہ نہ تھا اور تمام زمین پانی مین ڈوبی ہوئی تھی جب قدرت الٰہی ایجاد و تکوین کائنات کی مقتضی ہوئی تو اول برہما جی نے ایک کنول کے پھول سے جو پانی مین تھا ظہور پایا پھر برہما سے مریچ اور مریچ سے کشپ اور کشپ سے سورج بطناً بعد بطن پیدا ہوئے جو نسل سورج سے چلی اوسکو سورج بنس کہتے ہین تفصیل[+] اوسکی ذیل مین لکھی جاتی ہین — +

۱ سورج	सूर्य्य
۲ ہیوست منو	वैवस्वतमनु
۳ اکشواکو	इक्ष्वाकु
۴ بکشی یا ششاد	विकुक्षिवाशशाद
۵ پوربجئے یا ککستھہ	पुरंज्यवाककुत्स्थ
۶ انینا	अनेना
۷ راجہ پرتھو	पृथु
۸ بشورند	विश्वरंधि
۹ چندر	चंद्र
۱۰ یوناشو	यवनाश्व
۱۱ ساوست	सावस्त
۱۲ برہدشو	बृहदश्व
۱۳ اکول یا سویادہندار	कुलयाश्ववा धुंधमार
۱۴ دڑہاسو	दृढाश्व
۱۵ ہرشد	हर्य्यश्व
۱۶ انکنبھہ	निकुंभ

+ اس فہرست کو پنڈت رام کرن جی نے بھاگوت اور لنگ پران کی فہرست سے مطابق کرکے بہت صحیح کر لی ہے —

यस्माद्राध्यसङ्गाम्यद्य वियोतशंकरस्यच पूर्वदत्ता
च्चमच्छा पाद्राध्योराजाभविष्यसि

आराध्यतंजगन्नाथंतीर्थेनाहदेशुभेराजपशत्राङ्
त्वप्राप्यपुनःस्वर्गमवाप्सासि

पुनश्चंडगणंप्राहपार्वतीव्याकुलेक्षणा मर्यादां
हृतवानद्यद्वारद्वेप्यरक्षणात्

हागिसद्रुतिनाम्नात्वंमेदपाटेमुनिर्भव तत्रारा-
ध्यशिवंदेवंततःस्वर्गमवाप्सासि

इतिवायुपुराणस्यसंमतिमत्र विस्तर ॥

تتمہ راج پرستی
دوسرا سرگ

اسمین سورج بنسی راجاونکا کرسی نامہ تبدلسے لیکر راجہ بجے راج تک ہے یعنے یہان تک اونکا راج اجودھیا مین رہا اور بجے راج وہان سے اوٹھ کر دکھن مین آبسا اوسکی نسل مین اودیپور کے رانا ہین —

مصنف راج پرستی کے نزدیک باپا راول باپا راول اور میدپات میواڑ اور چترکوٹ چیتوڑ اور ناگدہ مکان موقوعہ مندر الکلنگ شیوجی سے مراد ہے —

کہ آدمیون کے زبان کی عمر اونکے عمر کے مانند ہوتی ہے اور دیوتون کے زبان کی عمر دیوتونکے عمر کے برابر ہے یعنے اس زبان مین جو دیوتون کی زبان ہے یہہ کتاب زمانہ دراز تک باقی رہے گی — متی ماہ بدی سمتین سمت ۱۷۱۸ سے اس کتاب کی تالیف شروع† ہوتی ہے *

پھر رانا راج سنگہ کے اوصاف اور اوسکے بزرگون کی عظمت کا ذکر ہے وہان لکھتا ہے کہ رانا راج سنگہ کا خاندان ایسا نامی اور گرامی ہے کہ جسکے قدیم حالات کو اگلے رکھیشرون ‡ نے لکھہ کر بہت خوشی ظاہر کی ہے اور باسپا وغیرہ رانا کا ذکر جو کچھہ مین لکھتا ہون اوسکی سند بھی اون ہی رکھیشرون کے بیان سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ باسپا اول ہندی گرن کا اوتار ہے جو مہادیو جی کے خاص خدمتگارون مین شمار کیا گیا ہے اور اوس کے اوتار لینے کی سند یا بوپران کی بیشین گوی ہے جو میدپات کھند مین (میدپات کھند یا بابوپران کے بابون سے ایک باب ہے) مندرج ہے اور اوسکی چھٹی فصل مین جہان ایک لنگ مہادیو جی کا بیان ہے یہہ چند اشلوک لکھے ہین جو سندًا یہان درج ہوتے ہین —

श्लोक भूपन्वास्यादिकान्वक्ष्ये वक्षेदं मुनिसम्मतिं।
वक्षेवायुपुराणास्यमेदपाटीयखण्डके वक्षेध्यांय
महान्येवाक्यमीरितं

अथशैलात्मजाव्हानशोकव्याकुललोचना नंदि
नंपथवाक्यमूचंतीतमुवच

* اسی سال مین راج سمندر تالاب کا کام شروع ہوا تھا —

‡ اگلے رکھیشرون سے بالمیک اور بیاس جی وغیرہ مراد ہین جنھون نے رامایں اور مہابھارت وغیرہ مین سوریبنسی راجاؤن کے ذکر لکھے ہین جو خاندان رانا کے مورث اعلے تھے —

سلپ ساستر سے مخصوص اور متعلق ہین لکھے تھے اونکا ترجمہ بسبب اسکے کہ یہان سلپ ساستر کے پڑھے ہوے پنڈت موجود نہین اردو مین نہوسکا ناچار قلم انداز کیا اور باقی ترجمہ بہت سلیس موافق روزمرہ حال کے درست کرکے جہان جہان مناسب دیکھا اپنی معلومات کی رو سے حاشیہ لکھدیا +۔

اصل ورقون مین بہت جگہہ غلطی ہے کہین کہین کے اشلوک تو ایسے ناموزون ہین کہ جنکا مطلب ہی معلوم نہین ہوتا پنڈت جی نے اور راقم نے سیاق عبارت اور پچھلے اشلوک کی مناسبت سے اونکے مطلب مناسب سمجہ سمجہ کر لکھدیے ہین سو یہہ غلطی کاتب کی معلوم ہوتی ہے یا پتھرون پر جو حرفون مین کچھہ شکست وریخت ہوگئی ہوگی +۔

اصل کتاب مین اکثر مقامون پر تعریف کے طور پر بہت بہت عبارت آرائی تھی راقم نے اوسکا حرف بحرف ترجمہ کرنا علم تاریخ مین داخل نہ سمجہ کر صرف واقعی مطالب کے لکھنے سے سروکار رکھا مگر اصل مطلب سے کہین بھی ایکحرف جانے نہین دیا +

آغاز کتاب

سرگ اول بطور دیباچہ کے

اسکے آغاز مین ایک لنگ مہادیو جی اور روپ چترجوج جی وغیرہ دیوتون کے نام سے جو میواڑ مین مشہور ہین رانا راج سنگہ کو دعا ہے ۔

پھر رنچھوڑ بھٹ + مصنف کتاب اپنا حسب ونسب لکھتا ہے کہ وہ ذات کا تیلنگ برہمن اور مدہ سودن بھٹ کا بیٹا ہے اور اوسکی مان سماق بنی بدونا تھہ گشائین کی بیٹی ہے اور اوسکا ایک بھائی لکشمن بھٹ تھا سو کہتا ہے کہ اس لکشمن بھٹ کے پڑھانے کے لئے گوگوندا نامی گانو کے تالاب کے حالات جسکو رانا راج سنگہ نے بنایا ہے سنسکرت مین لکھتا ہون ۔ اور سبب تالیف کتاب مذکور کا زبان سنسکرت مین یہ بیان کرتا ہے

+ بھٹ ایک قسم برہمنون کی ہے ۔

طاق پر جسقدر عبارت کندہ ہوتی تھی دو ورقہ مین نقل کرکے بذریعہ ڈاک صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
ہاڈوتی کے پاس دیولی مین بھیجدیتا تھا اور صاحب بہادر موصوف واسطے ترجمہ انگریزی
کے ٹونک مین کپتان جے جے بلیر صاحب کے پاس بھیجتے تھے اور بلیر صاحب پنڈت
رام کرن جی کی ترجمانی سے جو ٹونک مین مشہور پنڈت ہین اون ورقون کا ترجمہ سنسکرت
سے انگریزی مین کرتے تھے ہنوز وہ کتاب تمام اور کمال آنے پائی تھی کہ وہ دونون صاحب
جو اوسکے بڑے شوقین تھے قضاء الٰہی سے بہ تفاوت چند ماہ کے انتقال کر گئے اور اونکے
وفات کی خبر سنکر جادو راے نے باقیماندہ کتاب کا بھیجنا ملتوی رکھا اوس کتاب سے
صرف سولہ طاقونکی عبارت جو سولہ دو ورقون مین آئی تھی آئی اور باقی کا حال معلوم نہین کہ
کسقدر اور ہے اور ہر دو ورقہ مین ایک ایک سرگ ہے جسکے معنے باب یا فصل کے
ہو سکتے ہین ٭

سبب ترجمہ

جب کہ راقم کی ملاقات رام کرن جی سے ہوئی اور ایک دن بہ سبیل تذکرہ تواریخ
کا ذکر آیا تو مین نے اونسے کہا کہ اودے پور کے راناؤنکی کوئی مسلسل تاریخ ہندی فارسی
مین نہین ملتی اور مین نے جو کچھ حالات ان راناؤن کے کتب متفرقہ تواریخ سے جمع کئے
ہین وہ بسبب معلوم نہونے بہت سی باتون کے بے سر و پا پڑے ہین پنڈت جی نے
راج پرستی کی نقل نکالکر مجھکو دکھائی اور کہا کہ یہہ اودی پور کی مختصر تاریخ ہے مگر تمام
نہین اور اوسکا سب حال جیسا کہ اوپر لکھا گیا بیان کیا مین نے کہا آپ کو تکلیف تو ہوگی
مگر اسکا ترجمہ اردو مین مجکو کرادو کیونکہ یہہ بہت کارآمد چیز ہے انھون نے بکشادہ پیشانی
قبول فرمایا اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف سنسکرت سے ہندی مین کہتے گئے اور مین محاورہ کے
بموجب اُردو مین لکھتا گیا ٭

گیارہوین بارہوین سرگ مین اوس عمارت کی لبنائی چوڑائی اور بلندی کے حالات
اور اوس کے حصون کی علیحدہ علیحدہ پیمایشی مقدار اون اصطلاحون کے ساتھہ کہ جو

سلپ شاستر سے مخصوص اور متعلق ہین لکھے تھے اونکا ترجمہ بسبب اسکے کہ یہان سلپ شاستر کے پڑھے ہوے پنڈت موجود نہین اردو مین نہو سکا ناچار قلم انداز کیا اور باقی ترجمہ بہت سلیس موافق روزمرہ حال کے درست کر کے جہان جہان مناسب دیکھا اپنی معلومات کی رو سے حاشیہ لکھدیا +

اصل ورقون مین بہت جگہہ غلطی ہے کہین کہین کے اشلوک تو ایسے ناموزون ہین کہ جنکا مطلب ہی معلوم نہین ہوتا پنڈت جی نے اور راقم نے سیاق عبارت اور پچھلے اشلوک کی مناسبت سے اونکے مطلب مناسب سمجھ سمجھ کر لکھدیے ہین سو یہہ غلطی کاتب کی معلوم ہوتی ہے یا پتھرون پر حرفون مین کچھہ شکست وریخت ہوگئی ہوگی +

اصل کتاب مین اکثر مقامون پر تعریف کے طور پر بہت بہت عبارت آرائی تھی راقم نے اوسکا حرف بحرف ترجمہ کرنا علم تاریخ مین داخل نہ سمجھہ کر صرف واقعی مطالب کے لکھنے سے سروکار رکھا مگر اصل مطلب سے کہین بھی ایکحرف جانے نہین دیا +

آغاز کتاب

سرگ اول بطور دیباچہ کے

اسکے آغاز مین ایک لنگ مہادیو جی اور روپ چترجھوج جی وغیرہ دیوتون کے نام سے جو میواڑ مین مشہور ہین رانا راج سنگہ کو دعا ہے —

پھر رنچھوڑ بھٹ + مصنف کتاب اپنا حسب ونسب لکھتا ہے کہ وہ ذات کا تایگ بھٹ کا بیٹا ہے اور اوسکی مان مسماۃ بنی بدونا تھہ گشائین کی بیٹی ہے شمن بھٹ تھا سو کہتا ہے کہ اس لکشمن بھٹ کے پڑھانے کے ب کے حالات جسکو رانا راج سنگہ نے بنایا ہے سنسکرت کتاب مذکور کا زبان سنسکرت مین یہ بیان کرتا ہے

طاق پر جسقدر عبارت کندہ ہوتی تھی دو ورقہ مین نقل کرکے بذریعہ ڈاک صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
ہاڈوتی کے پاس دیولی مین بھیجدیتا تھا اور صاحب، بہادر موصوف واسطہ ترجمہ انگریزی
کے ٹونک مین کپتان جے جے بلیر صاحب کے پاس بھیجتے تھے اور بلیر صاحب پنڈت
رام کرن جی کی ترجمانی سے جو ٹونک مین مشہور پنڈت ہین اون ورقون کا ترجمہ سنسکرت
سے انگریزی مین کرتے تھے ہنوز وہ کتاب تمام اور کمال آنے پائی تھی کہ وہ دونون صاحب
جو اوسکے بڑے شوقین تھے قضاء الٰہی سے بہ تفاوت چند ماہ کے انتقال کر گئے اور اونکے
وفات کی خبر سنکر جادو راے نے باقیماندہ کتاب کا بھیجنا ملتوی رکھا اوس کتاب سے
صرف سولہ طاقونکی عبارت جو سولہ دو ورقون مین آئی تھی آئی اور باقی کا حال معلوم نہین کہ
کسقدر اور ہے اور ہر دو ورقہ مین ایک ایک سرگ ہے جسکے معنے باب یا فصل کے
ہو سکتے ہین ۔

سبب ترجمہ

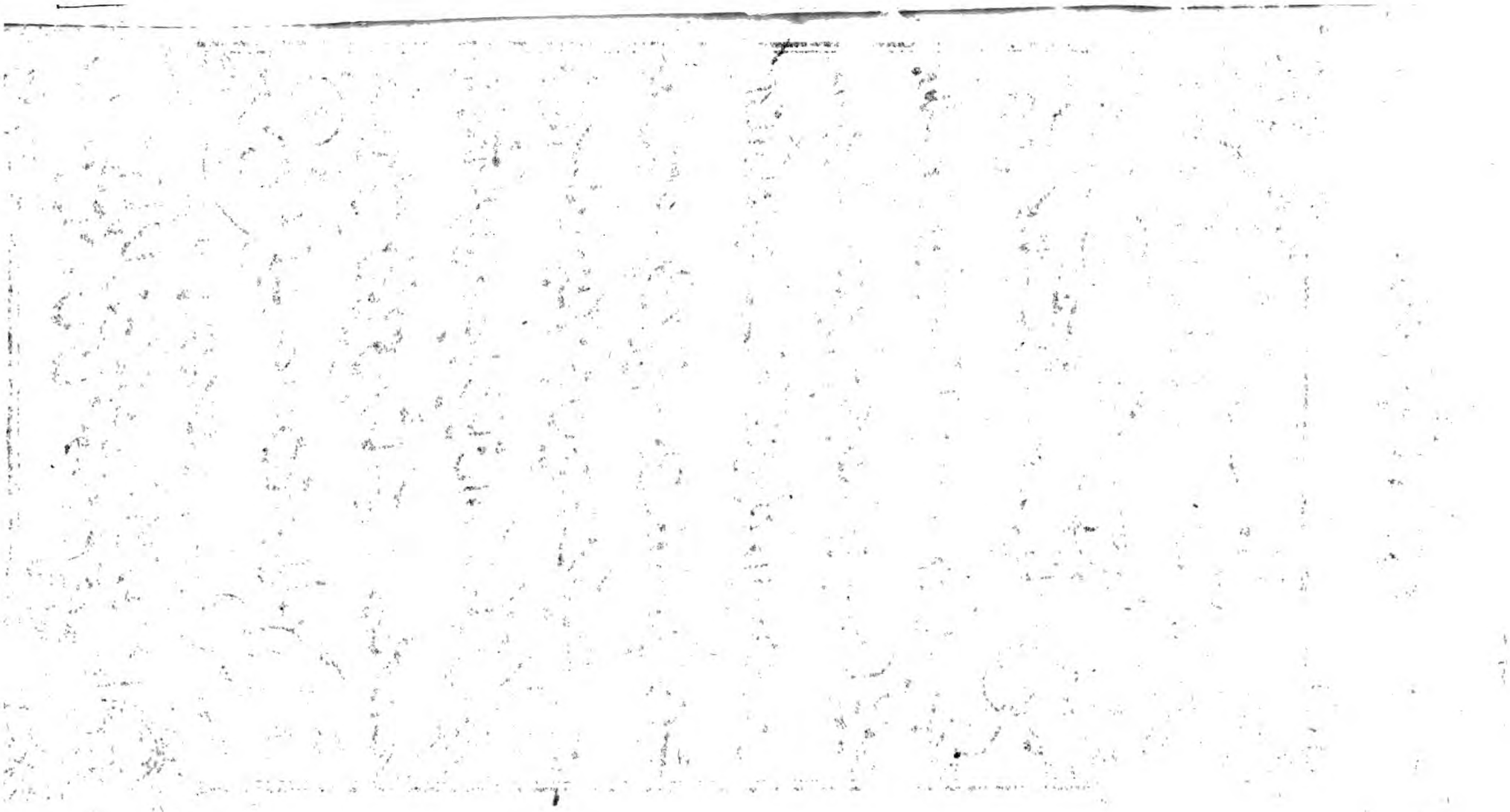
ملاقات رام کرن جی سے ہوئی اور ایک دن بہ سبیل تذکرہ تواریخ
کہا کہ اودے پور کے راناؤنکی کوئی مسلسل تاریخ ہندی فارسی
حالات ان راناؤن کے کتب متفرقہ تواریخ سے جمع کئے
باتون کے بے سر و پا پڑے ہین پنڈت جی نے
کہا کہ یہ اودی پور کی مختصر تاریخ ہے مگر تمام
بیان کیا ہے کہ تو ہوگی

ترجمۂ راج پرستی

دیباچہ

واضح ہو کہ یہہ راج پرستی میواڑمین راج سمندر تالاب کے اوپر طاقون مین کھدی ہوئی ہے اسکو رانا راج سنگہ کے وقت مین رنچھوڑ بھٹ نے بزبان سنسکرت تصنیف کی تھی اور ماہ سودی پورنماشی سمت ۱۷۳۳ مین کنور جی سنگہ نے اون طاقون مین کندہ کرادے سوا بتک موجود ہے ؛ ۔

تخمیناً دو تین برس کا عرصہ ہوا ہوگا کہ میجر اے این بروس صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ ہاڈوتی اور کپتان جے جے بلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ متعینہ ٹونک واسطے سیر راج سمندر تالاب کے تشریف لے گئے تھے وہان انھون نے اس کتاب کو کندہ دیکھکر لوگون سے دریافت کیا کہ یہہ کیا لکھا ہوا ہے انھون نے کہا کہ مہارانا اودی پور کا کرسی نامہ اور اس عمارت کا حال ہے صاحبان موصوف نے جادورائے نامی ایک برہمن کو جو وہان سے قریب قصبہ راج نگر مین رہتا تھا فرمایا کہ تم اسکی نقل لکھکر ہمارے پاس بھیجدینا اور اجرت تحریر کتاب مذکور کی اوسکو دیدی اور بمرتبہ اشتیاق یہان تک تاکید فرمائی کہ جسقدر لکھتے جاؤ وقتاً فوقتاً جارے پاس بھیجتے رہو سو وہ شخص ایک



Forest & Raj Parivar
INDIAN INSTITUTE

تاریخ راج پرستی

یعنے

کارنامے رانا اودیپور راجپوتانہ

جو ملک میواڑ مین راج سمندر تالاب کے اوپر طاقومنین کندہ ہے اسکو

رانا راج سنگہ کے عہد مین رنچھور بھٹ نے بزبان سنسکرت تصنیف

کیا تھا اور کنور جے سنگہ نے سمت ۱۷۳۲ مین کندہ کرایا تھا میجر این

بروس صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ سابق ہاڈوتی اور کپتان جرجے

بلیر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن

جادو رای نامے ساکن راج نگر سے بمزید اشتیاق اوس کندہ کی نقل کرا کر انگریزی مین

ترجمہ کرایا مورخ کامل منشی دیبی پرشاد صاحب نے نہایت صحت کے ساتھ

سنسکرت سے اردو مین ترجمہ کیا +

ماہ نومبر ۱۸۷۵ع

مطبع ناگری منشی نولکشور مین بمقام کانپور طبع ہوا

Tārīkh-ĕ- Rāj-prasasti.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

